

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ^۱

نَحْمَدُهُ وَنَصَّلُ عَلَيْهِ رَسُولُ الْكَرِيمِ

برطانیہ میں موسم کی خرابی کی وجہ سے پہلا چاند اکثر نظر نہیں آتا ہے، اس وجہ سے برطانیہ میں قمری ماہ کی تاریخوں کی تعین کیلئے دوسرے ملکوں کی خبروں پر برطانیہ کو چاند کے مسئلہ میں ان کے تابع ہو کر چلن پڑتا ہے اگرچہ اہل تو رویت بھری ہے مگر باسیں بھروسی میں باہر کی خبروں پر اصول شرع کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مفتیان کرام نے برطانیہ کو سعودیہ کے مطابق چاند کی تاریخوں کے تعین کے بارے میں تابع بنانے کو جائز قرار دیا اور سعودیہ کی رویت کے فصائلوں کو صحیح قرار دیا اور آبزرودو ٹو گور رویت کے ثبوت اور عدم ثبوت میں غیر معتبر فرمائ کر دکر دیا۔ حفessor اکرم^۲ کے فرمان کو مد نظر رکھکر چنانچہ اس ضمن میں مسلم علماء ہیئت نے بھی تسلیک اس (آبزرودو ٹو) کے حابات کو غیر یقینی تایا ہے۔ ہیئت تجربات اور مشاہدات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی کہ آبزرودو ٹو کے حابات غیر یقینی ہیں۔ کیونکہ دیکھنے والوں نے آبزرودو ٹو کے خلاف چاند دیکھنے جانے کی شہادت دی۔ زیر نظر کتاب پر یہ تمام باتیں ملاحظہ فرمائیں۔ (صریح)

ہستیقہ فیصلہ کا پس منظر

پھر سالوں میں رویت ہلال کے مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان سال گذشتہ ہس سلسلہ میں اتحاد پیدا کرنے کیلئے پہنچے سے زیادہ دباؤ بڑھ رہا تھا۔ چنانچہ اس کی ضرورت کے پیشی نظر مفتیان کرام سے

نہادی طلب کئے گئے اور ان کی طرف سے برطانیہ والوں کی مدد سے مسودی پر عمل کرنے کو جائز تبدیل یا گی، تو اس مسئلہ میں فیصلہ کرنے کے لئے.....

مئونہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۷ء برلن اور حزب العمار یونکے کام اجلاس منعقد، کجا جیسیں علماء کے علاوہ مساجد کیمپوں کے فرد اور حضرات نے بھی دعوت ہر لبیک ہے، کہ کارروائی شروع بولی اور ہبہت فتاویٰ اسکے مکمل کی کارروائی کی تاریخ کو ہر عمل کے جواز کے مسئلہ میں اسرقت کو صولہ ہو پہنچ کر سنائے گے۔ اور برطانیہ کو مسودی عربیہ کی تاریخ کو ہر عمل کے جواز کے مسئلہ میں اسرقت کو صولہ ہو پہنچ کر سنائے گے۔ اور ہبہت فتاویٰ کو مسودہ کی تاریخ کو کے تابع بنانے کیلئے رائے طلب کی گئی۔ کافی بحث مبارکہ کے بعد یہ طبقہ کو اک جمیعتہ العمار برطانیہ سے ملکر اگر وہ متفق ہوں تو برطانیہ کو چاند کی تاریخ کی مدد سے مسودہ کے تابع کی جائے۔ پناہنچہ اسی وقت ایک دس رکنی دند بشمر حضرت مولانا یعقوب قاسمی صاحب تشكیل دیا گی۔ جس کے کنٹریز حضرت مولانا موسیٰ حبیب رکنی دی طبقہ ہے۔ اجلاس کے اختتام پر دعا کے اختتام پر دستخط ثبت فرمائی۔ جس کی طبقہ آئندہ صفحوں میں شامل ہے۔ پناہنچہ تمام شرکت اجلاس معاشر ذمہ داران نے اعلینا کا سانسی یا کاشش تعالیٰ برطانیہ کے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا فراہم کیے اور اسی طرح درسے سماں کی ارتقاء ملکہ وطنہ میں پہنچ کر شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے متفقہ فیض کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے اور دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ پناہنچہ جادوی الآخر نہ کیا ہر کی پہلی تابعیت بھلائی مسودہ کا پہلا اعلان مرکزی دریت ہلال کیمپی کی جانب سے شائع کردا کہ برطانیہ کی ساعد کو بیع فیض کی کاپی تفصیلات سے آگاہ کیا گی۔ الحمد للہ ہر ایک اسے قبول ہی ہے کیونکہ مہارکبادی کے خطوط کی بھلایا ہرگز اور اس طرح ہر معاہد میں اتفاق رائے کیتے ایمیں ظاہر کی گئیں۔ اشد تعالیٰ ہمیں شریعت کے حدود میں رہ کر ہر ایک مخلک مسائل کو حل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اشد تعالیٰ مسلمانوں کو دانت پات۔ معاہدات۔ اور ہر قسم کے بخش و عناد و نفیمات سے پاک و محفوظ رکھے اور تمام مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد عطا فرمائے۔ آئین۔

ہماری مشکلات اور اس کا حل

زیرِ نظر کتاب کے مطابق سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مسودی عرب کی روایت کے فیصلوں پر شک کرنا کیوں صحیح نہیں ہے۔

اول تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ چونکہ برطانیہ میں ہمیشہ پہلا چاند نظر نہیں آتا ہے اسی وجہ سے یوم الحکومتی ۱۵ دن تاریخ کا تعین بھی متعدد ہو جاتا ہے جب یہ بات ذہن نہیں ہو گئی تو اسی عذر کی بناء پر صفتیں کرام نے برطانیہ کو چاند کی تاریخوں کے تعین کے بارے میں دوسرے ملکوں کے تابع ہوئے کامشوارہ دیا۔ کیونکہ اگر برطانیہ کو دوسرے ملکوں کے تابع نہیں کرتے تو اگر اسلامی ماہ کے پورے تیس دن شمار کئے جاویں تو اسلامی سال کے کل ۳۶۵ دن ہو جائیں گے اور اگر تمام ہیئتے ۲۹ کے شمار کئے جاویں تو سال کے ۳۶۸ دن ہو جائیں گے۔ اور یہ دونوں اعداد عقولاً نقلہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اسلامی ۲۹ ماه یا ۳۰ دن کا ہوا ہے اور اس طرح سال کے ایام کی صحیح تعداد ۲۵۳ یا ۲۵۵ ایام کی ہوتی ہے۔

اس سے پہلے ذکر کیا گیا کہ سالہا سال سے برطانیہ میں اس مسئلہ پر مسلمانوں میں اور اس میں اختلافات کو رفع کرنیکی غرض سے مفتیانِ کرام پر سوال نہیں اور اسکے ساتھ

پناہنچہ مشرک اجلاس مئونہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۷ء بمقام دارالعلوم بری (زیر صدارت حضرت مولانا یعقوب مساجد مظلہ) منعقد، برزا اور شروع اجلاس میں ملک کی تعمیل ہے، کہ مراکش کی تعمیل کو چھوڑ کر برطانیہ کو معین ملک کے تابع کیا جائے، اسکے عورتی کیا جائے جیسیں مراکش کیمپ مسودہ کے طبقہ کیا گیا جیسیں مولانا یعقوب قاسمی صاحب کا اختلاف رہ۔ آپنے قریب اکابر مساجد مظلہ پر فیض کیا ہے۔ اسی وقت مشرک اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ فیض کرنے کا مجاز ہبہرا یا ایک اجلاس کا اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے تو یہ پس اپر گزندہ نہیں شروع کر دیا گا۔ چاہے یہ اعلیٰ مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے ناروے پر غدر ہو رہا جیسیں شبیان اور ذی الحجه کیمپ مراکش اور رضوان و بعلی الغلط کیمپ کی عورتی کو احتیار کرنا چاہا جس پر غدر و خوض شروع ہے۔ آپنے قریب اکابر ملک کی مدد اور مساجد مظلہ پر فیض کیا گیا کہ ملک کی مدد اجلاس سے عرض کیا گیا کہ ملک کی مدد اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے کہ جزوی ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اجلاس میں ملک کی مدد و اختیارات میں ایسی مدد کو احتیار کرنا چاہا جو اعلیٰ مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے ناروے پر غدر ہو رہا جیسیں شبیان اور ذی الحجه کیمپ مراکش اور رضوان و بعلی الغلط کیمپ کی عورتی کو احتیار کرنا چاہا جس پر غدر و خوض شروع ہے۔ آپنے قریب اکابر ملک کی مدد اور مساجد مظلہ پر فیض کیا گیا کہ ملک کی مدد اجلاس سے عرض کیا گیا کہ ملک کی مدد اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے کہ جزوی ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اجلاس میں ملک کی مدد و اختیارات میں ایسی مدد کو احتیار کرنا چاہا جو اعلیٰ مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے ناروے پر غدر ہو رہا جیسا کہ ملک کی مدد اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے۔

پناہنچہ حزب العمار یونکے کام عامل کے اجلاس کیمپ اسکے اسرافت مرجوج نہیں تھے انہیں بذریعہ فون اٹلیٹ پہلی دیا گیا کہ عامل کا اجلاس مئونہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۷ء برلن مسینچر پر فیض کیمپ میں اس طبقہ کی مدد کارروائی پر غدر کرنے کے بعد ہند کوہ ناروے پر غدر و خوض شروع کیا گیا۔ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے کہ جزوی ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اجلاس میں ملک کی مدد و اختیارات میں ایسی مدد کو احتیار کرنا چاہا جو اعلیٰ مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے ناروے پر غدر ہو رہا جیسا کہ ملک کی مدد اجلاس کے ساتھ ملک کی مدد و اختیارات کے ساتھ بنتلیا کر مسودہ کے مطابق اگر اعلان ہوتا ہے۔

کیا جاتا ہے

۵

ایک طرف سعودی فیصلہ کو یہ کہہ کر دیا جاتا ہے کہ سعودی عرب میں چاند کے فیصلے فلکی حساسات (محکمہ موسمیات) پر ہوتے ہیں نہ کہ رؤیت پر۔ اور رد کی دلیل کے طور پر پھر فلکی ضابطہ کہ قران شمشش و قمر کے ۲۰ سے ۳۰ گھنٹے گذرنے کے بعد ہی امکان رؤیت ہوتی ہے وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں تو جس دلیل (محکمہ موسمیات کی پیش گوئی) کو سعودی کی رؤیت کے غلط ثابت کرنے کیلئے اختیار کیا جاتا ہے اُسی دلیل (محکمہ موسمیات) کو سعودی رؤیت کے پر کھنٹے کیلئے اختیار کیا جاتا ہے یہ بات سمجھو سے بالاتر ہے کہ جس ہیز کو دوسرے کیلئے ناقابل عمل سمجھیں اسی کو اپنے حق میں قابل عمل جانیں۔

ایک وضاحت

شریعت کی حدیں رجکر ہم مسلمانوں میں ہر سلسلہ میں آنف و اخاذ پاہتے ہیں جیسا کہ مرتباً پیدا ہونے والے نظر آتا ہیں مشکل رہا ہے اسلئے ہمارا پرچاند تاریخ میں کوئی طریقہ مانا جائے اس پر مفتیان کرام نے انتیوں کے چاند کو متعدد ممالک اور برطانیہ کو کسی ملک سے تابع کرنے ہوئے جائز کے مقابلہ میں افضل یعنی قریبی سلم ملک مرکش پر عمل کرنے کو منظور کیا اور جامگھر پر کوئی آنفی تقاضا میں شاید اور اختلاف نے اخواہ کی دیواروں کو درندہ ڈالا جو مرکش پر ایسا ہے ملک کو منظور رکھتے ہوئے کہ برطانیہ کو کسی ملک سے تابع کیا جائے برطانیہ کو سعودی عرب کے تابع قرار دیتے اور جو وہ اسی ملک پر ہم قائم ہیں ہر ہنر تو حساب کا اکابر کرتے ہیں اور زندگی حدا کو یقین کا درج دیتے ہوئے اصول شریعت کے مقابلہ میں ثابت شدہ رؤیت کو محکراتے ہیں۔ اسی لئے ہم وزارت الادوات مرکش کی تحریر مسودہ پر اعتماد کرتے ہوئے کہ شریعت کی حد میں آنف و اخاذ کرنا تھا۔ مرکش کو اس سبب سے چھوڑا۔ تقوی کو منظور رکھکر۔

”جب یہ کہا جاتا ہے کہ سعودی کی رؤیت محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مقابلہ نہیں ہے تو مطلب یہ ہے کہ محکمہ موسمیات ایک نزدیک دہ کسوئی ہے جس پرچاند کی رؤیت شرعی کو پرکھا جائے اگر اس کسوئی پر رؤیت شرعی کو تھوڑے تباہ کر دیا جائے تو محکمہ موسمیات (اچل نوم) صمیح اور رؤیت شرعی کو تھوڑے تباہ کر دیا جائے اور جب کسوئی محکمہ موسمیات ہوئی تو ملا خطر فرمائیں مرکش کی رؤیت شرعی تھا اسکے مقابلہ محکمہ موسمیات (اچل نوم) مرکش کی رؤیت شرعی۔“ مکالمہ ملک پر مفہوم

نیا چاند اسی وقت عرب افتاب کے وقت نظر
اہم ہے جب اسکی عربی وقت کے سے کہ، ہمچنان

سعودی عرب میں رؤیت کے فیصلوں کی تحقیقی پر پوری میں جو سعودی عرب کے جید علماء کرام کی دستخط شدہ تحریرات کے شواہدات پر مشتمل تھیں اور انہیں کئے گئے مفتیان کرام نے ہال کو ثابت کرنے کیلئے ملکہ موسمیات پر عدم اعتبار اور سعودی عرب کی رؤیت کے فیصلوں پر عمل کرنے کو جائز قرار دیا۔ اگلے صفحات میں آپ سوانح احمد دار سعودی علماء کی تحریرات، اور مفتیان کرام کے فتویٰ اور دوسری تحریرات ملاحظہ فرمائیں گے۔ سعودی علماء نے یہ بات واضح طور پر فرمائی ہے کہ سعودی میں رؤیت کے فیصلے اسلامی اصول رؤیت کے مطابق شاہد دلیل کی وجہ سے ہوتے ہیں نہ کہ محکمہ موسمیات کے مطابق (چاند کے افق پر وجود سے) کے جاتے ہیں اور ان علماء نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صومول رویتہ و افطر و ترقیتہ، احادیث اور لاصصوم و موحی تروہ ولا نقض و حقی تروہ احادیث وغیرہ کو مد نظر رکھ کر ثابت سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ محکمہ موسمیات کے مطابق عمل کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ احادیث کے خلاف ہے۔ دراصل یہ بات جو شہور ہے کہ سعودی عرب میں محکمہ موسمیات کے مطابق حساب پر چاند کا فیصلہ ہوتا ہے بلکہ کسی مالک سے تیار کر لی ہے تو دراصل پر مخالف ہے کیونکہ اسے والی سعودی علماء کی تحریرات میں انہوں نے واضح فرمایا ہے کہ سعودی محکمہ جات میں آفیس وغیرہ کے کاموں میں ربط کیلئے تو حساب پر تقویم کے مقابلہ عمل کیا جاتا ہے اور اسلامی ماہ کے ثبوت کیلئے تو رؤیت ہی پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ مخالف دراصل سعودی حکومت کے مخالفین پھیلارہے ہیں۔ اور یہ مخالف کہ سعودی میں چاند کا اعلان محکمہ موسمیات کے مقابلہ چاند کے افق میں وجود پر کیا جاتا ہے یہ دراصل لندن کے اسلامک پھرول سینٹر کے مورخ یکم دوم شعبان شمسیہ بمقابلہ ۱۹۸۷ء اور ۱۳ مئی ۱۹۸۷ء کے ایک اجلاس نے (برطانیہ میں ادوات نماز فری دعشاء اور برطانیہ میں قمری ماہ کی ابتداء) میں جو فیصلہ کیا تھا کہ جب یہ طرز میں چاند نظر نہ آئے اور کسی بھی اسلامی ملک میں چاند کی صحیح شرعی رؤیت ثابت ہو جائے اور محکمہ موسمیات تائید کرتا ہو کہ برطانیہ میں عرب بخش کے بعد چاند کا افق پر ”وجود“ ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا، کوئی سامنے رکھ کر اسلامک پھرول سینٹر کے فیصلے کو سعودی عرب کا فیصلہ سمجھ جائے گا، کوئی کہ سعید بن عباد کی تحریر کے تبحیث زیران نے بھی اپنے حالیہ کو رفاقت (جلد ۱، ص ۱۰۷) کے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامک پھرول سینٹر کے تبحیث زیران نے بھی اپنے حالیہ کو رفاقت کے بیان میں فرمایا ہے کہ ”سعودی عرب میں چاند کی رؤیت کے بغیر نامحسنة شروع نہیں“

الوقت	الاعياد والمواسم	الربيع	الشمس	الدراع	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم
الأيام المهمة	الأياد والمواسم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم
ليل العذر	البيت	٢٩	١	الجمعة	...	الخميس	...	الخميس
٤	٩	١٧	٣٠	٢	البيت	...	الخميس	...
٥	١٠	١٨	٣١	٣	الأحد	...	الخميس	...
٦	١١	١٩	٤	الاثنين	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٧	١٢	٢٠	٥	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٨	١٣	٢١	٦	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٩	١٤	٢٢	٧	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
١٠	١٥	٢٣	٨	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
١١	١٦	٢٤	٩	البيت	...	البيت	...	البيت
١٢	١٧	٢٥	١٠	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
١٣	١٨	٢٦	١١	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
١٩	٢٧	٩	١٢	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٢	٢٠	٢٨	١٣	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٣	٢١	٢٩	١٤	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
٤	٢٢	٣٠	١٢	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
٥	٢٣	٣١	١٣	البيت	...	البيت	...	البيت
٦	٢٤	٢٤	١٤	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
٧	٢٤	٢	١٥	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
٨	٢٥	٣	١٦	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٩	٢٦	٤	١٧	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
١٠	٢٧	٥	١٨	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
١١	٢٨	٦	١٩	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
١٢	٢٩	٧	٢٠	البيت	...	البيت	...	البيت
١٣	٣٠	٨	٢١	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
١٩	٣١	٩	٢٢	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٢	٢	٢٣	٢٣	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٣	٣	١١	٢٤	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
٤	٤	١٢	٢٥	الأربعاء	...	الخميس	...	الخميس
٥	٥	١٣	٢٦	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
٦	٦	١٤	٢٧	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة

الوقت	الاعياد والمواسم	الربيع	الشمس	الدراع	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم
الأيام المهمة	الأياد والمواسم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم	اليوم
ليل العذر	البيت	٢٩	١	الجمعة	...	الخميس	...	الخميس
٤	٩	١٧	٣٠	٢	البيت	...	الخميس	...
٥	١٠	١٨	٣١	٣	الأحد	...	الخميس	...
٦	١١	١٩	٤	الاثنين	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٧	١٢	٢٠	٥	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٨	١٣	٢١	٦	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٩	١٤	٢٢	٧	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
١٠	١٥	٢٣	٨	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
١١	١٦	٢٤	٩	البيت	...	البيت	...	البيت
١٢	١٧	٢٥	١٠	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
١٣	١٨	٢٦	١١	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
١٩	٢٧	٩	١٢	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٢	٢٠	٢٨	١٣	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٣	٢١	٢٩	١٤	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
٤	٢٢	٣٠	١٢	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
٥	٢٣	٣١	١٣	البيت	...	البيت	...	البيت
٦	٢٤	٢٤	١٤	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
٧	٢٤	٢	١٥	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
٨	٢٥	٣	١٦	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٩	٢٦	٤	١٧	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
١٠	٢٧	٥	١٨	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
١١	٢٨	٦	١٩	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة
١٢	٢٩	٧	٢٠	البيت	...	البيت	...	البيت
١٣	٣٠	٨	٢١	الأحد	...	الأحد	...	الأحد
١٩	٣١	٩	٢٢	الثلاثاء	...	الثلاثاء	...	الثلاثاء
٢	٢	٢٣	٢٣	الأربعاء	...	الأربعاء	...	الأربعاء
٣	٣	١١	٢٤	الاثنين	...	الاثنين	...	الاثنين
٤	٤	١٢	٢٥	الأربعاء	...	الخميس	...	الخميس
٥	٥	١٣	٢٦	الخميس	...	الخميس	...	الخميس
٦	٦	١٤	٢٧	الجمعة	...	الجمعة	...	الجمعة

مراکش کی رؤیتی شرحی ۱۴۰۷ محکمہ موسیمات کے طلاق امکان روئیت کے کم
پنجاہ کی عز کے ۲۰ گھنٹے بعد ہوا۔

۵۰ سو ہر + جو نی تاریخ کی شام مزدبر انتاب + اس وقت ایک غیر
بعد چاند دیکھا گیا۔

جادی آخر ۱۴۰۷ء ۱۰-۲-۱۹۸۶
شوال ۱۴۰۷ء ۷-۶-۱۹۸۶
زیقده ۱۴۰۷ء ۷-۷-۱۹۸۶

أيضاً

ریح آخر ۱۴۰۷ء کا چاند سور خ ۲ دسمبر ۱۹۸۶ء کی شام دیکھا گیا جانہ بکھانہ
سرج کے غروب سے ۱۱ منٹ پہلے بی غروب ہو گیا تھا۔ (گلستہ)
ذکرہ چارٹ کے مطابق ترمذیہ موسیمات کے نزدیک مراکش کی روئیت صحیح
ثابت نہیں ہوتی ہے۔ یا تو حساب صحیح اور مراکش غلط یا اس کا بر عکس۔

اڑاہل جوں صحیح ہیں تو مرلاش کی شرعی روئیت محلہ موسیماں کی کسوپی پر غلط ہو جاتی ہے۔ یہ تو دین میں تحریف ہوئی بقول
حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند۔
اسی طرح غلط ہو فیل میں مراکش کی دوڑا اور قاف کی جانب سے مستند کے مضان کی تقویم جس
میں جاند کھانل میں کرنے کا حساب لگا کر تینجہ کھا لگی ہے کہ عین الفطر مذکور تقویم میں ہو زبعہ کو یقینی ہے۔

النیکتہ المختصرۃ ۳
وزارت الوقاۃ والشوریۃ الإسلامية

رویالہلال سالہ یوم ایس ۲۹ رمضان ۱۴۰۷ موانع ۲۸ مای ۱۹۸۷
هي فطیمة
وذلك لأن اجتماع القمر بالشمس يقع على الساعة ۱۵ و ۱۴ دقيقة
من الأربعة ۲۸ رمضان ۱۴۰۷ موانع ۲۷ مای ۱۹۸۷

مکث الہلال ساعتہ ۱۰ دقائق
قوس النور ۱۴ درجہ و ۳۸ دقائق
ڈس، الیور ۶۰ درجہ ۷۵ دقائق
والبعد المعدل ۱۳ درجہ و ۳۹ دقائق
بعد الہوا ۱۳ درجہ و ۶ دقائق
وعلیہ قائل شوال ۱۴۰۷ هو یوم الجمعة ۲۹ مای ۱۹۸۷

الاہم الصیحی ۱۴۰۷
انوار قادری ۱۹۳۷ء قیستہ ۱۹۸۷ء میلادی
ولیستہ ۲۲۹۷ء و سنہ ۲۲۹۸ء رومیہ قلاحیۃ

الرَّوْيَةُ مِنَ الْمُعْتَبَرِ لِشَهَرِ شَعَّالٍ

للأستاذ محمد بن عبد الرحمن

ثانیاً: حيث تقر علماء اربعين دولة اسلامية
وزراء الاركان والشئون الاسلامية بالعالم الاسلامي
ان الروية لا تتم اذا تunctت فيها اللهم لسبب من
الاسباب، ومنها مخالفة الحساب الفلكي الواقع به،
فيتحقق على جميع الدول الاسلامية العمل بمقتضى
هذا القرار بحيث اذا اتي شهود روية الہلال قبل
اجتماع القمر مع الشمس او بعد اجتماعهما باقل من
بیم وبلیغ ترد شهادتهم ولا تقبل لما ملحت من ان
اور ذات الجمادات من المسائل المقطع بها، وان
الغير في آخر كل شهر يخفى تحت شعاع الشمس

اولاً : الروية المعتبرة شرعا هي الروية الصرية
الواقعة مشية بعد الاجتماع والخروج من الشعاع ،
وذلك بامتحان الليل ، ومن يتحقق على غيرها فقد خالف
الاجماع ، بل خالق ما جعله الله معيانا للناس وهو
روية الہلال دقائق مثل الخطيب ، وخالف قول النبي
عليه الصلاة والسلام جعل الله الاهلة موافقة للناس
فصوموا الروية ، واظروا لرؤيتها ، فإن فم عليكم
فاكتلوا العدة للاثنين ، وخالف قول ابن معاشر ، جعل
الله الاهلة موافقة بصام لرؤيتها وبظرفها .

فرمایا کہ لا تصویب موحیٰ ترہ ہو وکا تقپطُ وَاجْتَنَی ترہ ہو۔ اور درسی طرف حساب کے بارے میں تو آپ فرماتے ہیں کہ خن اُمَّۃ امیة لِلْأَنْتِب وکا خسب ۴

استاد عبد الرزاق نے شریعت میں سعیر بھری روزت ہی کو تبلد کر پھر اس کی مشروط کر دیا کہ قرآن شمس و قمر کے بعد سورج کی شعادری سے چاند کے نکلنے کے بعد دیکھا جائے تو علماء کے اجماع کی بنیام ۵ ..

تو یہ کون علماء نے ایسا اجماع کریا حالانکہ علماء اسلام آبزر روشن کے مقابلہ میں رویت بھری ہی کہ مانند ہیں اسی رسول پر آپ علی اللہ تعالیٰ وسلم کے زمانے سے لیکر اکون تک عمل رکھا ہے پھر یہ رویت بھری کو آبزر روئی کے مفروضوں کے ساتھ لے کر مشروط کر دیا گی ۶

مشکلات کے جوابات مفتیان کرام کی تفظیل میں

سعودی رہی کے مطابق مل کرنے سے وضو پیش کیا جائے کہ سنان شبان میں شروع اور یہ الفخر رمضان میں ہوگی تو اپنی غلط اور بیہودہ اٹھاں ہے۔ اسی وجہ سے کہ مکہم کی ایجاد انتیربیں تائیں کی شام کی رکاب و کینہ و کچھ سے ہے اب انیسریں تاریخ بر عالمیں کرنے کے لیے اپنے انتیربیں تائیں کی شام کی رکاب و کینہ و کچھ سے کہ مکہم بر عالمیں پہلے کوئی نظری نہیں آتا ہے۔ مکہم پہلے تائیں متین نہیں ہوتی تو انتیربیں تائیں کے متین نہیں ہوگی اور ایک نیز مفتیان شبان میں امر شوال رمضان میں شروع ہو گا۔ جن پوری کسی نے متین کرام نے اور عرب ایک کو مرکش کے تائیں زیارتی افضل مانکر اور احادیث زیر ہونے کے باعث سودی عرب کے نام بنائے کیتے تھے مفتیان کرام کے نامی مفتیان کرام کے فتنی بدلہ سودی عرب ۷)۔ بہب اپ نیکی سو سیکات اور اس کی اصطلاحات کو شرمندی رویت کے لئے کوئی مانند ہیں تو مسلمانوں نے حضرت مولانا منی شلام الدین صاحب مدظلہ اس اپنے نزدیکی میں کیا فرماتے ہیں ”ولادت کے منی پس دم سے دو گھنیں آجنا اور ہبہ ایسا نہیں ہے“ شس و فریج جب سے بادی شام کی رکاب و کینہ و کچھ سے کہ مکہم سے وہ ہبہ گھنیہ ہو جاتی ہے مدد حمد نہیں ہر چھٹے صرف ماریتی طور کی بھی کی محلہ و مکان باری فدا کی طرف کی مدد و مکان کے لئے تقریباً سو گھنیہ ہو جاتے ہے پھر فڑھر جاتا ہے تو اس کو ہبہ سے بہت تجدید یا گھنیہ کو کہتے ہیں اور یہ دو دن کے لئے دو دفعہ دم کے احتساب سے باصل باطل اور قابل ہے یہ نظریہ (ولادت) تو ہبہ کے لئے کیا کیا اور گھنیہ کے لئے کیا کیا تھا ہے تو کمی سلاسلی نظریہ نہیں بن سکتا۔ باں اسلامی نظریہ کی تحریف اشریفی روزت کو قابل تبلد نہیں ہے۔ ناشر اکاذبیہ بن سکتا ہے اور نظریہ تحریف وابع الدوہ بہجا ہے۔

یہ بحث کہ قرآن شرم تحریک کے کتنے گھنیہ ہے جس کی میہن رویت مکن ہے۔ ۹) غربیں کے حساب اور اہلہ منہہ کے حساب سے مختلف ہے اور اس پر مفترع ہے۔ اور ۱۰) دنون پیزیں نصوص صحیہ صریح کے خلاف ہیں متناہی امدادی لامکتب ولاعنصت احمد رشت اور صوم الدین روزت و افاظ و احوال رؤیت اور دیز نہ لک من الہادیت الصعیید اور دیوبنار ملی جامالت الثانی ص ۳۷۷ میں ہے لایتھر قلمبہم الاجماع و دیوبنار نہیں ان میں مسائب نہ۔ پھر یہ تبریز کیتے گھنیہ مدد اپنے ہڈوں کے پیڑھے ہیں ایک دنہ دو دنہ سے تبریز کیا جاتے ہے بھلی تقلیل ہے جو سراسر شرع کے خلاف ہے میرزا ہبہ ایک دنہ دو دنہ سے تبریز کیا جاتے ہے۔

اور اس نزدیکی کے بہدی لے فڑتی میں جو مزون ۲۲، رسیح الالہلسنتہ حکا ہے آپ مدظلہ اس میں اذان نوی کی رویت کو سمیع بلاتے ہیں اور معمتم شیاه الدین دہوری صاحب کی تفسیریں کے مقابلہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں نہ طلاق اور احتجام ہے بنی۔ سماہ مدد آگے رجسٹریشن کے نہیں تھے مفتیان کے مقابلہ فرماتے ہیں کہ تردیدی بیان شائع اور کرتھیت احتجام ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فزان بھے حدیث شریف میں ہے۔ صَوْهُوا لِرِيْتَه وَافْطَرُوا لِرِيْتَه۔ الح۔ بالکل ایک اور حدیث میں اسی رویت پر کا الحصار

۸) الاسلامیہ والادریویہ والامیریکیہ وغیرہا فخر جو من اصحاب الجلالہ والفنائیہ ملیٹریک ووزراءہ اللہلہ تبلد اجتماعیہ الاسلامیہ ان یصدرا اور امیرہم للملکین بنویت رؤیتیہ اللہلہ ان بنتروا فی حال الشودہ ، فان شہدوا برؤیتیہ اللہلہ بعد اجتماعیہ مع الشہادہ واتفاقیہ منها بتقدیم يوم دبلہ علی الاقل قلت شہادہم ، وان شہدوا برؤیتیہ قبل اجتماعیہ مع الشہادہ او بعد اجتماعیہما باقل من يوم دبلہ علی الاقل شہادہم ، وان شہدوا شہادہم کا ایم بتعمل بشہادہ شہید الرؤیۃ او غیرہا امیر بان تكون شہادہم سالیہ من الرب والشکرک دلاؤہم ، واذا كان صیام يوم الشک مصیاتا لابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا قال عمار بن یعنی فی صحیح البخاری تذکرہ میں یعنی صومہ علی شہادہ مقطوع باستحکامها او قربیہ من الاستحلل ، مع ان الشرع لا یائی بالمستحبیات وانه لما یوسف له ان شہت دولة من الدول الاسلامیہ رؤیتیہ اللہلہ ، وفی التدقیق کریم شمس کی او جزوی شہادہ فی مدة مناطق ، لم لا بیرونیہ اللہلہ ماء

۹) وبن الرب ان بدین شہود برؤیتیہ اللہلہ ماء وتد رؤیتیہ فی جهة الشروق صباح ذلك اليوم قبل طارع الشہنس ، لان طلوعہ قبل طلوع الشہنس دبلی مل انه ما زال لم یجتمع مع الشہنس ، وما زال لسم بدخل تحت شہامہ ، وتد ملتم من کلام العلماء والفقیہین ان القمر لا بد ان یختنی تمعان الشہنس فی آخر كل شهر یوبین علی الاقل ، وربما یختنی لالاہ ایام لما قدمہ من ایکروز ۱۰)

۱۱) لام وبنطیق ما ورجناء من الملوك والرؤسیاء لا یتی بین المسلمين خلاف فی اوانیل النہوں التعریفیہ الا ما یوجہ اختلاف المطالع وهو الاختلاف بیوم فی بعض الاحیان ، ویکون المتقدم بذلك البزم من گان غریباً من کان شرقیاً ، وخصوصاً من الققارب فی الشرض ۱۱)

۱۲) وبنطیق ما ورجناء من الملوك والرؤسیاء تذکرہ عمارت میں خطکشیدہ جملوں میں اسٹاد فرماتے ہیں کہ لگاگر کوئی اجتماعی شمس و قمر کے بعد ایک دن اور ایک رات سے کم وقت میں گواہی دے کے میں نے چاند کیا ہے (غروب کتاب کے وقت) تو اس کی گواہی لغو قرار دی جائے گی۔ اب اس مفروضہ پر مراکش کی رویت کے ذر کوڑہ چارٹ کو صفحہ ۶۴ دیکھیں تو وہ فیصلہ ایک دن اور ایک رات سے کم وقت کی رویت کے ہیں۔ لہذا بقول اسٹاد یہ تو لغو فیصلہ ہو گئے۔ حالانکہ مراکش کی وزارت الاوقاف ڈھونی کری رہی ہے کہ ہم رویت بھری پر ہیں فیصلہ کرتے ہیں۔

۱۳) چل کر اسٹاد کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خری طور پر ثابت ہونے والی گواہی جب آبزر و ٹیلو کے خلاف ہے تو وہ گواہی مشکوک ہو جاتے گی اور اس مشکوک گواہی سے ثابت ہر ہے والی دن میں روزہ رکھنا ایسا ہی ممکن ہے بلکہ چیبا ریم الشک میں روزہ رکھنا منع ہے۔

در اصل یہاں بھی اسٹاد آبزر و ٹیلو کے مفروضہ کو مد نظر کر کر رویت خری کو رد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتاد و اختیام ماد کیلئے مدار عرض اور حضور رویت پر رکھا اور نہ رونیت کی صورت میں تیس دن پوری کرنے کو فرمایا۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فزان بھے حدیث شریف میں ہے۔ صَوْهُوا لِرِيْتَه وَافْطَرُوا لِرِيْتَه۔ الح۔ بالکل ایک اور حدیث میں اسی رویت پر کا الحصار

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مذکور العالی مفتی دارالعلوم دیوبند
ملاظہ فرمائے ہے حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مذکور العالی مرکش پر عمل
کرنے کے متعلق کیا فرمائیں۔

"اکابر نے مرکش کے علاوہ روایت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے سے منع کیوں فرمایا؟"
جواب یہ ہے کہ ان حضرت کا فتنی مخفی امیاط کی بنیاد پر ہے مکم وجہی نہیں ہے۔ (۲۶ ربیع الاول)
حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مذکور العالی مفتی دارالعلوم دیوبند متفقہ فیصلہ
کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ملاظہ فرمائیں۔

"ارکین حزب العلامہ یونکے و جمیعت العمار برطانیہ کے دریان انفاق ہو جانے سے
بہت سی خوشی ہوئی اثر تم سب کو نہم یہم و طبع مستقیم و مراد محل سے نزارے آئیں۔
یہ چیز بلاشبہ صحیح ہیکہ جب اپنے ہمال کی شام کو بعد مزرب سے لیکر
رات کے کسی حصہ میں سوریہ سے ثبوت روایت ہلال کا اعلان آجائے تو ہوں کہ
رکی حسب فنا بطة شرعیہ رشیدہ وغیرہ پر ثبوت حاصل ہوئے کے بعد اعلان نشر
ہوتا ہے اسے اس اعلان کے مطابق علی کرنا شرعاً بلا ریب جائز ہے گا اسیں در
راۓ نہیں ہو سکتی۔ یکم جمادی الافر ۱۴۳۷ھ ایضاً ایک فرماتے ہیں:-

یہ خبر غلط ہے کہ سوریہ میں قران شمس و قمر دفیرہ سے روایت ہلال کا ثبوت
کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دبیں بھی روایت ہلال کا ثبوت شرعی فنا بطة سے روایت ہلال ثابت
ہونے پر ہوتا ہے" ۱۸ جمادی الاول ۱۴۳۷ھ

محکمہ موکمیات پر ہم کسی تفہیق قائم کریں؟

ایک طرف تر حساب ہے اور دریا جانب دیکھنے والے کی آنکھیں پر پریل ۱۹۸۶ء کو
سوریہ عرب - بحرین - اردن - گوت - دبی - قطر - امارات - رأس الخیر - لبنان -
حتیٰ اگر انگلینڈ میں بھی چاند دیکھا گیا۔ لٹکا شائر کے تین حضرات نے مورخ ۲۴ اپریل ۱۹۸۷ء
بروز پر شام کو ریفان المبارک کا چاند دیکھا گیا جن کی گواہیان حزب العلامہ یونکے ریکارڈ میں
 موجود ہیں۔

جو حضرات چاند کے سوتے اور پسلہ ہوتے کو پہلے یا دوسروں چاند کی دلیں کے
طرور پر مان کر بدرا کامل کے استوار میں خود بھی لگتے ہیں اور دردوں کو بھی متوجہ کرنے
ہیں ان تصرفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعیدن ذہن نشین رکھ کر خود
کو عمل پیراں ہونا چاہئے۔

مزید وضاحت

حضرت مولانا سید احمد بالپوری حاصل مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ
”دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ مشرقی ملک کی خرب یا شہادت مغربی ملک کی سب تفصیل بالا (یعنی خرب جن ملک سے
آئی ہو تو ان روایت کا ہاتا عددہ نظام ہو اور شرعی اصول کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہو اور خرب یا شہادت مقامی روایت
ہلال کیشی منظور کر لے) جنت ہے مگر سوریہ کی خرب کے بارے میں بہت سے لوگوں کو گمان یہ ہے کہ دوسری روایت پر
فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ نیا چاند پیدا ہوتے ہی روایت مان لی جاتی ہے اور اس بہگانی کیسے واضح تر ائمہ میں اس لئے سوریہ کی خرب کی
روایت پر فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے۔“

ذکرہ عبارت میں مولانا مذکور سوریہ کی روایت کی خرب پر فیصلہ کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور دلیل میں ارشاد زیری
ہے: ”کوئی کوئہ عبارت سے لوگوں کو گمان یہ ہے کہ دوسری روایت پر فیصلہ نہیں ہوتے ہیں اور روایت مان لی جاتی
ہے۔“ تو ذکرہ عبارت کو ذرا دھیان سے پڑھیں تو یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ یہ بدگانی سوریہ کے متعلق بہت
سے لوگوں کو ہے۔ شک مولانا مذکور کو۔

اور ہاتھ بیٹھی ہے کہ یہ بدگانی مولانا کو نہیں ہے، بہت سے لوگوں کو ہے تو بہت سے لوگوں کی بدگانی کو بد نظر
کر کر ایک ظنی اور غیر تلقینی جیز پر بھی کوئی فیصلہ صادر کرنا کہ سوریہ کی روایت پر فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے یہ فاء معا
صادر کرنے کے خلاف ہے، ہم اگر مولانا یہاں پر اپنے فیصلہ میں یہ زمانے کو مجھے خود بدگانی ہے تب دوسرویں بات
ہو جائے۔

بعض لوگوں کی بدگانی ایک طرف ہسودی مربک چیز سے زیادہ جیسے چوتھی کے ملائے کرام نے اپنی رستمتوں سے
جاری کردہ بیان سے (مذکور پر صفحہ ۳۳ سے صفحہ ۳۴ تک) واضح طریقہ بتلا دیا کہ سوریہ مغرب میں شرعی
تفہیم چاند کی روایت پر ہی جاری کی جاتی ہے اور پورے سال کی تیار کردہ جنگی ملکت کے کام کا حکم کے
لئے ہی استعمال کی جاتی ہے ہے اصطلاحی تفہیم کہتے ہیں۔ (ام الفیض)

اب جنک اتنے ملائے کرام نے یہ بات صاف صاف بتلا دی تو اس کے مقابلہ میں بعض لوگوں کی بدگانی کی جیز ہے
اوہ شرمناً اسے کیا دخل ہے جبکہ سوریہ مقامی عمار اپنی شہادت دیتے ہیں کہ سوریہ میں روایت پر ہی عمل ہوتا ہے
کیا ان ملائے کرام کی ٹھیادت کو بعض لوگوں کی بدگانی کو بد نظر رکھ کر دکر دیں گے اس کے لئے کیا کوئی
شروعت میں اجازت ہے؟ اوہ پھر لاکھروں کروڑوں مسلمانوں کی عبارات حج و قربانی وغیرہ کو رد بالطل کیا جائے گا؟
کیا ایسی بدگانی کرنا بجکہ سوریہ عمار اپنی گواہی ہیش فرما کے یہ تکلیف مالا یطاق کے متراود نہیں ہے؟

ذکرہ عبارت میں آپ مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسری نیا چاند پیدا ہوتے ہی روایت مان لی جاتی ہے تو یہ بھی ایک
سرسر سنا سیا غیر تحقیق شدہ سوریہ پر الزام بے بنیاد ہے۔ اور یہ کیوں بے بنیاد ہے دو ذیں کے چارٹ
سے ملاحظہ ہے۔

ذی الحجه ۱۴۹۵ھ کا پہلا چاند سوریہ میں ۲ دسمبر نیو مون سے دس گھنٹے پہلے دیکھا گیا تو
ذی الحجه ۱۴۹۸ھ کا پہلا چاند سوریہ میں ۳۱ اگست کو نیو مون سے چھوٹے گھنٹے پہلے دیکھا گیا

ذی الحجه ۱۴۹۷ھ کا پہلا چاند سوریہ میں ۲۶ اگست کو نیو مون سے چار گھنٹے پہلے دیکھا گیا

ذی الحجه ۱۴۹۶ھ کا پہلا چاند سوریہ میں ۱۵ اگست کو نیو مون سے تین گھنٹے پہلے دیکھا گیا
ذکرہ چارٹ کو دیکھا جائے تو آبزر و ٹھرالوں کے مفردہ نیو مون پر ہی سوریہ میں روایت کا فیصلہ کرنے کا
جو الزام ہے جس کے لئے مولانا فرماتے ہیں وہ منتظر ثابت ہو رہا ہے کیونکہ ذکرہ چارٹ سے معلوم ہو گا کہ سوریہ

کل ایام

۲۹

۳۰

۲۹

۳۰

۳۰

۳۰

سعودی شرعی روئیت والی تقویم

جہادی الاول ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ یکم جنوری ۸۷ء کو تھی
جہادی الآخر ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ ۳۰ جنوری ۸۷ء کو تھی
مرجب ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ یکم مارچ ۸۷ء کو تھی
شعبان ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ ۲۰ مارچ ۸۷ء کو تھی
رمضان ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ ۲۸ اپریل ۸۷ء کو تھی
ذی القعده ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ ۲۲ جون ۸۷ء کو تھی
ذی الحجه ۱۴۰۷ھ کی پہلی تاریخ ۲۴ جولائی ۸۷ء کو تھی

سعودی اصطلاحی تقویم سعدوم ہوتا ہے کہ سعودی والی حکمر موسیات والوں کے حابے بھی واقف ہیں اور رسمی لئے انہوں نے یہ اصطلاحی تقویم اسی پر بنی کر کے حساب کو مد نظر رکھ کر بنای ہے تاکہ ملکت کے روزمرہ کے آئندے کام کا ملکت ملکت کے مطابق ہو اس کے باوجود مذکورہ چارت میں سعودی شرعی روئیت سے ثابت شدہ اسلامی ہیئت کی پہلی تاریخ کا اعلان اصطلاحی تقویم میں درج شدہ پہلی تاریخ کے مطابق ہر ہونٹ کے باوجود انہمار کرنے میں کوئی مشکل نہیں کرتے کہ دنیا والے کیا کہیں گے کہ ان کی اصطلاحی تقویم کیا بتا رہی ہے اور ان کے قیصہ شرعی اور بھیک محروم نہیں کرتے کہ کسی تو نیز مون سے پہلے ہی چاند کی روئیت کا اعلان کرتے ہیں جس نیز مون کا حساب انہوں نے نہ کیا ہے اصطلاحی تقویم میں دیا ہے۔

مشائیکم رمضان ۱۴۰۷ھ کی بھروسی کے متعلق سعودی والی اپنی اصطلاحی تقویم میں بتا رہے ہیں کہ یکم رمضان ۲۹ اپریل ۸۷ء ہرگی اور نیز مون ۲۸، اپریل کو رات ایک بجکر ۳۵ منٹ پر ہے..... باوجود اس کے جب سعودی میں ۲۴ اپریل کی شام، رمضان ۱۴۰۷ھ کا چاند دیکھ لیا گیا تو کران کے بتا کے ہو گئے حساب کے مطابق نیز مون سے بھی کافی گھنٹوں پہلے دیکھا گیا تب بھی رمضان کا اعلان کر دیا گیا اور ۲۸، اپریل بروز منگل روزہ رکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سعودی والی کبھی بھی نہ نیز مون سے اسلامی ماہ کا آغاز کرتے ہیں اور نہ بھی حساب کو مد نظر رکھتے ہیں

رمضان ۱۴۰۷ھ کا پہلا چاند برطانیہ میں بھی ۲۶ اپریل ۱۹۸۶ء کو تین آدمیوں نے دیکھا جبکہ آبزرور والوں کے حابے نیز مون تو ابھی کچھ گھنٹوں بعد ہو رہا تھا (اسی کی گرامی عزیز العلام ریو کے کے ریکارڈ میں موجود ہے) صرف برطانیہ اور سعودی عرب ہی میں نہیں بلکہ شکاگو، مغرب بیسید اور پاکستان کے مردان کے علاقہ میں یکم رمضان ۳۰، ۷ء اور کاچاند نیز مون سے پہلے دیکھا گیا اسی طرح عیند الفطر (حوال) ۱۴۰۷ھ کا چاند نیز مون سے پہلے دیکھا گیا اور درستہ دن عیند الفطر مناسی بھگی ۲۸، ۷ء میں ۱۹۸۶ء اور بروز جمعرات۔

ذکر کردہ سعودی روئیت والی شرعی تقویم اور حکمر موسیات کے مطابق آفس ویزہ کے کام کے لئے استعمال ہونے والی اصطلاحی تقویم سے سعدوم ہوتا ہے کہ دونوں میں مطابقت ہمیشہ نہیں ہے اگر سعودی والی نیز مون ہوتے ہیں تو چاند کا شمار کرتے ہوتے یا حکمر موسیات والوں کی پیش گروئی کے مطابق چاند کی تاریخوں پر عمل کرتے تو اصطلاحی تقویم اور

میں روئیت شرعی کے مطابق کبھی تو نیا چاند مفروضہ نیز مون سے پہلے یا فوراً یا چند ہی گھنٹوں گذرنے کے بعد دیکھا گی۔ اب اگر یہ روئیت سے ثابت شدہ نیا چاند آبزرور والوں کے مفروضہ حسا کے برخلاف ہے تو خریعت میں مفروضہ نیز مون کے حساب کو مد نظر رکھ کر روئیت سے ثابت شدہ چاند کے گواہی کو رد کرنے کا اعتبار نہیں کیا گی اس لتفصیل کے لئے صفحہ نمبر ۶۷ پر ملاحظہ ہو۔

مکتبہ موسیاٹ کے مطابق سعودی اصطلاحی تقویم جو پہلے سے تاریخی جاتی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ					
الشَّهْرُ	شَارِخُهُ	سَامَةُهُ	دَلْهُولُ	سَامَةُهُ	شَارِخُهُ
الْكَسْرُ	الْإِثْرَانَ	الْإِثْرَانَ	مِيلَادُ الْبَلَالِ	مِيلَادُ الْبَلَالِ	الْأَيَّامَ
جَمَادِيُّ الْأَوَّلُ	۲۱	۸۶ ۰۹ ۰۰	۸۶ ۰۹ ۰۰	۸۶ ۰۹ ۰۰	۰۰ ۱۱ ۰۰
جَمَادِيُّ الْآخِرَة	۲۲	۸۶ ۱۰ ۰۰	۸۶ ۱۰ ۰۰	۸۶ ۱۰ ۰۰	۰۰ ۱۰ ۰۰
رَمَضَانُ	۲۳	۸۶ ۱۱ ۰۰	۸۶ ۱۱ ۰۰	۸۶ ۱۱ ۰۰	۰۰ ۱۱ ۰۰
شَعْبَانُ	۲۴	۸۶ ۱۲ ۰۰	۸۶ ۱۲ ۰۰	۸۶ ۱۲ ۰۰	۰۰ ۱۲ ۰۰
رَجَبُ	۲۵	۸۶ ۱۳ ۰۰	۸۶ ۱۳ ۰۰	۸۶ ۱۳ ۰۰	۰۰ ۱۳ ۰۰
ذِي الْقَعْدَةِ	۲۶	۸۶ ۱۴ ۰۰	۸۶ ۱۴ ۰۰	۸۶ ۱۴ ۰۰	۰۰ ۱۴ ۰۰
ذِي الْحِجَّةِ	۲۷	۸۶ ۱۵ ۰۰	۸۶ ۱۵ ۰۰	۸۶ ۱۵ ۰۰	۰۰ ۱۵ ۰۰
مکتبہ الوزیر					
مکتبہ التقویم الهجری لعام ۱۴۰۷ھ					
الشَّهْرُ	شَارِخُهُ	سَامَةُهُ	دَلْهُولُ	سَامَةُهُ	شَارِخُهُ
الْكَسْرُ	الْإِثْرَانَ	الْإِثْرَانَ	مِيلَادُ الْبَلَالِ	مِيلَادُ الْبَلَالِ	الْأَيَّامَ
G.H.T.					
جَمَادِيُّ الْأَوَّلُ	۲۱	۸۶ ۰۹ ۰۰	۸۶ ۰۹ ۰۰	۸۶ ۰۹ ۰۰	۰۰ ۱۱ ۰۰
جَمَادِيُّ الْآخِرَة	۲۲	۸۶ ۱۰ ۰۰	۸۶ ۱۰ ۰۰	۸۶ ۱۰ ۰۰	۰۰ ۱۰ ۰۰
رَمَضَانُ	۲۳	۸۶ ۱۱ ۰۰	۸۶ ۱۱ ۰۰	۸۶ ۱۱ ۰۰	۰۰ ۱۱ ۰۰
شَعْبَانُ	۲۴	۸۶ ۱۲ ۰۰	۸۶ ۱۲ ۰۰	۸۶ ۱۲ ۰۰	۰۰ ۱۲ ۰۰
رَجَبُ	۲۵	۸۶ ۱۳ ۰۰	۸۶ ۱۳ ۰۰	۸۶ ۱۳ ۰۰	۰۰ ۱۳ ۰۰
ذِي الْقَعْدَةِ	۲۶	۸۶ ۱۴ ۰۰	۸۶ ۱۴ ۰۰	۸۶ ۱۴ ۰۰	۰۰ ۱۴ ۰۰
ذِي الْحِجَّةِ	۲۷	۸۶ ۱۵ ۰۰	۸۶ ۱۵ ۰۰	۸۶ ۱۵ ۰۰	۰۰ ۱۵ ۰۰
برسخرا احمد					

شرعی تقدیر میں کبھی فرقہ نہ ہوتا بلکہ دونوں ساقط ساختہ ہی چلتیں۔

سعودی اصطلاحی تقدیر اور رویت والی خرمی تقدیر کا فرقہ درج ذیل چارست سے معلوم ہو گلا۔

اصطلاحی تقدیر اور شرعی تقدیر میں اگر مطابقت کی جائے تو جمادی الازم شعبات، زرمان، شوال، اور زالمحجر کی پہلی تاریخوں میں مطابقت نہیں ہے اسی طرح اصطلاحی تقدیر اور شرعی تقدیر کے اسلامی مہینوں کے کل ایام میں مطابقت کی جائے تو جمادی الازم رجب اور شوال ذی تعدد میں مطابقت نہیں ہے اس سے معلوم ہوگا کہ سعودی پرنسپل سے چاند شرعاً کرنے اور محکمہ موسیات کے مطابق عمل کرنے کا اذام سزا بے بنیاد اور مطلقاً مناسی با توں پر بدلنا تحقیق کے مبنی ہے۔

رویت ہمال کے بارے میں برطانیہ کو اب مراکش کے تابع کرنا کیوں جائز نہیں؟

تمام مفہیم کرام کا مستفقة فیصلہ ہے کہ جس ملک کی چاند کی نجربہ کو مانتے ہے اسلامی مہینہ ۲۸ یا ۳۱ دن کا ہو جاتا ہے تو اس ملک کی نجربہ معتبر نہیں ہوگی۔

۲۷ مئی ۱۹۸۶ء برز بده شام کو برطانیہ کے در شہروں کے کروڑ آدمیوں نے بشوی دعویٰ میں شوال شکر کا پہلا چاند دیکھا، اس دن مراکش میں اور مراکش پر عمل کرنے والوں کے ۲۸ دن بے تھے کہ کہ شوال کا چاند دیکھا گیا۔ تو چونکہ برطانیہ میں مقامی رویت کے حسابے اسلامی مہینہ (رمضان) کے ۲۸ دن ہر کے مراکش کے مطابق تو اب یہ نجربہ برطانیہ کے لئے معتبر نہیں ہوگی۔ کیونکہ مراکش کی نجربہ پر عمل کرنے سے مقامی رویت کے حسابے اسلامی مہینہ کے ۲۸ دن ہوتے ہیں اور اسلامی مہینہ کبھی بھی ۲۸ دن کا ہوتا ہی نہیں وہ تو ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بارگ ہے یہ تو ہوا اسلامی مہینہ کا ۲۸ دن والا ہونا لازم آتا۔ اب زیل کے چارٹ سے مراکش کی نجربہ مطابق اسلامی مہینہ کا ۳۱ دن والا ہونا کیتے لازم آتا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو

۲۷ صبح ۲۸ بروز بده شوال کا پہلا چاند برطانیہ میں دیکھا گیا۔

۲۸ مئی ۱۹۸۶ء کو یکم شوال بمعطابی رویت برطانیہ اور یکم ذی القعڈہ بمعطابی مراکش ۲۸ جون، دونوں تاریخوں میں ایام گئے جائیں تو ۳۱ دن نہتھے ہیں (دونوں تاریخوں کے درمیان میں پورے ۳ دن گئے جائیں)

یکم ذی القعڈہ بمعطابی رویت نہ کرہ ۲۸ جون ۱۹۸۶ء اور یکم ذی الحجه بمعطابی مراکش ۲۸ جولائی ۱۹۸۷ء۔ دونوں تاریخوں میں ایام شمار کئے جائیں تو ۳۱ دن نہتھے ہیں۔ (دونوں تاریخوں کے درمیان میں پورے ۳ دن گئے جائیں)

یکم ذی الحجه ۱۴۰۶ھ بمعطابی مذکورہ رویت برطانیہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۷ء اور یکم محرم الحرام ۱۴۰۸ھ بمعطابی مراکش ۲۷ اگست ۱۹۸۸ء دونوں تاریخوں میں ایام شمار کئے جائیں تو ۳۱ دن نہتھے ہیں (دونوں تاریخوں کے درمیان میں پورے ۳ دن گئے جائیں)

مذکورہ تاریخوں کے مطابق آتے والی آنندہ تاریخوں کا حساب مذکورہ رویت کے مطابق لگایا جائے کا توبیحی حساب نکلیں گے۔ مراکش کے مطابق مذکورہ تاریخوں میں دو نوں تاریخوں کے درمیان میں اگر گئے جائیں تو ایک ماہ ۲ دن گئے جائیں۔ مراکش کا احتقال کر-

خلما صدر کلام

اگر ہم غور کریں تو مسلمان مہینوں کی تاریخوں کے تعین کے بارے میں یہ قسم کے نظریات ساختے آتے ہیں۔
 (۱) ایک نظر یہ کہ ۲۹ قمری کو چاند دیکھ کر یا زدھا کی حدودت میں ۲۰ دن پورے کر کے نیا ماہ شروع کیا جائے۔ قطع نظر اس کے کہ اس دن رصد کا ہوں کے مطابق امکان روتی ہو یا نہ ہو
 (۲) درسا نظر یہ کہ رصد کا ہوں کے مفروضہ حساب کی پیش گوئیوں پر مکمل یقین کر کے جس دن رویت کا امکان دبتا ہے ہو۔ اس دن اگر رویت کی گواہی آجائے تو اسے قبول کیا جائے۔ اور اگر اس دن ماہرین نیکیات امکان روتی ہے اس دن بدلتے ہوں اور رویت کی گواہی آئے تو اسے رد کر دیا جائے یا تو وہی صورتوں کو مد تکرار کر کر نیا ماہ شروع کیا جائے
 (۳) تیسرا نظر یہ کہ رصد کا ہوں کے مفروضہ حساب کی پیش گوئیوں پر مکمل یقین کر کے جس دن رویت کا امکان ہو اس دن سے نیا ماہ شروع کیا جائے۔ قطع نظر اس کے کہ رویت کی گواہی آئے یا نہ آئے، چاند دیکھا جائے یا نہ دیکھا جائے۔

اول نظر یہ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محل و احادیث اور صحابہ کرام حضرت ابی یعنی تائبین فتحیہ اے امت اور آج ہمکہ کے مصروفات امت ملکے عین مطابق ۔

دوسرा نظر یہ اکر رویت ہمال کے مسئلہ کو رصد کا ہوں کے حساب کے ساتھ مشروط کیا جائے یعنی جس دن رویت ہمال کی گواہی دی جائے اس دن رصد کا ہیں ہیں امکان رویت بدلتی ہوں تب تو اس گواہی کو قبول کیا جائے اور نہ اس گواہی کو رد کر دیا جائے! اس نظر یہ میں بظاہر رویت کی گواہی کو رصد کا ہوں کے پیش گوئیوں کے ساتھ مشروط کر کے اختیاطی ہے مدنظر رکھا گیا ہے کہ کوئی جھوٹ گواہی نہ دے دے، مگر اس امتنیا طے کے ساتھ اس میں اور بہت ساری خوابیاں موجود ہیں اول تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تعلیم صحابہ رضی تائبین یعنی تائبین فتحیہ اے امت اور امداد مسئلہ کے آج ہمکہ کے محوالات میں احوال کے فلاف ہے، ۱۴۰۰ مددیوں کے عرصہ میں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی توجہ دی اور نہیں اس کے ساتھ مشروط کیا۔

جدید میکنارجی کا واسطہ دے کر بتلایا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں بالغاظ دیگر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں علم نیکیات اخیر و ناشور نہیں تھا جتنا یہی زمانے میں ہے۔ اور موجودہ رصد کا ہوں کی پیش گوئیوں پر یقین نہ کرنا ہمٹ ڈھری اور جاں تو ۳۱ دن نہتھے ہیں کہ سارا مجھ نہیں ہے۔ یہکہ بات یہ نہیں ہے۔ اول تو رصد کا ہیں رویت کی یقینی شام کو بتلانے سے کامیز ہیں۔ اور اس کے لئے چندی سے ہمدرد میکنارجی بھی سرد منہ نہیں ہے۔ اور جھبجات بھی اس کے شاہد ہیں۔ جیسے کہ رائی گریوں ویچ کوہ مات کا حفاظ الفاظ میں اقرار کر رہی ہے۔ ملاظہ ہو ۱۴۰۱-۱۸۰۱ پر۔

نیز اسکے رصد کا ہیں چاند کی عین رویت کے امکان کے لئے چاند کی ملکے عزیز آنکھ کے وقت ۲۰ سے ۳۰ تک یہی مخفیت ہوئی کہ شرط لگایا کرتی ہیں مگر یہ شرط بھی شہادت عین سے رو باملیں ہو گئی ہے اور ایسی شہادتیں جس میں مزدوب آنکھ کے وقت چاند کی ملکے عزیز آنکھ سے بھل ہیت کم تھی اور اس کے دیکھنے جانے کی گواہیاں بہت سے حاصل ہیں دی گئیں۔ مثلاً مراکش، سعودی عرب، پاکستان، شکاگر (اریکی) اور برطانیہ میں بھل ایسی شہادتیں پائی گئیں۔ مراکش کے لئے ملاظہ ہو ۱۴۰۴ پر۔ اور برطانیہ کے لئے ملاظہ ہو ۱۴۰۴ پر۔ اور سعودی عرب

Almanac Office, Royal Greenwich Observatory
Gux Castle, Hailsham, East Sussex, BN27 1RP
for the
Science and Engineering Research Council

A note on the prediction of the dates of
first visibility of the new crescent Moon

It is not possible to predict accurately the dates on which the new crescent Moon will first be seen each month since there is no collection of reliable, fully documented, observations that can be used to establish the conditions that must normally be satisfied at the time of first visibility. The simplest basis for prediction is that the Moon should be more than a certain age (measured from the time of astronomical new moon) at the time of sunset at the place concerned. It is, however, better to use the true elongation (i.e. the angular separation) of the Moon from the Sun at this time, rather than the age. The new crescent is not normally visible until the Sun is below the horizon and so it is desirable to take into account the altitude of the Moon during twilight. The chances of seeing the new crescent depend slightly on the distance of the Moon from the Earth, being greatest when the Moon is closest (i.e. at perigee). The local conditions, especially the height of the observer above sea level and the character of the surrounding surface, are important; and even when the sky is free from cloud there can be considerable variations in the clarity of the atmosphere from day to day. The visual acuity of the observer is also significant. It must be realized too that there are considerable variations in the astronomical conditions with both longitude and latitude on the Earth so that even if the weather conditions were good everywhere, the dates of the first sightings would differ from place to place. Predictions can, therefore, only be valid for restricted areas.

Under ordinary conditions, the first sighting will not occur until the age of the Moon exceeds about 30 hours, but a few reliable reports are known of sightings, under very good conditions, when the age has been only 20 hours or even less. It is unlikely that the new crescent will be visible unless the elongation exceeds 10° and the altitude of the Moon exceeds 5° when the depression of the Sun is 30°. It is interesting to note, that the new moon can always be seen 30 days after the previous one and in half the cases it can be seen 29 days after, because the length of the synodic month is 29.53 days.

A different set of criteria based on observations made in the Mediterranean region are given by F. Bruun in *Vistas in Astronomy* (1980), Vol. 24, pp 325-358. (Pergamon Press). This Office will predict the date of first visibility based on these criteria for a charge (see current schedule of charges).

Since it is clear that any prediction of the date of first visibility must be uncertain, it is necessary to decide whether to prefer an early prediction that could not be substantiated by direct observation if conditions prove to be good, or a late prediction that could be vitiated by an observation on the previous day. The simple rule that this Office recommends is that the age of the Moon should be about 30 hours at the time of sunset at the place concerned which is of the latter kind, but this rule is not so reliable in middle and high latitudes.

The Science and Engineering Council does not accept any responsibility for loss or damage arising from the use of information contained in any of its reports or in any communication about its tests or investigations.

خط کشیدہ جملہ و اخراج موتاہج کہ

رصدگاہ چاند کے پارے میں کسی حقیقی تاریخ کا تعین نہیں کر سکتی۔

رہیں تیری صورت! کہ رصدگاہوں کی چیزوں کو تیوں کے مطابق ہی عمل کیا جائے تو اس پر جس عمل کرنا کسی صورت بھی روا نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں سرے سے اصول شروع کیجیے گا اور یہ کیفیت اور نیا ماہ شروع کرنا اور نہ کھاتی دینے کی صورت میں ۲۰ دن پورے کرنا، پس پشت ڈال دیا جائے گا جب کہ رصدگاہوں پر کچھی تاریخ بتلانے سے قاصر ہیں۔ جیسے کہ مذکور ہوا۔ یہ تراجموہ اسلام کا دوغا کارکے خلاف اسلام بلکہ خلاف رصدگاہوں پر کچھ کرنا ہوا۔ اس طبقے اسلام کی کون سی حدودت لدے برتری ہوگی۔

حکمری	شوال	رمضان	صفر	محرم	ذی القعڈہ	ذی الحجه	رمضان	شوال
ماہ رساہی	شوال	رمضان	صفر	محرم	ذی القعڈہ	ذی الحجه	رمضان	شوال
حکمری	شوال	رمضان	صفر	محرم	ذی القعڈہ	ذی الحجه	رمضان	شوال
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
جاذب	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳

نیز یا کتنا کے دروان کے علاقوں سے بھی اس قسم کی شہادتیں موجود ہوئی ہیں!

جب رصدگاہیں اعلان رہیت کے لئے اس (چاند) کی عکس کے لئے غروب آنے کے وقت کو سے کم ۲۰ گھنٹے کی شرط ملائے ہیں اور تجربات سے یہ شرط درج ہو چکے ہیں کہ اپر مندر کو ہر یہاں تو رصدگاہوں پر مکمل یقینی کرنا اور شرعی ثابت کرنے کے لئے مد نظر رکھ کر روزانہ تر سراسر اصول شرعاً کے خلاف ہو، تو جبکہ رصدگاہیں خوب اسیات کا اقرار کریں یہی کام کیوں سمجھا جائے کہ عکس چاند کو جعل دکھائی دینے کی گواہیاں موجود ہوں یہی فاضلہ کی تبلیغ ہے (۱۴۰)

جب رصدگاہیں خود کا صریحی اور رصدگاہوں کا موجودہ تجربہ کو ہم یقینی وقت اور دون کو پیش کوئی نہیں کر سکتے کہ نہیں

دلکھاند یقینی طور پر دکھائی دے گا۔ (ملاحظہ ہر ص ۱۴۱-۱۴۲ پر) اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پرانے یا جوں نہیں تبلیغات کا بھی ہیں فرمائے۔ (ملاحظہ ہر ص ۱۴۳ پر) قوتوں تمام دعویٰت کی بنیاد پر رہیت پہلوں کو رصدگاہوں کو گھوٹی گھوڑی کے ساتھ مشروط کرنا شرعاً کے خلاف ہونے کے ساتھ سائی رصدگاہوں کے اصول کے خلاف کرنے کے بھی مرتا ہے۔

علیٰ احمد نے مستفہ طور پر رہیت پہلوں کی پیش کوئی نہیں کے ساتھ مشروط کرنے کو رد کر دیا ہے۔ یہ تبینہ رہیت پر نہیں بلکہ رصدگاہوں کی پیش کوئی نہیں کے عکس کو علیٰ احمد نے رد کر دیا ہے۔ یہ صورت بھل تابل علیٰ احمد نے رد کر دیا ہے۔ اگر اس طبق رہیت پہلوں کو رصدگاہوں کے رہیت پہلوں کے فضلوں کو اس شرط پر دکھائی دے جائے تو بہت ہی افسوس ناک نتیجے نکلنے کا امکان ہے۔ اور سعادت اللہ حضرت علی رضا شعبانیہ کو خدا کو خاص ہے کہ رہیت پہلوں کے خود کے اور صاحبہ کرام امام کے خود کے رہیت پہلوں کے نیچے نہیں مسلط ہونے کا اعلان پیدا ہو جائے گا۔ اور یہ ادنیٰ سماں کے لئے بھل تابل قبل نہیں ہے۔

بلکہ ہبھے جب رصدگاہ سے رابطہ قائم کیا کہ بیک بیک اور بالیل کے سورہ آدمیوں نے (بسم دعویٰ یعنی ص ۲۶، مئی ۱۴۰) کی شام شوال ۱۴۳ ھجری کا چاند دیکھا جس کی عکس غروب آنے کے وقت پانچ گھنٹے تھی تو اس کے جواب میں انہوں نے بتلا یا کہ آنکھیں ایسا نیا طرز دیکھے ہی نہیں سچت ہے (ملاحظہ ہر ص ۱۴۹ پر)

اس سے اندازہ ہو گیا کہ بیک بیک کی گواہی جو پانچ علاقوں کے کرام اور ایک مفتی صاحب اور پاکرین کی سب سے بڑی مسجد مسجد توحید اسلام کے مصلیوں کے رہبری میں اگئی۔ اور مفتی صاحب اور علامی کرام نے اسے قبول کیا نہیں بالیل کے چار شاہزادیوں کی شہادت دہانی کے مصلیوں اور حربہ العمار کے ذمہ دار حضرات کے ساتھ رہیت پہلوں کی میں اور قبول کی گئی۔ وہ رصدگاہ داولوں کے ساتھ تو کوئی میثمت نہیں رکھتی۔ اب اگر اس کو ہی کہ رصدگاہ داولوں کو چھوڑا جائے اور رد کر دیا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کرند کہ رہیت پہلوں کے کچھ توحیحی اور متفق حضرات کی گواہی کا جو شرعی اصول کے مطابق تو منظہد ہوگی کی مطلب ہوگا؟ اسے کے رہیت پہلوں پر مکمل نہیں کہیا جائے۔

ٹک اکھاں جو بولوی مکتب سے تلقی رکھتے ان کی القاب / ہمہ سو ملکی ہیں ورنہ شہروں نہیں ہیں۔ یہم

ROYAL GREENWICH OBSERVATORY

Herstmonceux Castle, Hailsham, East Sussex, BN27 1RP

Telephone (0323) 833171 Telex 87451 Telefax (0323) 833667

Your reference:

Mr M H Sufi
64 Blackburn Street
Blackburn
Lancs
BB1 7LU

Our reference:

C61S

Date:

28 July 1987

Dear Mr Sufi

Thank you for your letter of June 29.
The times between successive moonrises and moonsets is about 25^h, i.e. one day and one hour apart and therefore whenever there is a moonrise or moonset within an hour before midnight the next moonrise or moonset will not occur on the next day but on the following day within an hour after midnight.

It is not possible to see the crescent moon at less than about 15 hours from new. The eyes are not reliable instruments for making such observations.

The new moon in April was first observed with the naked eye on April 28 in Washington when it was about 22 hours old. The observations will be reported in the proceedings of the Lunar Calendar Conference, International Institute of Islamic Thought, 6-7 January 1987 and hopefully the more important conclusions will eventually be reported in Sky and Telescope.

Yours sincerely

B D Yallow

B D Yallow

مذکورہ بالخط میں :-

رصدگاہ والی بتلاتے ہیں کہ ۱۵ گھنٹے سے کم عصر کا چاند دیکھا جانا ممکن نہیں ہے۔ آنکھیں ایسا چاند دیکھو نہیں سکتیں۔

(کیا ہم اس کا اعتبار کریں یا سول آدمیوں کی شہادت کا اعتبار کریں؟)
لبقیناً ہم شرعی اصول کو مد نظر رکھ کر ان سول آدمیوں کی شہادت کو ہی منفرد رکھیں گے۔

چاند ہر روز کتنی تاخیر سے طلوع ہوتا ہے؟

چاند ہر روز ۱۵ گھنٹے دیر سے طلوع ہوتا ہے یہ بات نہیں ہے: — بلکہ چاند کا ہر روز کا طلوع کبھی تو ۱۵ گھنٹے سے کم (یعنی یا اس سے زیادہ) دیر ہے، ہوتا ہے، ملاحظہ ہے۔

تلکیات جدیدہ کے مصنف حضرت مولانا محمد علی صاحب مظلوم فرازیتے ہیں کہ: —
”چاند کے نصف النیار گذرنے کا وقت ہر روز ۱۵ گھنٹے پہلے ہوتا ہے یعنی اگر آج چاند ۹ بجے نصف النیار ہے تو کل ۰۹.۰۹ بجے کر ۱۵ گھنٹے پر نصف النیار پہنچا گرے اس کے طلوع و غروب کا روزانہ فرق ۱۵ گھنٹے سے کم و زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے کہ مدار قرآنی و ترجیحات اتفاق ہے اگر قرآنی مدار کی سمیت اپنی پر غروداً ہوتی تو قدر ہر روز باقاعدہ ۱۵ گھنٹے کی تاخیر سے طلوع ہوتا۔“

(۱۳۲ فلکیات جدیدہ) ذکرہ و رفاقت سے معلوم ہو گیا کہ چاند ہر روز اہم گھنٹے تاخیر سے طلوع ہوتا ہے وہ غلط بات ہے۔ نیز فیلیں میں دیے گئے چاند کے ہر روز کے طلوع و غروب کے چارٹ سے بھی معلوم ہو گا کہ چاند ہمیشہ ہر روز ۱۵ گھنٹے تاخیر سے ہی طلوع ہوتا ہے وہ غلط بات ہے۔ ملاحظہ ہر صرف

نتیجہ یہ ہے کہ چاند کے ثبوت میں شرطیت مطہرہ نے جو اصول تابع کیا ہے ”یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرد کا عمل اور اسی سے مجموعات صحابہؓ نقیحتے امت و علمائے امت کے امور کو چاند دیکھو اور نہ دیکھاون دینے کی صورت میں ۲۳ دن پر سے کوئی نیا ماہ شروع کرو گے تو ہی ملکہ اس کو برداشت کے متادف پہنچا دیجئے جو ہے کہ ۲۷ لکھ رصدگاہ یورن کے حلقات کے مقابلہ میں شرعی اصول ہی برداشت کر سکے۔

ایک تازہ جتناں تسلی کی جاتی ہے کہ ۲۴ ستمبر ۸۷ء کی شام کی غروب آفتاب کے وقت جب کہ سعودیہ کے مطابق اس وقت صفر کا صفر کا چوتھا چاند اور مراکش کے مطابق صفر کا دوسرا چوتھا شروع ہونے والا ہوا اور چاند کی عمر کے وقت ۸۸ گھنٹے پر بگئی تھی اور چاند کا غروب پہنچنے کے بعد تھا اور آسمان کا مغزی افق بالکل صاف تھا۔ اس کے باوجود چاند نظر نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند کیں تو اس کی عمر کے ادل گھنٹوں میں اور غروب آفتاب کے بعد چاند کے غروب میں محرکی و تغیرہ ہوتے کہ باوجود دیکھائی دیتا اور کبھی تو وہ اتنی عمر کے ہوتے اور غروب آفتاب کے بعد اتنے وقت تک افق پر موجود ہوتے کے باوجود دیکھائی نہیں دیتا۔ یہ تجربہ ہمارا خود کا ہے۔

اس سے مسلم ہر کوک سعودی عرب تو کیا بڑائیں میں بھی آسمان کے صاف و شفاف ہوتے اور آتنی بڑی عرب یونیورسٹی کے باوجود بھی اس کا نہ دیکھا دیتا۔ یہ ممکن ہے۔ اس قسم کے سعودیہ پر اسلام لٹانا کے وظائف پر چاند کے اعلان کے بعد دوسرے اور تیسرا روز بھی چاند نظر نہیں کیا یہ سراسر غلط ہے۔ ایسی شایدی تو خود ہمارے بھیاں بھی ملتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Mr M H Sufi
64 Blackburn Street
Blackburn Lancs
BB1 7LU

Your reference:

Our reference:

C61S

Date:

1985 July 1

Dear Mr Sufi

Thank you for your letter of 24 June.

The answers to your questions are as follows:

1) The enclosed information sheet explains why it is so difficult to predict when the new crescent Moon will be visible. The date of new Moon given in newspapers is the date when the Sun and the Moon have the same apparent longitude from the Earth - this is the definition of new Moon. Under ordinary conditions the first sighting will not occur until the age of the Moon exceeds about 30 hours, but this is not a strict rule.

2) We do not collect reports of sightings of the new Moon, so I can only say when it may have been possible to see it. According to the criteria we use, May 21 and June 19 were the first possibilities, and then only if conditions were good.

3) Regarding the time of 'true dawn', I enclose an extract from a letter we have recently received from the Miylisul Ulama of South Africa asking the same question, on behalf of the Muslims of Bolton. I also enclose a copy of our reply. You will see from this that there is no precise definition of 'true dawn' and hence we cannot compute it as such.

I hope the above notes are of some help to you.

Yours sincerely

G A Gibbs.

G A Gibbs (Mrs)
Public Information Assistant

Enc.

خط کشیدہ جملوں سے واضح ہوتا ہے کہ
رصدگاہ چاند کے دیکھے جانے کے پارے میں کسی حصی تاریخ کا تینیں نہیں کرسکتی۔

رصدگاہ کے مطابق چاند کے طلوع میں تفاوت ذیل کے چارٹ سے ملاحظہ ہو

1987 Moon Rise and Set times for Blackburn

Longitude W002 29 Latitude N53 45

January		February		March		April		May		June	
Rise h m	Set h m										
1 10 18	17 23	2 09 25	21 01	0 07 45	19 55	0 10 28	04 21	10 28	04 21	11 13	03 33
1 10 42	19 02	2 09 35	22 25	0 07 50	21 19	0 10 45	05 45	11 41	04 52	11 14	02 18
1 10 58	20 36	2 09 43	23 46	0 07 55	22 43	0 10 56	06 06	12 58	05 13	11 23	02 52
1 11 10	22 05	2 09 52	00 07	0 08 02	09 49	0 11 03	06 30	10 39	02 36	12 13	02 11
1 11 19	23 26	2 10 04	01 07	0 08 22	00 05	0 11 17	03 37	11 34	03 45	11 23	01 52
6 11 28	** **	2 10 18	02 26	0 08 40	01 26	1 16 56	05 47	11 34	03 45	11 47	02 18
6 11 36	00 46	2 10 39	03 44	0 08 47	02 43	1 17 40	05 55	12 58	05 13	11 09	02 36
6 11 45	02 23	2 11 10	04 57	0 09 45	03 51	1 18 51	06 02	10 51	04 03	11 08	02 47
6 11 53	03 23	2 11 53	05 59	0 10 39	04 44	1 19 18	06 12	11 12	04 11	20 45	03 04
10 12 15	04 41	2 12 52	06 47	0 10 45	05 23	1 19 37	05 38	11 38	04 19	11 16	02 18
11 12 38	05 57	1 14 03	07 21	1 13 02	05 49	1 18 38	04 19	22 16	03 31	22 28	04 15
11 12 46	06 04	1 14 20	07 44	1 14 20	06 07	1 18 40	05 55	21 45	04 44	22 29	03 24
11 12 54	07 04	1 16 08	08 00	1 15 40	06 20	1 19 40	06 03	22 51	04 03	22 05	00 15
11 12 59	08 17	1 19 18	08 31	1 16 59	06 38	2 21 08	06 12	00 48	03 38	00 44	00 33
16 17 34	09 37	2 20 34	08 37	2 19 39	06 46	2 22 40	06 23	18 38	04 19	01 02	10 09
16 18 23	09 53	2 21 07	10 03	2 21 03	06 54	2 23 41	07 04	00 14	07 49	01 24	13 40
16 19 21	10 12	2 21 27	10 26	2 23 48	07 55	2 24 55	08 43	01 43	07 43	01 24	13 05
20 22 45	10 26	2 22 00	09 09	2 22 59	08 34	2 33 44	10 05	03 44	10 05	01 33	14 27
21 00 05	10 28	2 22 15	09 29	3 01 32	08 02	3 04 15	11 37	03 07	13 54	01 50	17 09
23 01 30	10 48	2 22 59	10 24	3 04 20	08 40	3 04 48	13 10	00 30	13 57	02 28	18 30
24 03 00	11 04	2 23 03	12 10	3 04 42	14 40	3 05 06	16 06	00 42	18 02	02 18	21 02
25 04 33	11 29	2 23 41	13 43	3 05 09	12 53	3 05 06	17 30	00 39	19 21	03 12	22 04
26 06 04	12 09	3 07 04	15 21	3 05 27	14 28	3 05 55	22 34	05 15	18 53	03 59	22 50
27 07 19	13 13	3 07 20	16 28	3 05 57	19 29	3 05 57	22 34	05 24	20 16	03 00	23 43
28 08 10	14 41	3 07 32	16 28	3 06 57	19 36	3 06 57	21 39	05 24	21 39	06 11	23 58
29 08 41	16 26	3 09 01	17 59	3 07 05	21 44	3 06 55	21 31	05 05	22 00	06 45	23 58
31 09 15	19 33	3 07 15	22 39	3 07 15	22 39	3 07 10	00 51	07 10	00 51	07 10	00 51

July		August		September		October		November		December	
Rise h m	Set h m	Rise h m	Set h m	Rise h m	Set h m	Rise h m	Set h m	Rise h m	Set h m	Rise h m	Set h m
1 09 59	00 10	12 53	22 59	1 16 24	22 28	1 17 33	23 54	1 15 19	02 46	1 13 54	03 22
1 12 30	00 36	14 45	23 10	1 18 32	06 22	1 17 49	01 30	1 15 36	05 13	1 14 20	04 46
1 13 48	00 34	15 45	23 27	1 18 06	00 44	1 18 10	04 39	1 15 46	05 39	1 14 41	07 37
1 15 09	00 42	18 42	08 26	1 19 29	02 20	1 19 13	10 07	1 15 59	07 06	1 15 12	08 56
6 16 37	00 52	19 51	00 37	1 19 43	04 00	1 19 19	06 09	1 16 15	08 34	1 15 58	10 03
7 19 43	01 09	20 37	01 45	2 00 37	05 37	1 19 39	07 38	1 16 40	09 58	1 16 58	11 26
8 21 06	02 01	21 24	04 28	2 02 00	07 41	1 18 53	10 35	1 17 07	12 15	1 18 20	12 50
10 22 05	02 57	21 37	06 39	2 02 22	10 39	2 02 22	12 01	1 19 13	12 59	2 02 43	12 06
11 22 42	04 19	21 47	08 15	2 03 33	11 37	1 19 41	13 23	2 01 27	13 28	2 1 59	12 17
12 23 20	05 58	22 05	09 45	2 04 29	14 04	2 02 23	14 32	2 1 44	13 47	2 1 52	12 26
14 23 31	09 15	22 25	12 30	2 04 25	14 23	2 02 20	15 25	2 1 30	14 01	2 0 58	13 34
15 23 40	10 46	22 28	14 03	2 04 32	15 43	2 02 35	16 02	2 0 58	14 11	2 0 52	12 41
16 23 49	12 32	22 46	15 26	2 04 35	17 30	2 03 03	16 42	0 1 31	14 26	2 1 59	12 17
17 23 58	13 35	23 50	17 54	2 04 47	18 00	2 03 03	16 54	0 2 47	14 34	2 1 52	13 10
18 00 09	16 19	23 50	18 49	2 04 54	18 35	2 03 17	17 03	0 3 57	14 42	2 0 55	13 29
20 00 03	17 39	00 42	19 29	2 03 21	18 46	2 03 36	17 11	0 3 57	14 58	0 2 57	13 58
21 00 43	18 55	01 48	19 56	2 04 38	18 54	2 04 36	17 18	0 4 57	15 06	0 3 42	12 49
22 01 12	20 00	03 02	20 14	2 05 54	19 02	2 05 29	18 35	0 5 57	15 30	0 4 42	12 26
23 01 54	21 26	04 20	20 27	2 07 11	19 09	2 05 32	18 46	0 6 57	16 07	0 5 55	13 10
24 02 51	21 26	05 37	20 37	2 08 29	19 25	2 05 36	18 54	0 7 57	16 24	0 6 52	12 50
25 03 00	21 50	05 43	20 45	2 09 50	19 26	2 06 55	17 30	0 8 41	17 57	0 7 55	13 18
26 05 15	22 06	08 08	20 52	1 11 15	19 39	1 12 43	19 53	1 13 02	21 32	1 11 44	23 45
27 06 07	22 18	09 24	20 59	1 12 43	19 53	1 13 25	19 56	1 11 53	21 04	1 11 53	22 45
28 07 49	22 37	10 42	21 07	1 14 11	21 18	1 14 19	20 48	1 12 04	20 48	1 12 04	22 02
30 10 19	22 42	13 28	21 32	1 16 29	22 25	1 14 56	20 47	1 14 41	19 57	1 14 41	22 05
31 11 34	22 50	14 57	21 53	1 15 09	** **	1 15 09	22 58	1 12 20	03 59	1 12 45	05 23

** ** indicates that the phenomenon does not occur

NOTE: These times are in GMT, except between 0100 on Mar-29 and 0100 on Oct.25, when the times are in BST. (1 hour in advance of GMT)

Copyright is reserved on this material, and the following acknowledgement should be given in any publication in which it is reproduced: "... reproduced, with permission, from data supplied by the Science and Engineering Research Council."

Computed on 2-FEB-87

اس طویل مسیدی از ذکر کے بعد ناظرین کرام ملزم داکٹر عبدالقدوس جاہی
تمدنی کا صلی عزمن نام حکم فراہیں۔ — محمد فخر رضا خان
بسم اللہ الرحمن الرحيم والصلوة والسلام علی الرسول اللہ

ملکت سعودی عرب میں روشن بلال کا نصب اعلان پڑھ سے چاند
مکہنے والی کی شہادت کی جاتا ہے اور شناختی صرف آن لوگوں کی تسلیم
کی جاتی ہے جن کے نقہ اور سترہ موجود ہے کا یقیناً اس کے
لئے مجبوبی کی شہادت ایسے معتبر ہے اسی وجہ پر ایسا ذات فاطمی کو مسلم ہو
جاتی ہے تو خادم کے نقہ مونس کو مدینہ کرتا ہے اس کو مُزگی مکتے اینہ پڑھے
وہاں مراٹن میں گواہ کے ساتھ مزگی قبیلی میش ہو اکتا ہے۔

جس کا سب جانتے ہیں مذکورہ میں گواہ ایسا دو آدمیوں کی قبول کی جاتی ہے۔
دیہودی عرب میں داکٹر ابوبال کے ساتھ دوسری بھی ہوتے ہیں۔ چاند کے سلسلہ میں
ایک حصہ میں اہل مطہن، عیراد و حج کے میتوں کے چاندیں عینیتی و پڑھی کاری قاب معمول
14

سے زادہ سنتی کے حافظہ پر تابع ہے، حام طور پر دو گواہ نہیں بلکہ ایک جماعت اک قافی
کے ساتھ گواہی دیتی ہے۔ ان میں ثقہ اور سترہ لوگوں کے بیانات تسلیم ہوتے ہیں،
لڑانے سے جرح بھی کی جاتی ہے، پھر ان کی شہادت کو تا من العصاۃ کے ساتھ
پیش کیا جاتا ہے، اُس کی تصدیق کے بعد معاشرہ ول الامر (بادخان) کے ساتھ پیش
روتائی، بار شاد وقت کی توثیق کے بعد اس کا اعلان پر تابع ہے۔ سی اربعہ ہے کہ ان
میتوں کے چاند کا اعلان تسلیم عرب کے بعد کہیں بھی ہو، میتوں کی توثیق کی تا پیر
سے خبر کی ہے کہ دو گواہ نہیں بلکہ ایک اور دو گواہ نہیں جو ہی

لیکن سرکاری جنریزی نہ تقویم اُل الفتنی (یعنی اصحاب کی درشنی میں چار کی جاتی
ہے اور ملائی فکیرات کی ایک تعدادی ہے جو ہر سال اس کو تیار کرنی ہے۔ نہ جو دہ
عام تکیات جس کی سرکردگی میں یہ کام پڑتا ہے اس کا امام اولاد اذ جبار الرحمی اور ایس
لکھتی ہے تمام سرکاری اور فرسی اور قیمتی اداروں میں اسی جنریزی کی بنا بر علی در آمد

ہوتا ہے۔ داشرہ کے کہاں مرن اسلامی اوقریخ اوارج پر عمل ہوتا ہے لیکن اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ داشرہ دوست بلال سے جو اربعہ میتوں ہوتی ہے اس سے یہ جنریزی بچ
حباب کی بناد پر تیار ہوئی ہے ذو رؤس میں اشتلاف ہوتا ہے، اسی لیے گماہاتا ہے

کہ اسی تقویم کے نیان سے یہ تاریخ ہے اور دو گواہ کے انتبار سے یہ تاریخ ہے۔
— میرات کسی نظر و گذین یا انداد کی بیان و پیشی بکریہ بھاریں کے عین مذاہدہ
اور بلا و استطاعہ مدد اسات کی بیان و پرووف کردا ہوں اس بات کا اسکان عقليٰ تو
پرست ہے کہ دو گواہ کی شہادت و پیشہ دانے اور ان کا توزی کرنے والے بریکے انب
جھوڑ رفاقت ہی گئے ہوں اور اسی زمانے میں اس کا تاریخی کیا تھا مغلی پریل۔ لیکن یہ
ایسے مخلاف و اندھے ہے کہ بلال کی تاریخی مذہبی طبقہ پریل ہے اسکن یہ
مار۔ — تاریخ سترہ، وتر کے مذہبی صفات اور ذی اکجگ کی دو گواہ کا اخبار کی پڑھنے

کپر نظر کا جہاں کم تھا ہے وہ ایکی پوری طرح سعودی عرب میں راجح نہیں
ہوتا ہے۔ عنوان سالی سے سعودی اپر لائی میں اس کا رواج ہوا ہے، بعض کشیوں میں

۱۷

مدد و نیزہ سپیوں میں اس سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور اب بھی دزادوں نے بیل شروع
کیا ہے، چنانکی دو گواہ کے لیے پر معلومات کپر نظر میں تحریک ۲۲۶۵
بیکی، اللہ کا الحمد درود و بکر کوئی سرانگ نہیں مل سکتا۔ (انیاض) میں کی بخشنامہ
یہ لیجئے وہ میں نے نہیں دیکھی۔ مگاہ بے کو یا کیک افڑا، ایسا راکے پر گی کہ اس کی بجائے
یکھاں کوئی طلب نہ کا کہ ایسا بڑا گیا اور پورا پہنچے، اور گیا وہ سال کے بھنپے دکھارہ
سے ٹباہت ہوتا ہے، یہ سب فرمی بات ہے۔ صورت حال سے اس کا کوئی تحقیق
نہیں ہے۔

الفتحون کے شہادت مادہ جزری سائنس میں جو صفحون میاں الدین لاہوری صاحب
کا شایعہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۳۹۵ھ اور ۱۹۷۴ء کے ذی الحجه کے
مہتمم قرآن علی علی و قریبے پبلے دیکھ لیے گئے، اگر ایسا ہے تو اسی سے یہ بات ٹباہت ہوتی
ہے کہ قرآن علی علی و قریبے کی بنیاد کا مفروضہ غلط ہے۔

۱۸ میں اسی ایک بات اور وہ شاخت طلب ہے کہ کوئی میں چاند کاں اور کے
دیکھا ہا۔ اسے دیکھ وہ ہماڑیوں سے گرفتاری ہوئی ایک دادی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ
لذت قرآن علی میں گرفتاری کی وجہ پر رہتے تو گی جاندے گئے کی کو شفعت
کی کرئے تھے اور کوئی نہ بان ایک سجدہ بنا دی تھی جس کا نام سجدہ الہلی پڑا گی تھا۔
تھا تھدی علی اس کو سجدہ بلال کیتھی تھی۔ اس پر ہماڑی کے علاوه، ہر کوئی جو جو شدی کی
کے اڑا پر جو کپوئی سیر دور ہے، اس کے سابل سے بھی چاند دیکھے جاتے ہیں۔ خمال کو
میں بھک و بجان بکس ایک ہی اتفاق ہے اس سے بھی چاند دیکھنے کی اطلاع آیا
گرفتاری، وہ بے درجے سودی اُل زب میں پر شریش بیان و دیکھنے کی پھنس نہیں، اور تو گی
کو شفعت بھی کرئے ہیں۔ خاص طور پر رمضان اور عید کے چاند دیکھنے کی کوشش کرئے
والوں کوئی نہیں تھے تو بذکر کیا ہے تاکہ وہ دوسروں کو دکھا کر اپنی سبقت کو تا منی سے جائیں۔
عنانے ایکھی صاحب کے دو مقابلات نہیں بیٹھے جس میں انہوں نے پورپا کے
ماہرین تکمیلات کی ایسا ایسا کر کے ٹباہت کیا ہے کہ میلاد بلال (BIRTH OF MOHAMMED)

۱۸

کے وقت کا تین چوکت ہے گرگسی ذریعیتے اس کے پر زد (APPEARANCE) کا وقت
جیکہ وہ چشم مجدد (NAKHDYE) نے نظر کے تینیں نہیں کی جا سکت۔

ووکی پیڈری مونو ٹھیں ہے اس لیے اس پر اسے ذی نہیں گز کرتا۔ البتہ برطانیہ
بے جو برابل عالمی تقویم "النارک" کے نام سے شائع ہوتی ہے اس میں تو رافت، پر
چاند کی پیدا و میں اور اس کے ظاہر ہونے کا وقت دیا جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ جو جو دو
تجھیقات جن کا ذکر ہے، ہر کی صاحب تھے فرمایا ہے وہ اس جنریزی کی مدد اسے
کس ذریک متفق ہیں۔

بہر حال پر مزروع صفت این جگہ تقطیع ہیں ہے کہ سودای عرب میں اب بیکھی بھی نہ کا اعلان حساب داد داد کی روشنی میں شنی دکھڑا اغیر شنی ذریعہ سے کیا گیا ہے ان کی اور سبب سے فعلی بورہ ہی نواس کا اعلان نقل بر نکت ہے، لاؤٹی کی عتلی خاصہ۔

۱۵ *ذکر مولانا عبد اللہ عباس ندوی نے اپنے ناتھ تکب مرور رکم رمضان*

طایران ارجون سنتھ ریوم دشنه ایں (جس کا اور فوٹ میں ذکر کیا گیا ہے) تحریر زنا ہے۔

ماچی روحان کو بیان دکھل کر میں (پلی رمضان ہے۔) قویم دسر کارنی چتری) میں آئے ہم رخان ہے، لیکن کل چاندن فرازی اگدہ گواہوں کے طور پر علوں کے گز نے کے بندوات کے ایک بیچ تو پیشہ فنا شروع پڑیں اور شیلیہ ہیں پا اعلان پر اہمیت میں اچھے رہا۔ میری مرقق صرف یہ ہے، ہوا ہے، اس کا تاریخی خدمت حال میں بھی رہا ہے، میری مرقق صرف یہ ہے کہ مکرم ربانیوں کے روزے اور حج کو کشتہ قرار دینے والی بات کی روزی ہے، ہر چالئے اور بندگان خدا کو اسی پارے پر اپنی طیران حاصل ہو۔

ع دافع تراشے جوہ سے شائی پہنے والے و دفعہ نامہ المدینہ کی پہلی اور مدعاہ رمضان کی اخلاقیں گے ہیں۔ ان کے ترجمے ذیل میں اور حج ہیں۔

بندہ بکل خام رمضان کا چاندن فراز آجائے کی وجہ سے آج ہفتہ کو دن سے بہ بابک شروع ہو گیا اس بارے میں جاری ہوئے والے فران خاہی کا تنہ دفعہ ذیل ہے۔

حدرات غالیہ (لبس تنا، اعلان) کے نزدیک سمجھی منی خاہ بول کی خدمت کی بنای پر شرعی طور پر رمضان مبارک سنتھ کے آغاز کا آج بفتہ کی رات دار حج سنتھ سے ثبوت پڑ گیا ہے۔ امداد کل نفتہ کا دن رمضان مبارک کا پڑا وہ پر گاہی۔ و دفعہ نامہ المدینہ جوہ کی رمضان سنتھ اہل حج سنتھ، اسی اخبارہ المدینہ کی الحمدلہ کی اشاعت میں ایک نوٹ لکھا گیا ہے جس کا ترجمہ

رمضان کے آغاز کے اعلان ہی تا خیر اور کے چھڈ پسخ
ہر سال ہنال رمضان کی روزت کے اعلان میں تا خیر کے چھڈ پسخ
آئے یاد ہے کہ تا خیر کی وجہ سے ناگزیر ہوتا ہے۔ بسکے نہ وجہ دکار دیا
ہیں جو ثبوت روزت کے کیہے ترمذی ہوتا ہیں۔ شلا شرعی ممالک کے سامنے

دہشت کی شہادت کا کام اپر اس شہادت کے سلسلہ میں شرعاً تابع اسپاہ
۔۔۔ پہنچنے کا اطیان۔ ان دو اول علوں کے بعد تیرام علیہ برتا ہے کہ وہ
مالت ہیں کہ کہا شہادت سختی ہے، وہ روزت ہاک کے غرضی اصلی
وہ را لدھوں کو اس کی اطلاع پہنچانی تے، ظہاہر ہے کہ ان سب کا رد و ریوں
یہ وقت نگہدی جاتا ہے، اور جب کبھی روزت کے اعلان میں دیر پڑتی ہے

کوئی نہ کوئی دچکپ داتھ مزروہ پڑیں آتا ہے۔
وہ مزروہ کے بڑی علی کے باخدوں کو یاد ہو گا کہ ایک مرتبہ رمضان کے آغاز
کی پہنچر قبضے کے گوئے کے ذمیں اس وقت میں تھی جبکہ آدھا دن کو زخمیا اور
وہ دوپہر کا گھان اکھائے کی تیاری کر رہے تھے۔

اسی طرح کا ایک بیلہ ہمارے اخبار کے ایک کارکن کے ساتھ بیش آپا
وہ کل رات دوں بیچ تک روزت کی اطلاع کے انتشار کے بعد سوچ گئے اور صبح
سول کے طباں آغاز پر کے بدناشت کر کے پاہنچنے، اپنا تاریخ دکھا دیا۔ اس سے
انہیں کوئی مشہد ہوا، اتنے میں ایک دوست نے ان کو رسانان کے آغاز کی پہلی پہلی
دی تب ان کا شبہ پیش ہے پڑا۔
وہ نامہ المدینہ جوہ ۲ رمضان المبارک سنتھ اہل حج سنتھ

اسی موضوع سے متعلق کچھ مزید ہے۔

راقم سطور نے اسی رمضان مبارک میں شیخ الحدیث حضرت برلان محمد زکی ایضاً اہل
مرقدہ کی ایک بیتی کی تکفیل کا کام کی۔ جس کا معلوم ہے حضرت کا قیام زندگی کے
آخری دس سالوں میں جاذب مقدس از پاد د تبدیل ہوئے مزروہ میں رہا۔ ایک بیتی میں کہی جسکے
رمضان یا عید یا حج کے چاند کے بارے میں حضرت شیخ کے میانات کے کبھی یہی معلوم ہوتا
ہے کہ وہاں تاریخ کا فیصلہ اور اعلان کسی حساب کی بنیاد پر نہیں بلکہ روزت ہلال کی
شہادت ہی تک میاند کیا جاتا ہے۔

رمضان مبارک رفعت ہر چند روزت اول، یا حضرت شیخ کا قیام کہ کمرہ، ہا اور ثبوت
آخری دینے مزروہ آخری عشرہ کا احکام بھی سجد نبوی میں فرمایا۔۔۔ ایک بیتی میں
میں حضرت نے کھوایا ہے۔۔۔ وہ کہا چاند ہر امام میانک نہ کے

ہمدة امنی صاحب نے بھرا لی ہوئی آغاز میں اعلان کیا کہ شہادت شریعہ سے
مددت ثابت ہو گئی اور رمضان ختم ہو گی۔
اپنے بیتی میں مدد ۲۹۳

اُن کو رہائی کا سچارہ دینا اس طور پر کروز اُن بنی آلات کی نہادت کے
بیشتر ہم یہ کی جائے تھے تو شے ہے — دفعہ لے اپنے بیان میں ان حسابات
لکھ رہے ہیں چنانکہ پیدائش بونے ایز بونے کا فیصلہ کرنے والوں کے دریان اکشی
وائٹ ہوتے وائے اختلاف رائے کی طرف ہی اخراج کیا ہے جس کی وجہ سے ان ہمیشی
وہ سائل پر دھنگا دیں گی جامگنا۔

اُنگریز کی قیمتی ایڈیشنیتی تجسس عہد اُن باز کے مذکورہ بالابیان پر تھوڑے کرتے ہوئے مزید کہا
کہ شیخ کو اُن بیان سے یہ بات اوری طرح واضح ہو گئی ہے کہ ملکت سودیہ میں لذت برداری کی طرح اس
سال بھی رہائیت کا ثبوت شرعی طور پر ہی پڑا ہے۔

بہر حال اندھہ بلاد اقامتی نہادوں اور اُن باز کے اس وائسیان کے بعد من حساب پر اعتماد کرنے
وہ سا پہنچ کر جو وی عرب میں رہوت ہوں اس اعلیٰ ترا فرضیتی ہوؤں پر ہوتا ہے اُس احتیاط کا نتیجہ
ہے جو ہمارے دین کی دینیتیات میں ہے۔ خوشایک ایسے سلامی جو بے دینی پر کے سلاسل میں اپنے
جگہ بارے میں خلک بھی پیدا پوچھائے —

اسنہ صفحات میں سعودی عرب کے علماء کی تحریرات ملک اخطہ فرمائیں۔

جن میں سعودی علماء نے محکمہ موسمیات کی بھتی کے ساتھ تردید کی ہے اور سعودی
میں روستے بھری پر یہ علی ہو ہے — اور سعودی علماء نے محکمہ
موسمیات پر عمل کرنے کو احادیث کی روشنی میں رد فرمایا ہے۔

ناہلہہ الفتن کو کہہ دیں ۲۹۳۷ء کے مدینہ نورہ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ
لے فرمایا ہے۔

درخواست میں چونکہ دون کافی خوب دیر میں بہ اعتماد اس لیے ہمیشہ میں
قرآن خربت شروع نہیں ہوا تھا وہ مری تاریخ سے شروع ہوا تھا۔

وہی آپ میتی ۱۴۲۶ء کے حج کا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

حضرت ابوجوہیلہ ویزنہ فخر پر اعلان ہوا کہ تاریخ پہلی گئی اور اب ع
بخاری، ہجر نبیر کے وارثہ نبیر ہو گا۔ (آپ میتی ۱۴۲۶ء)

ظاہر ہے کہ تاریخ کی اس تبدیلی کی وجہ سی جو سنتی ہے کہ بعد میں ایک دن
چند نہادت کی نہادت فرما ہم ہو گئی — اُنکی کمپری یا کسی بھی حساب سے نہیں
کہ فضل کیا جاتا تواریخ کی تبدیلی کا اور اسی طرح دیرے سے ثبوت فرما ہم ہوئے کا
کہیا امکان ہی کہ ہو ہوتا۔

حضرت شیخ کی آپ میتی میں اُن کے ملادہ بھی اسی طرح کی مدد و معاشر ہیں۔
بس سر حال اُن چیزوں کے سامنے آجائے کے بعد اس میں شہبی کی گنجائش
نہیں ہے، تی کہ نہدوی عرب میں واقعی قریۃ تاریخ کا فصلہ اور اعلان دوست ہاں کی
خادوت، ہی کی نیاد پوکیا جاتا ہے جو صحیح شرعی طریقہ ہے۔ واللہ یقول الحق وہ
یہودی انجیل،

بعد کا اضافہ مونا نا عدو اش بیان نہدوی کے چیزیں کہیں گے تھا کہ اس میں ہو چکی تھی کہ
دھران کے نہ راشے بلکہ مدارک اور دل نہوئے۔ جن میں سے ایک اسال ۹ ہر مردھان کو

۲۲

شوال کا چاند نظر نہ آئے لی تھا اپر تیوپی روزہ کا اعلان ہے۔ اس خبر کا تجزیہ ذیل ہے۔

ظائف۔ عکس تھا اعلیٰ سے سر برائے شمع صاحب الحجداں نے اخبار المدینہ کو بیان
دیتے ہوئے کہ اتواد کا دن دھران کا آخری دیسیاں، دن بہگا اور بعد الفطر
کل وہ خبر کہ ہو گا۔ انھوں نے کہ کلکس کے مانع قول کے جاندی ہوئیں کہ تو کی

شادوت نہیں اُنہیں لیے اتواد کا دن تجوہ روزہ کا جائے گا کیونکہ روزت د
ہوئے کی صورت میں میں دن پر سے ہوئے کے بعد ہی مہینہ کو فشم قردا یا جانشکا ہے۔

وہ سر ارشاد اخبار المدینہ (۱۴۲۰ء) میں کہ عزان ہے۔ جن کا عزان ہے
وہیستہ ہی بیوی بیوی کی نیاد ہے۔ اخبار المدینہ کے قاضیوں ایڈیٹر نے

اپنے اس ادارتی کا لمبی میں سعودی عرب بلکہ اورے عالم اسلام کی مدد و معاشر بیوی
جیوں الموعین باز کے ایک بیان کا ذکر کیا ہے جس میں بیوی فاضل ایڈیٹر بیوی نے داعی
اور دو لاک امندازے یہ بات کہی ہے کہ۔

«فطی طور پر چاند نظر نہ پہنچی کیلی بھروسہ کیجا سکتے ہے۔ اگرچہ صدگا ہوں داد
اوہ دوسرے آلات سے مدد لینے کی مانع نہیں ہے بلکن ان جیزوں پر اعتماد اور

ال موضوع من عبد العزizin عبد الله بن بازالي حضرت لاجلِّ الْكَرْمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةَ اللَّهِ مَرْكَانَهِ وَبَعْدَ .

ثانياً - أفاد عزي صاحب الفتوى أن السعودية تقدم جرائم لمن يشهد بالروبة المطابقة للنتائج الرسمية . وهذا نبي ياطل لا أساس له من الصحة بل هم من الذين كذبوا الذين في قلوبهم غل على الحكومة السعودية . أو من جملة يمهد قبيل كل ثماق . والاعتراض في اثبات دخول الشهري المسلط هو على نسبت الروبة لطريق العد الذي أشار إليه صاحب الفتوى فإن التفويض المذكور معتمد على حسابات طلبة لخطبائهم الرسمية المتعلقة بالدولة ونذر حصول مخالفته للروبة في نان الاعتبار بالروبة لا به والاعتراض على ذلك كغيره مشهورة لا تخفي .

وأن ما تكتمل به الشفاعة للثمين محمد بن حميد فهو معلم والمسألة خلانية معروفة . وظاهر الأحاديث
النبيّة يقتضي تعميم الرأي به . وهو قوله تعالى جمیع کیر من اهل العلم ونبله ابن الصنف رعن الجهم
بلا خیاب نیوجال .

اما اعتماد الحساب في اثبات الاهلة فهو تزوير باطل مخالف للامانة الصحيحة ولا جماع اهل الملة من سلف هذه الامة .

رسال للعلمانيين اين ما كانوا لا اصحاب الحق وان ينحهم الفتن نى دينه وان ينزل عليهم حياره
انه سبب تربت وسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ممدوه

فِحْشَةٌ تُرْجِعُ

حضرت صحیح علیہ العزیز بر بن یازن نے زیارت کر جو تم کو سودی حکومت کے متعلق یہ نہدبات پڑھ کر ہے کہ سودی حکومت رسی جنتری کے صفاتیں لوگوں کی بھی ہیش کرنے والے کو خانام دستی ہے کہ یا باکل من میراث بے بنیاد حکومت و اسلامہ کے اہدے ان لوگوں کا پورچہ گذاہ ہے جن کے دونوں میں سودی حکومت کے خلاف کیہنے پڑے۔ مسیح مسیحی ائمہ اس کا تصریح کرنی تھا ملک ہے۔ اسی طرف چاندلوں کو سارب (آجہنوتی) سے ثابت کرنا یہ باکل باطل قول ہے۔

فیلیپین - ۱۸۹۵ء - دناری

الحمد لله ، والصلوة والسلام على رسوله وآلـه وصحبه ، وبحمد : -

نهاً على خطاب معاشر رئيس ديوان رئاسة مجلس الوزراء رقم ٦٨٠ وتاريخ ٢٢/٢/١٣٩٤ التضمن أمر جلالة الملك بحالته خطاب أمين عام هيئة الدعوة والإرشاد في سوريا بما ي شأن توحيد مواقع الصلاة والمorum والمحن إلى هيئة كبار العلماء .. رواه الخطاب سعاده وكيل وزارة الخارجية رقم ٢٠٠/٢/٥/٦٥٥/٢٥٥ فـ ١١٥/١٣٩٤ م ومتضوعات ما تليقته سفارة جلالة الملك في الجزائر من وزارة التعليم الأعلى والشئون الدينية من يتعلق حول الاعتماد على المسابق الفلكي لتحديد مواقع المبادرات .. زهناً على المحضر رقم (٢) من محاضر الدورة الخامسة لمجلس هيئة كبار العلماء الشتمل على اعداد قرار دعم بالأدلة يمسرون على اليمى في دروبها السادسة لقراره ..

وبعد دراسة المجلس للقرارات والتوصيات والنتائج والأراء المتعلقة بهذه الموضوع
وإعادة النظر في البحث الذي سبق أن أصدرته اللجنة الدائمة للبحوث العلمية "الإنابة" في مواد من
تزويد أياض الشهور القرآنية والإطلاع على القرار الصادر من الهيئة في دورتها الثانية برقم ٢
وناريني ١٤٣٢ هـ ونهاية الرأي في ذلك كله قرار مالي :-

أولاً : أن البراد بالحساب والتنجيم هنا معرفة البرون والمتأذل ونقد برجر كل من الثمس والقر وتحديد الأوقات بذلك ، كوقت طلوع الشمس ودخولها ، وغروبها ، وأجتماع الشمس والقمر وافتراقهما وكسوف كل منها وهذا هو ما يهتم به حساب التسمير ، ولهم البراد بالتنجيم هنا الاستدلال بالأحوال الفلكية على وقوع الحوادث الأرجحية من ولاد مظيم أو موته ، ومن ثمة وبلاه أو سعاده ورخاء ، وأمثال ذلك مما فيه ربط للأحداث بأحوال الأخلاق على بمقاتتها أو تأثيرها في قرورها من الفئيات التي لا يعلمها إلا الله . وبهذا يتحرر موضوع البحث .

ثانياً: أنه لا يهرب شرها ب مجرد زيارة القرى في اثناء الشهر الفضيل بدءاً وانتهياً باجماع مالم ثبيت
رؤيته شرعاً، وهذا بالنسبة لتحقق المبادرات ومن خالق في ذلك من العماش ——————
فسيجزئ باجماع من قبله .

ثالثاً: أن رؤية الميلال هي المعتبرة وحدها في حالة المحو ليلة الثلاثاء في أنيات بدء الشهور القراءة وانتهاها بالنسبة للعبادات ، فإن لم يمر أكلت العدة: ثلاثة أيام .. أما إذا كان بالمساء فنسم ليلة الثلاثاء فجحود الفقرا .. يرون أكل العدة: ثلاثة أيام ، علاوة على ذلك فينهم فناكروا العدة: ثلاثة أيام .. وهذا تفسير الرواية الأولى الوارد بلفظ: فناقد رواه .

وذهب الإمام أحمد في رواية أخرى منه وبعده أهل العلم إلى اعتبار شعبان في حالة النسمة سمعة وعشرين يوماً احتياطاً لرياحن وضرروا رواية «فاسدوا له» بغيرها أخذها من قوله تعالى «وَمَنْ قَدِرَ عَلَيْهِ رَزْقُهُ فَلَا يُنْهَىٰ سَعَاهَ اللَّهِ» أي شفاعة على رزقه . وهذا التفسير مردود بما صرحت به رواية الحديث الأخرى الوارد بلفظ «فاسدوا له ثلاثين» وهي رواية أخرى في فأكملوا عدة شعبان ثلاثين» . ولكن النوى في تصرّفه على صحيح مثل الحديث «فَانْهَىٰ عَنْهُمْ فَأَكْلُوا عَدْدَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ» . وحيث أن الترمذ على صحيح مثل الحديث «فَانْهَىٰ عَنْهُمْ فَأَكْلُوا عَدْدَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ» من ابن سيرين وجاماً منهم طرف من عبد الله أبا الشخير وأبي ذئبه وآخرون - اعتبار قول هذا النجوم في أيام الشهر القمر أبتدأه وانتهياً أبا ذئبه . وقال ابن عبد البر في مطراف ابن الشخير وليس به حرج منه ولو صنف ما وجب اعتبار لشدة فيه ولخلافة الحجة له ثم حكم من ابن قتيبة مثله وقال ليس هذا من شأن ابن قتيبة ولا هو من يخرج عليه في مثل هذا المباب . ثم حكم من ابن حويز شداد أنه حكمه من الشافعيين ثم قال ابن عبد البر والمujahid في كتبته ومنه أصحابه وجهميور الملاعنة خلافه انتهى . وبهذا يتضح أن محل الخلاف بين الفتاواه إنما هو نفس حال الغير وما نصه . وهذا كله بالنسبة للمعادلات فلنناسب أن يحالحا على ما شاعوا من التقويم .

رأينا : أن المستحب شرعاً في أيام الشهر القمري هو رؤية الهلال فقط دون حساب سير الشمس والقمر أيام :-

أ - أن النبي عليه وسلم أمر بالصوم لرؤية الهلال والإفطار لها في قوله («وَمِنْ رَبِّرَيْتَ
وَأَغَارَهُ لَرِبِّيَّتِهِ») وحضر ذلك فيها يقوله : «لَا تَهُوِّبَا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَخْفَرَا حَتَّى تَرَوْهُ» وأمر
السلحين إذا كان فيهم ليلة الثلاثاء أن يأكلوا المدة وام بأمر بالرجوع إلى عاماً النجوم
ولو كان قولهم أصلاً وحده أو أصلاً آخر في أيام ، الشهر لأمر بالرجوع لهم فسئل ذلك
على أنه لا اعتبار شرعاً لامساوا الرؤية أو إأكل المدة ثلاثة أيام في أيام الشهر ، وأن هذا

شرع ستر إلى سوء القبائح ، وما كان ربه ، نسباً .
وبحسب الرؤية في الحديث يسراد بها العلم أو غلبة العان بوجود الهلال أو إسكان
رؤيتها لا التمهيد بنفس الرؤية مردودة لأن الرؤية في الحديث متعددة إلى متعدد واحد .
فكلات بصريمة لا علمية ، لأن الصحابة فيما أنها رؤية بالعين ، وهو أعلم بالانه ...
ومقادير الشريعة ، وجري العمل في عهد النبي عليه وسلم زعمه هم عباد زمان

من

ولم يرجعوا إلى هنا النجوم في التقويم ولا يصح أبداً يقال : إن النبي عليه الله
عليه وسلم حين قال : «فَإِنْ فَمْ عَلِمْتُمْ فَاقْسِدُوهُ لَهُ» أراد أمراً بتنكير شوال
القرن لتعلم بالحساب بدء الشهور ونهايته ، لأن هذه الرؤية فترتها رواية
«فاسدوا له ثلاثين» وما في مهنته ، وع ذلك فالذين يدعون إلى توحيد أو اثنين
الشهور يقولون بالإعتماد على حساب الشانزل في المحر والفهم ، والحديث تزيد
التسدر له بحالة الفهم .
بـ) ان تعلق أيام الشهر القمري بالرؤية يتحقق مع مصادف الشرطة المسند لأن الرؤية
الهلال أمرها عام يتيسر لأكثر الناس بخلاف ما لو عطن الحكم بالحساب فأنه
يحصل به الخرج ويتحقق مع مصادف الشرطة ، ويعنى زوال وصف الأمة نفس علم
النجوم من الأمة لوصول حكم الشرع نفس ذلك .
+) ان هذه الأمة في صدر الإسلام قد أجمعوا على اعتبار الرؤية في أيام الشهر ، ور
القرن دون الحساب ، فلم يعرف أن أحداً منهم رجح إليه نفس ذلك عند الفهم
ونحوه ، أما عند الصحو فلم يعرف عن أحد من أهل العلم أنه مول على الحساب
في أيام الأهل أو على حكم العام به .
خاصاً : تقدير الددة التي يمكن معيارها بالليل بعد فضوب الشمس لولا الماء من الأمس
الاعتبارية الاجتهادية التي تختلف فيها أنساق أهل الحساب ، وكذا تقدير المائة ،
فالاعتماد على ذلك في تحديد الميقات لا يحقق الوحدة المنشورة ، ولهذا جاء الشرع
باعتبار الرؤية فقط دون الحساب .
صادراً : لا يصح تعيين مطلع دولة أو بلد بكافة ملايين كوكبة ملايين لتنعتبر رؤية الهلال منه وهذه فإنه يلزم من
ذلك أن لا يجب الصوم على من ثبتت رؤية الهلال منه من سكان جهة أخرى ، إذا لم
يسير الهلال في الطابع البعير .
سابقاً : صفت أدلة من اعتبار قول هذا النجوم في أيام الشهر القمري ، وبطبيعته ذلك يذكر أدلة تم
وبياناتها :-
أ - قالوا إن الله أخبر بأنه أجرى الشمس والقمر بحساب لا يدخل في وجملها آخرين
وقد يدركها متأخر لتنتمي وليتعلم عدد السنين والحساب ، فإذا علم جماعة بالحساب
وجود الهلال يعنيه وإن لم تكن رؤيتها بعد فزوغ شمس النهار والمشعر بأدلة وجوده
بعاصي الماء لولا الماء ، وأميرنا بذلك عدد منهم يبلغ سبعين التواتر وجع فرسيل
غيرهم لبعضه على عقبيه ، واستهلاكه الكذب على المشعر بحسب لهم حد الزوار ،

جزء

العامه لبیة مختار الماء

وعلی تقدیر أئمہ لم یلغوا حد التواتر وکانوا عدو لا فخرهم بفید غبة الطعن
وهي کافية فی بناء أحكام المیادات علیها .

والجواب أن يقال : ان كونها آيات للاعتبار بها والتکبر في أحوالها للاستدلال على حالاتها
وإجریها بخطاب دقيق لا خلل فيه ولا اضطراب واثبات طلاقه من معاشر الحال والکمال أسر
لاریب في .. أما الاستدلال بحساب میر الشیر واقرء على تقدیر أوقات المیادات نظر
سلم لأن الرسول صلى الله عليه وسلم وهو أعلم الحلق بتفسیر كتاب الله لم يخل دخول الشهر
وخرج به حلم الحساب ، وانا علی ذلك بروایة البیلال وأکمال المدة في حال الفیم فوجبه
الاقتناء على ذلك وهذا هو الذي یتفق وبيانه الشریعہ وسیولتها مع ما ینهی من الدقائق
والفیط بخلاف تقدیر سیر الكواكب فان أمره خفی عقلی لا يدركه إلا التزیر الحیر من النادر
وثل هذ الاتینی عليه أحكام المیادات .

ب) و قالوا ان الفقهاء یترجمون فی كثير من مصنفיהם الى أهل الخبرة فترجمون الى الامايات فی
نیار البریع فی رمضان ، وتقدیر سیر مدة الناجیل فی العین والمعزز ، و ای أهل المعرفة
فی تفسیر بعض کتاب و السنة الى غير ذلك من الشکون ، فلترجموا فی معرفة بدء التسبیل
القربی ونهايتها الى علماء النبوة .

والجواب أن يقال : هذا قیاس مع النادر لأن الشرع ایضا جاء بالرجوع الى أهل الخبرة فی
اختصاصهم فی السائل التي لا ینس فیها .. أیا ائمۃ الائمه فیتقدیر زریب في الدين باعتبار الروایة
نقط او اکمال المدة دون الرجوع اليه الى غير ذلك .

ج) و قالوا ان توقيت بدء الشیر القری ونهايتها لا يختلف عن توقيت المیادات الشخص وبدء سور
كل يوم ونهايتها وقد اعتبر الناس حساب النازل علیها فی المیادات والصلوات ، والصلوات ، والصلوات ،
فلنبعثه ونید الشیر ونهايتها .

وأجيب بأن الشرع أناط الحكم في الأوقات بوجودها قال تعالى « ألم الصلاة لدلوه المس

الى فتن الليل وقرآن الفجر » وقال « وكلوا وامشوا حتى یتمن لكم الخفیط الآیین من الحديث
الأسود من الفجر فم أعنوا الصيام الى الليل » وفضلت السنة ذلك ، وبأناطاته وبيوبه من رمضان
برؤية البیلال ولم تعلن الحكم في شیئ من ذلك على حساب النازل وانا المیارة بدلیل الحكم .

د) و قالوا ان الله تعالى قال « فَنَنْهَا شَهِيدُ شَهْرٍ فَلِمَّا هُوَ إِذَا هُوَ مُهَرَّبٌ

ظنیمه -واه كان علم ذلك من ماریتی رؤیة البیلال مثلثاً أو من ترسیم علم حساب المیاذن .

نامة لبیة مختار الماء

والجواب أن يقال : ان معنى الآیة فی حضرتكم الشهرين فیهم بدلیل قوله تعالى
بعد « ومن كان منھما أو عمل مثرا فعدة من أيام آخر » دعى تقدیر أئمۃ
الشهرين بالعلم فالزاد العلم من طريق رؤیة البیلال بدلیل حدیث « لا تصوموا حتی
تروه ولا تغتروا حتی تروه » .

ه) و قالوا ان سلم الحساب مبني على مقتضیات باتفاقیة ، فكان الاعتداد عليه فی ائمۃ
الشهرين القریة أقرب الى الصواب وتحمیل الوحدة بین المسلمين فی نسکینهم وأعيادهم .
وأجيب بأن ذلك غير سلم لأن الحسن والیعنون فی مشاهدة الكواكب لا فی حساب
سرورها فان أمر عقلی خفی لا یعرفه إلا النزیر المیسر من الناس کا تقدم لحاجته الى
دراسة وعناية ولو قدر و الغلط والاختلاف فيه کا هو الواقع فی اختلاف
النتائج التي تصدر فی کثير من البلاد الاسلامیة فلا يعتقد عليه ولا تتحقق به
الوحدة بین المسلمين فی مواقیع صادراتهم .

و) و قالوا ان تعلیم الحكم بثبوت الشهرين على الأئمۃ مطلل بوصف الآیة بأنها أئمۃ
وقد زال عنها هذا الوصف فیتقدیر كثر علیه النجوم
و بذلك يزول تعلیم الحكم بالرؤیة أو بخصوص الرؤیة وبختير الحساب
وحدة أملأ أو بعتر أملأ آخر الى جانب الرؤیة .

والجواب : أن يقال : ان وصف الآیة بأنها أئمۃ لا يزال قائما بالنسبة لعلم سیر
الشمس والقمر وسائل الكواكب ، فالعلیم به تزیر سیر والذی كثر انتها مسو
الآلات الرصد وأجهزته ، وهی ما یساعد على رؤیة البیلال فی وقته ، ولا مانع
من الاستثناء بها على الرؤیة واثبات الشهرين کا استعمال بالآلات على ساعی الأصوات
وسلی رؤیة المیارات ولو قدر فر زوال ومست الایمۃ
من الآیة فی علم الحسابات لم یجز الاعتداد علیه فی ائمۃ الامم
لأن الرسول صلى الله تعالى علیه وسلم علی المیادین بالرؤیة .

ووجهة نظر بـ

الحمد لله وحده ، والصلوة والسلام على من لا نبي يمده محمد وعلی آله وصحبه .
وبعد : فقد استعرضنا البحوث المقدمة للمجلس في موضوع حكم العمل بالحساب في تقويم
دخول التبرأ أو خروجه وقرارات المؤشرات المستقدمة ليست ذلك الموضوع وأدناه النظر في
البحث المقدم من اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء في ذلك ولم تجد فيها الملمع على
من الباحث الذكره بحثاً في الموضوع من أجل الاختصاص في علم الفلك . وقد رأينا في
ذلك البحث من يدعي أن تفاصيل الحساب الفلكي قطعية الدلاع وإنكار أن تكون مبنية على ظن
أو تخمين ، كما وجدنا فيهم من يدعي أن تفاصيل الحساب الفلكي مبنية على الحدس والظن
والتخمين وينكر قطعية تفاصيلها . وليس في الفتاوى من ينكر أهلاً للقول قوله في قطعية التفاصيل
أو ظنيتها الكون ليس من حمله الفلك ، وحيث إن الحكم في رأينا مختلف بالنسبة للأمين / قطعية
التفاصيل / حيث إن القول بقطعية تفاصيل الحساب الفلكي يعني برد الشهادة ببروزية البهال
بغضلاً أو خروجاً إذا اتت عارضت بها أن من شروط اعتبار الشهادة بالاجح أن تكون مفكرة مما
يكتبه حساً وغفلة فإذا قرر المتسابق البهال عدم ولادة البهال وجاء من يشهد به في
كانت شهادته لازمة لما يكتبه عقولاً وهو القول باستعمال الرؤبة للقطع عدم ولادة
البهال ، كما أن القول بظنية التفاصيل يعني برد لها - أي التفاصيل - واعتبار الشهادة بالرواية
لامكانها وطنية التفاصيل الفلكية وذلك في حال تعارض الشهادة بالرواية مع تفاصيل الحساب .
ونظراً إلى القول بقطعية تفاصيل الحساب الفلكي أو ظنيتها من قبل الدافع من الطرفين
وأن القول الأول الشرعية يقتضي التتحقق والتثبت والاستقامة فلقد طلبنا من المجلس
استفساراً أصباً . استفسار في علم الفلك لبيان تفاصيله في ذلك والتحقق منها فيما يدعوه الطرفان
كما تفصي بذلك المادة () من لائحة أعمال مجلس إدارة المجلس بالأكثرية عدم الحاجة
إلى استفسارهم .. وعليه فإننا نؤكد ضرورة استفسار خبراء في علم الفلك لتحقق دعوى
قطعية تفاصيل الحساب الفلكي أو ظنيتها وعلى هو ذلك نشرها نواه ، وبالله التوفيق ، وصلوا
الله على محمد وعلی آله وصحبه وسلم . ٢٠١٤/٦/٥

محمد البهال

محمد البهال

مفتى البهال
محمد البهال

محمد الجعدي

أوكال العدة ، دسم ، أمر بالرجوع إلى الحساب داسير حل
على ذلك يمده ، وصل الله على نبيها محمد وآل وصحبه
حرر في ٢٠١٤/٦/٥

Chairman
Chairman

رئيس الدورة السادسة

عبد الرزاق بن عزيز

Chairman

عبد الله بن حمزة

Chairman

عبد العزيز بن صالح

Chairman

سلمان بن عبد

Chairman

راشد الدين خضربي

Chairman

عبد الله بن عبد

Chairman

صالح بن نصون

Chairman

محمد بن حمزة

Chairman

علي بن عبد

Chairman

علي بن عبد

Chairman

علي بن عبد

Chairman

عبد العزيز بن باز

Chairman

محمد العزكي

Chairman

ابراهيم بن محمد

Chairman

صالح بن نصون

Chairman

محمد بن حمزة

Chairman

مختصر ترجمة صفحه رقم ١٩ سے لیکر
صفحہ ٢٤ تک کا

مذکور بالعنوان ذہبی بندگی کی میریت سے تین ہو جانا یا غالب گمان ہونا یا امکان
اعتنیا یہ سب ہی اعلیٰ ہے تو ان کا شریف قابل قبول ہے۔
صحابہ کرام جو شریعت کے مقاصد کو زیاد کیتے صرف ادبی اور دینی کا برگزار
پانہ اور سچ کی تقاریکے صاب کا اور اس کے دلائل جس فیل ہیں ۱۵ سے کو
ایک صلح میداری کے مطابق اپنے اپنے کا اپنے کے افراد
۱۷ نیز شریعت اسلام ایک حل سیدھی سادی شریعت ہے اس کے محل ہئے
کیلئے درست سے صراحت قرآن تو اپنی الشفاعة مسلم نے چنان کے تقریباً اسے کی موت
۲۰ کے حدود کو پیدا کرنے کا فرمایا۔ اگر اس کا دوسرا غیر بھروسی اعتماد ہو تو اس
علماء مسلم کا اجماع روزیتہ ہی کے اعتبار کرنے پڑے ہے ان میں سے کسی کا
ایکی ضرور ذکر فرماتے نہ ہے کہ شریعت مطہرہ قیامت تک کیتے ہے اور اس
علماء کو پیدا ہوا انجینیئر اور اس کے باسے یہ صرف ادبی اور دینی
عمل پڑا آ رہا ہے۔
(پندرہ علماء کے درستخط)

المدلل وحدة والصلة على من لا ينكره محمد وعليه وصيده وبيته -
فينا على خطاب المقام المأمور رقم ۲۲۴۰۱ و تاريخ ۱۱/۱۱/۱۶ المتضمن احالة موضوع الاتهام
إلى هيئة كبار العلماء نظراً إلى أن الموضوع عند دراسة مجلس رابطة العالم الإسلامي في جلسات المتضمنة
في ۱۵ شعبان عام ۱۴۹۱هـ وأطلماها على قرار اللجنة الفقهية المنعقدة من المجلس قررت المرافقة
على القبول بعدم اعتبار اختلاف المطالع إلا أن يعترض مجلس النائباني رأى للتثبت في الأمر ونفاده
المحث والتقصي في هذا الموضوع - هنا على ذلك عرض على مجلس هيئة كبار العلماء في دورتها الثانية
المنعقدة في شهر رمضان عام ۱۴۹۲هـ ما أعاده اللجنة للبحث العلمي والافتاء في موضوع
اعتبار الأهل الشتى على الفقيرتين التاليتين -

- ۱) حكم اعتبار اختلاف المطالع وعدم اعتباره ..
- ۲) حكم اعتبار البالل بالحساب ..

وكذا قرار رابطة العالم الإسلامي الصادر منها في دورتها الثالثة عشرة المتضمنة في شهر رمضان
عام ۱۴۹۱هـ، ومرفقه بحث اللجنة الفقهية الشكك من بعض أعضاء مجلس الرابطة في المذكور
ويمد دراسته مجلس للموضوع وتناول الرأي فيه قرر ما يلي -
أولاً - اختلاف مطالع الأهل من الأمور التي ملت بالمردودة مما يقتضى عدم مختلف فيها أحد رأينا ويعين
الاختلاف بين علماء المسلمين في اعتبار اختلاف المطالع من عدمه -

ثانياً - سألة اعتبار اختلاف المطالع من عدمه من المسائل النظرية التي لا يتوارد فيها مجال والاختلاف
فيها وفي أمثالها واقع من لهم الشأن في العلم والدين وهو من الخلاف إنسان الذي يلازم نفسه
الصعب أهلاً لاجتہاد وآهلاً لاصحاحه ويزعم به البعض: أهلاً لاجتہاد، ولقد اختلف أهل
العلم في هذه السائل على قولين فنهما من رأى اعتبار اختلاف المطالع ونهما من لم يعتباره
واستدل ذلك فيقول بأدلة من الكتاب والسنة، بينما اعتمد الفرسان بالمعنى الواحد كاشتراطهما
في الاستدلال بقوله تعالى: بِسَلْوَكِكُمْ أَهْلَهُمْ قُلْ هُوَ مَوْلَتُكُمْ لِلنَّاسِ وَالْجِنِّ وَهُنَّ عَلَى
اللهِ هُنَّ عَلَى وَسْلَمٍ (صوموا لرؤيتكم وأنظروا لرؤيتهم) الحديث . وذلك لاختلاف المفہوم في التفسير وسلوك
كل ضيقاً طريقاً في الاستدلال به، وهذه سؤاله في مجلس القيمة، ونظراً لاعتبار
ندرتها القيمة، ولأن هذا المخلاف في سؤاله اعتبار اختلاف المطالع من عدمه ليس له آثاراً تمس
عوائقها، وقد يبني على ظهور هذا الدين مدأة أئمدة صدر قرناً لا نعلم منها فرقاً جزئياً في شأنه ترجيم
الأمة الإسلامية على زاوية واحدة، فإن أهلاً لاجتہاد، على ما كان عليه زمام إثارة

(ب) ۰۰



ترجمہ ←

المحدثة والصلة والسلام على رسوله والآله وصيده
رابطة عالم الإسلامي مجلس منعقد هوی بسیں دو سائل ریر بحث تھے
ایک ۱ اختلاف مطالع ② حساب (آہزوئی) سے پاندہ کو ثابت کرنا -
اختلاف مطالع کے باسے میں یہ اتفاق ہوا کہ اس کا اعتبار کرنا یا نہ کرنا
ذوتوں کی کنجائش ہے اور دونوں کے دلائل ہیں -
ایسا ہے کہ اسے ثابت کرنا یہ بالاتفاق سامے اہل مجلس کے
مزدیک غلط اور ناجائز ہے - اور احادیث صحیحة کے مخالف ہے جس

بصیرہ ترجمہ

میں اپنے صد ائمہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صوموا لرؤیتہ و افطروا
لرؤیتہ فیان غُوَّتِیْحَیْ کُوْفَ قَاتِلُوا عَدَّةَ شَعَبَانَ ثَلَاثَتِنَ
تم بحیرہ - تم پاندہ کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اس کو دیکھ کر افطار کرو۔ اگر تم بد
ایرانیوں ہو تو تو ۳۰ دن شعبان کے پورے کرو۔
اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لصوماً حتی فرقہ
تم روزہ مت رکھو ہیان تک کر کے دیکھ لو
(سرہ علما کے دستخط) هیئتہ کبار العلما

مختلف فتویٰ

منہج اعظم و ادارہ العلوم دینیہ بیدر

حضرت مولانا مفتی نظام الدین حبیب الرحمن حبیب مظلوم

احقر کر پہت پڑے ہے ہے مسلم نما اور ہے کہ سودی عرب قریب اس کی پہلی تاریخ کا تینیں و ثیرت رضاخان دملو و عبدیں دفرہ کیستے کی جنگی یا حساب و فیرہ ہر بھی کر کے نہیں کیا جاتا بلکہ شرعی شہادت اُسی اصولی اور طریقی موجب کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے مطابق ان عبادات پر عمل کیا جاتا ہے سچا چک جب ۱۹۸۲ء میں ضیار الدین صاحب لاہوری کا مقصون اس کے خلاف شکل بخواہنا اس وقت بھی احقر نے اس کو خلاطہ اور اعتماد ہے بنیاد سمجھا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد جلد ہی معتقد علمائے سودی عرب کا ترتیبی بیان شائع ہو کر حقیقت واضح ہو گئی تھی۔

خطہ جمار مقدس میں حرمین شریفین ہونے کی وجہ سے اس کو عالمی اسلام کے تمام ممالک کے دونوں میں واجب الاحترام کیا کہہ دیں تو صحیح ہے اسی طرح حکمرت سودی عرب یعنی پڑیں کر کتاب و سنت کے مطابق علیاً کر رہی ہے اس لئے اس کو بھی واجب الاحترام کیا درست ہو گا اور دفعہ سے رجوت بدل کا اعلان دنیہ شرعی الفاظ میں اور شرعی ضابط کے مطابق اپنے یہاں کی قمری تاریخ کے حساب سے ۲۹ کی شام یا رات میں آ جائے اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا چاہز رہے گا۔

حضرت مولانا مفتی سچی صاحب مظلوم خطاب الفعل

اپنے حضرات سودی عربیہ کے اعلان پر جاندے ملیٹے میں عمل کر کے ہیں کیونکہ دفعہ چاند دیکھنے کا احتیام بہت زیادہ ہوتا ہے

(ب) "محکمہ موسیات کا قول کا قطعاً اعتبار نہیں ہے"

۳ حضرت مولانا مفتی علیزی الرحمن حبیب مظلوم خطاب الفعل اذالہ اذاع

اپنے محکمہ نیکیات اور تقویمات کے ملیٹے میں دریافت کیا ہے پوکر حدیث بخاری میں سورا الرؤیۃ ال آخرہ میں امر کا صیغہ ہے اور وہ درجہ بور دلالت کرتا ہے اور جو ب

حدیث بخاری میں سورا الرؤیۃ ال آخرہ میں امر کا صیغہ ہے اور جو بور دلالت کرتا ہے اس کا ثبوت روایت کے بعد صافتاً ہو جاتا ہے۔ مشریعت کو جو بور دلالت کرتا ہے کیونکہ کر رجد لڑاکوں کا عالم کے کسی نہ کسی اتفاق پر ضرور ہوتا ہے ہیں۔ روایت یا ثبوت روایت کا اعتماد کیا جائے اس سے یہ جو بور کی معرفت عندر کی بنا پر تو ساقطاً ہو سکتا ہے اس کے بعد یہ کسی دوسری پیغمبر کو روایت کا خلیفہ فرار دیا جاسکتا ہے اور روایت کا خلیفہ فرار دیا جاسکتا ہے اور روایت کا خلیفہ نصباب شہادت ہے وہ نصباب شہادت جو روایت پر مبنی ہو ہے کے نسبت پر بلکہ صابک بارے من حدیث ہے امام امیة لا کتبہ لا تحبب الآخرہ۔

اصل ہے پڑیں پہر جید کر آئیں بخاری ہے (عن شہید مکمل الشہر قلیصہ) اور حدیث شریف میں بھی ہے لکھا ہے جو سورا الرؤیۃ یہ نبی کا صیغہ ہے جو حدیث پر دلالت کرتا ہے۔ صاحب نہایت نے ایسی ادمی کو ناسن قرار دیا ہے جو صرف حاب کر میں تواریخ کے رکھتا ہے بلکہ بعین نے تو کافر میکہ دیا ہے۔ وان استحل اخخارہ فرض امن عده و لجنہ صار کافرًا (و ان مریقا نہیں بلکہ نہیں) اسکے بعد نبی کا یہ مارین نیکیات کا قول غیر معتبر ہے اور اس پر بجا جائے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا قول غردیکیتے تو نقل کیا جا سکتا ہے دلیل کیسے نہیں۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ عدم روایت کی صورت میں صابک اور اگر خلیفہ فرار دے دیا جائے تو آئیں بخاری نہ شہید مکمل الشہر کا سورا الرؤیۃ الحدیث اور لاصفہ الحدیث لا کتبہ الحدیث لمعویہ اشتبہ ساقطاً ماریں گی۔ — — — حکایات کی طرف نوجہ نہ کریں کیونکہ مشریعہ اس کو مرد در فرار دیا ہے وہ مرد دلحدیث امامہ امیة لا کتبہ لا تحبب الآخرہ جلد ۲۴

۴ حضرت مولانا مفتی احمد خان نوری الحبیب مظلوم

احادیث کا اصل نہ ہے ہے کہ اخلاقی مطالعہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اپنے حضرات کسی بھی ملک کی معتقد طریقے پر دریافت حاصل کر کے اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اسے پہنچے علم پر بجا کے اور باسانی معتقد طریقے پر بروجاتے نہیں سودی عربیہ کے تابع رکھ کر عربی سے ہو یا کسی دریافت ملک کے۔

۵ حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب مظلوم

اپنے حضرات سودی عربیہ میں دریافت ہڈل کا نیصد شرعی ضابط کے مطابق بتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی ہماری کیا انسان کے چھپے ہرگے مخصوص کے ساقے حضرت مولانا محمد سلطان نماہی صاحب دامت برکاتہ کے شیش فرمودہ شوابہ سے اور سودی عربیہ کے ارادہ المحدث العلیہ و المتفاہ بالرکۃ والارشاد کے ذمہ دار کبار علمائے کرام کی منتظر فرمودہ مدد جلد ہر ز میں معتقد علمائے سودی عرب کا ترتیبی بیان شائع ہو کر حقیقت واضح ہو گئی تھی۔

خطہ جمار مقدس میں حرمین شریفین ہونے کی وجہ سے اس کو عالمی اسلام کے تمام ممالک کے دونوں میں واجب الاحترام کیا کہہ دیں تو صحیح ہے اسی طرح حکمرت سودی عرب یعنی پڑیں کتاب و سنت کے مطابق علیاً کر رہی ہے اس لئے اس کو بھی واجب الاحترام کیا درست ہو گا اور دفعہ سے رجوت بدل کا اعلان دنیہ شرعی الفاظ میں اور شرعی ضابط کے مطابق اپنے یہاں کی قمری تاریخ کے حساب سے ۲۹ کی شام یا رات میں آ جائے اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا چاہز رہے گا۔

فملک تحقیقات و مبابات اور کوئی حضرات کے عدم دریافت کے بیان کی بنیاد پر شہادت دریافت پر مبنی فیصلہ کو غلط قرار دینا جس طرح دنیا بھر کے ممالک اپنی پند اہم مبابات (جج و قرانی و مطہرہ) میں تذبذب ملک میں پڑھائیں یہ ہر گز مناسب نہیں ہے

(ج) جس صورت میں ثبوت دریافت ہڈل کیسے رہ شہادت صبورہ کافی ہو اس صورت میں اگر شہادت معتبرہ سے رویت پہلی شہادت ہو جائے تو اسی دل پر دریافت دنیا بھر کے ممالک میں اسی کو غلط قرار دینا اس کو غلط تراویہ نہیں ہے۔

(د) بريطانیہ والوں کے سے سودیہ کی روایت کی بنیاد پر فیصلہ کیا دریافت اور جاڑا ہے کیونکہ طول ایک دن اور حضراں ایک دن کے اختلاف کی توصیت دیکھتے ہو گے یہ خالب جس نہ ہوتا ہے کہ اگر عداوض عدم دریافت نہ ہوں تو دنون چھپوں میں ایک ہی دن روایت ہوئی پڑھتے۔ اور بريطانیہ کا مطابق ہمیشہ ابراہیم رہیے کی وجہ سے مقامی روایت مشکل ہے لہذا سودی عربیہ پر عمل کرنے سے مقامی روایت کے اعتبار سے ناقص یا ۲۹ دن سے ناقص یا ۳۰ دن سے زائد ہوئے کا یہاں اسے نہیں کیا جائے۔

(شہادت سے اس بات کا پورت ملاظہ ہو صفحہ نمبر پر)

۶ حضرت مولانا مفتی احمد خان نوری الحبیب مظلوم

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اسے ظاہری روایت یہ ہے کہ اخلاقی مطالعہ کا اعتبار ملکیا جائے اسی کو عام فقیہوں نے راجح قرار دیا ہے پہاں مکر مژق دھرپر کے نامی میں اختلاف مطابق کو غیر معتبر قرار دے کر ایک جگہ کی روایت کو دوسری جگہ کے لئے جوتا ہے۔ (درخت خدا دشیدیہ۔ خدا و خالق دارالعلوم۔ امداد الفتیحیہ۔ کنزۃ الفتیحیہ۔ خلف شاراد فتنۃ حکوم سبکھے کیسی ایک مقام کی خبر کو عمل کیتے ہوں بلکہ مستین کرسی تو کوئی حجہ نہیں۔ سودیہ کا فیصلہ ۲۹ تاریخ کو شہادت دریافت کی بنیاد پر ہے تو ممکن شہادت موجود ہے اس لئے تابیل تسلیم ہے درد نہیں۔

۷ حضرت مولانا مفتی عبد العظیم حبیب مظلوم

اپنے آپ حضرات سودی عرب کی دریافت ہڈل کے فیصلہ کے مطابق عمل درکارہ کر سکتے ہیں کوئی تباہت نہیں۔

ب) الحکیمہ کے اہل علم اور دیندار ذمہ دار حضرات سودی عرب کے اعلان پر اپنے فیصلہ کی بنیاد کے دلکشیں یہ کافی طریقہ اس کا رکھا کر اس کو قریب رکھ تو جو ہمینہ کی تاریخ کا تینیں مستقل طور پر سودی عربیہ کے تابع رکھ دیوے سال پھر اگر اس کا احتمام رکھا جائے گا تو ہمینہ کی تینیں ۲۹ کے کم اور بھرے زائد نہ ہونے پائے گی۔

٨ مدینی دارالا فتاویٰ رہمدربند عربیہ مدینۃ المدوم بجنور

سعودی عربیہ کی رویت پر مذکور کے طریقہ سے اجاتا ہے اس وجہ سے وہاں کی رویت اور اعلان کو ہم علط نہیں سمجھ سکتے

٩ حضرت مولانا مفتی جعیب اللہ قاسمی صاحب مفتی جو پیور پیچے اندھیا سعدیہ کی رویت کا اعتبار تابع منازل اور جامع المساجد ہے اس کے بہتر بھی چھترے اس کے اعتبار کیا جائے تلقیدت کیلئے سودی مکملت ٹرجمہ ضابطہ کی پابندی کرتے ہیں لیزاخرعی ضابطہ کے تحت وعیں کی رویت مرصول ہو سکتی ہے تو بالکل اعتیار کیا جائے۔

١٠ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی دارالعلوم مدلل و مکمل ص ۳۹۵

حقیقہ کا نہ ہے یہ چہ کہ اختلاف مطالعہ کا اعتبار نہیں ہے پس اگر اپنی مغرب ہاند دیکھ لیں اور ان کی رویت کی فر

اپنی مشروق کو بطریقی موجب پہنچ جائے تاہلی مشرق بھی اس کے عمل کریں یہ (درختان)

١١ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب لاجپوری مفتی مکملت
سعودی عربیہ کی جو شرعی طریقہ سے اور یہ جو پیور بہانے کے درمیان داری ہو تو ہر
ز تابی قبل ہر سکنی ہے اور رے ناظہر۔ مطالعہ کا اختلاف مائن شیر کا ۲۸-۲۹ دن ای ۳۱ ماہ مازی لازم آتا ہو
تے خالی قبری شیر کا (عالمگیری میں ہے۔ ولادعت الاختلاف المطالع لظاہر والرواية کذا فی متناولی عاصی خان
وحلیہ فتنی الفقیہ ابواللیث ذہبی بعث شمس الدائیہ الحلوانی قالوا لورائی اپنی مشربہ حلول و مفہ
بیجہ الہموعلى اہل المشیش کہ افی السلامہ عالمگیری دستا۔ مفتی مفتی کنایت اللہ ربنا ص قریز تھیہ یہ

١٢ حضرت مولانا مفتی محمد شیخ رح مفتی الحظیر پاکستان فرمائے ہیں کہ ہے

"اگر ان میقات اور آلات کے نتائج تعلیم اور یقینی برے تو ماہرین نہ کے اختلاف رائے کا کوئی احتمال نہ رہتا"
(رویت ہلال از حضرت بزرگان)

١٣ حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھلوی صاحب مفتی

"مکملہ میتھات سے مدینے میں کوئی مفاہمہ نہیں اعتقاد مکمل کریں اور سوت نہیں ہے"

١٤ حضرت مولانا مفتی اسماعیل گورا صاحب مفتی مذکور کے تغیرات اندھ کے تکمیل اندھا
شریعی اصول کے مطابق تقویم میں وہی گنجائی کیا جائے کہ بلکہ اس کیلئے اپنے کو (برلنہ و الون
کو) دینی علماء کی ایک کمی نامی کرنے پرے گی اور وہ سلم ملکوں کے سفار اور سربابریوں سے رابطہ کرے اور شبائی کے
پانی سے ہی ان سے جاذبی صحیح تاریخی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ مالک جیسے کہ سعودی عرب
نزک مہر، ریفرے کے سفار اور سربابریوں سے ۲۹ ربیع اول میں جو پرچم پر شرعاً کردی جائے اور دن سے جو غیرہ
اد ان ملکوں کے ریبوں سے جو خبریں میں ان میں جو اسی تاریخ اکثر ملکوں کی ایک ہو اس کا اعلان اپنے ہیاں کو
کھٹکتے ہے اسکی طرح شبائی کی تیزی بھی نہ کوہ طواری کر کے کی جائے اور اسی طرح رمضان کے چاند کا اعلان بھی کیا جائے
پاپے کئھنے ہے دروسے جریکے معتبر ہے۔ الخ العبارة۔

١٥ حضرت مولانا مفتی اسماعیل واڈی صاحب مفتی میتھات شیخ زادیر
شیخ زادیر مطہرہ نہ احکام کی بنیاد رویت یا تہارت شرعی پر رکھو ہے اور سلسلہ میتھات ہے اور سلسلہ بھل بیڑا
اُبزد رکھا بہرہت رمضان و میسرین کیجیے ہرگز اعتیار نہیں ہوگا۔ جاپے اس کے حاب میں غلط نہ بڑی ہے۔

ج اپنے کیا ہے اسال کیا ہے اسکی رویت کی کوئی پرکشاہزادہ ہے؟ اس کا جواب مدینے میں زیارتیں ہے۔ علم نہیں
چاصعہ اخراجہ لہاڑوں ہیں۔

١٦ حضرت مولانا مفتی جیشی احمد صاحب تھانوی و مولانا مفتی محمد کاندھلوی صاحب مفتی
مشینیہ کے نزدیک اختلاف مطالعہ معتبر نہیں دیتا کے کسی خطہ میں سے جہاں کے بھل میتھاتوں سے شرعی طریقہ پر شہرتوں میں
جاپے جا پڑتا ہے تو اسے جاکے گا (شرق و مغرب بہرہت شوال ہے کسی بھجے سے بھل شرعی طریقہ سے شرعی اصول پر چاند
ج رکھا۔ مان بیا چاٹے چاٹے)

٧٦ حضرت مولانا مفتی محمد برغان الدین صاحب سینھیلی مذکور
رسیمات کے حکم یا رسیمات کی امداد کو حکمی اعیانہ عامل نہیں ہے اور شرعی امور بالخصوص بہادرت کے اثبات کے پیشے
دہدیہ ذاتی مقید ہیں لیکے جنہیں خریت نے معتبر نہیں ہے۔ (یہ دو جو پر کوئی دس سچے کاموں کی گواہی پر کھل فصلہ
نہیں پر کھل۔ حاصلکر کو دو دینہ اسلامیوں کی شہادت مجبہ مزدہ ہے) اور بھروسے پاہت بھروسے کافی ہے کہ مذہب
کی آمد و رفت کا مار شریعت نے پانی کے دیکھے ہانسے کہ کھا ہے۔ پانی کے انہی پر موجود بونے پر نہیں لکھا خالیہ تو کہ
رسد گاہ یا رسیمات کے حکمہ سے زیادہ سے زیادہ چاند کے انہی پر موجود بونے کی اطلاع دسے سکتا ہے ان کا کام چاند کے
دیکھ لیتے ہے کی جو نہیں ہے۔

٧٧ حضرت مولانا مفتی احمد صاحب مفتی مذکور
سعودی ووب کے عمار کی خریبی، اعتماد کرتے ہیں وہ دھریت شاید وہوں میں قبولیت۔ شہادت کی شراکت سرور
ہیں تو قیمت کرتے ہیں۔ آپرر تو کی ہاتھ نہیں مانے گے محترمہ علماء کے مذہب ہے بہنا تابو رو ہے۔
اپنی سعودی عربیہ کے ذرداروں کے سامنے یہاں دیکھ دیکھ دیکھیں دیکھیں دیکھ دیکھ کے متعلق ربط قائم فرمائی طریقی
سردی سے آپکو اطلاع پہنچا دس تو اس پر عمل کرنا چاہز ہے۔

٧٨ حضرت مولانا مفتی احمد دیولا ویکا صاحب مذکور
معہ کام و بہرے سے بطریق معتبر شرعی تراوید و مذاہلے سے موصول ہوئے والی پر جو رویت قابل قبول و موجب علی ۶۰ کی
جنم کو شیخیم کرنے کی وجہ سے اسلامی مہینہ ۲۸ یا ۳۰ دن کا نہ ہو جاتا یہاں بلکہ ۲۹ اور ۳۰ کے درمیان دائرہ رہتا
ہے۔ ابھی صورت میں سعودیہ سے بطریق معتبر شرعی ضابطہ و قواعد سے موصول ہونے والی خیر ہے کی میں رمضان
و بعد منہما درست جے

٧٩ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رح کفایت المفتی جلد چہارم
حضرت کے احکام ای مختلف مطالعہ کا شرعاً اعتبار نہیں کیا کیسی دیکھنے والی کے دیکھنے پر روزہ رکھو خواہ مشرق میں ہر
یا مغرب میں، جسکے رویت کا ثبوت ہو جائے کہ کسی نے پانی کے دیکھے ہے، تھا کہ نہیں دیکھا ہے تو کام مکلفیں پر روزہ
نہ پڑے ہرگی۔

٨٠ حضرت مولانا مفتی حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

خالد المختار اختلاف المطالع غیر معتبر علی طاہر المذہب و علیہ کام المذاہج و علیہ الفتوی عن المذاہجہ
ضیغمیں اهل المشیش بریتیہ اہل المغرب ادا پیٹت عندم دوینہ اولہلہ بطریقی موجب الاقرائیہ قالی المکا
الخطب ظاہرہ الرویتہ (جلد دوم ص ۱۵۴-۱۵۵) اس سے معلوم ہے اک مفتی پر قول ہے یہ کہ اختلاف مطالع
معترضیں۔ (انداز الفتاوی) پیظاہر السیاحتہ

٨١ حامعہ اپنہ قاہرہ کی مکانی میں قائم کردہ مجع و بحوث اسلامیہ اپنے فیصلہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

لامبیرہ باختلاف المطالع و ان تباہتۃ القوایم متی کانت مشترکۃ فی جزو من لیدۃ الرؤیتہ۔ ترجیح
اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگرچہ وہ دوسرے عالمکہ ہی کیوں نہ ہوں جب کہ دوہم عالمکہ رویت کی راست کے
کسی حصہ میں مشترک ہوں۔

٨٢ مسئلہ صاہرین فلکیات کے اقوال

چوتھی صدیکی بھری کے مکہم، غلام سفر اور مائیں بھوئی فلکیات۔

ایوریکان البرو فی جو شہاب الدین تھانوی کے زمانے میں لکھ دت مکہم نہ سہنستاں میں بھی رہے ہیں ان کی مشہور
کتاب "الشارابا قبرہ عن القرون الغالیہ" میں آلات رہمدربند کے نتائج کے میزبانی برئے کے مشہد کو نام بھاری نہیں
کا جسمائی اور اتفاقی تھا۔ تبلیغیے
متوجہ ہو: - عالمے ریاضی وہیت اس سہ
متفق ہیں کہ رویت ہمال کے عمل میں آئنے کیسے جو مقداریں فرض کی جاتی ہیں وہ سب ایسی ہیں جن کو تجوہ ہے

سے معلوم کیا جاسکتا ہے، اور سنانہ کے احوال مختلف ہوتے ہیں جن کی وجہ سے انہوں نے نظر آئے دالی چیز کے سائز میں چھوٹے ہوئے ہونے کا فرق بوسکتا ہے اور فناہی دلکھی حالات ایسے ہیں کہ ان میں جو بھی زر افسر کرے گا تو رہتے ہال کے ہونے یا زہر کے کوئی قطعی نیمہ برگزرا کر سکے گا۔ (الاثار الباقية عن القرون الخالية)

کشف الطنوں جلد دوم ص ۹۴۹ میں بحوار نیچے شمس الدین محمد ابن علی خواجه کا پالیس سالہ تجربہ بھی لکھا ہے کہ ان معاملات میں کوئی صحیح اور یقینی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی جن پر اعتبار کیا جاسکے۔

حضرت مولانا شیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ اختلاف مطالع ابرد افی ہے جن کا انکار نہیں کی جاسکتا ہے مگر آتا ہی ملکہ کو علم نہیں فرمایا جیسا کہ ملم نجم کا اعتبار نہیں فرمایا

ڈرستھی میں ص ۲۲۸ پر یہ کہ "قول اہل التہذیم غیر معتبر فی قال یہ مقدح الف الشرع" ترجمہ: اہل نجم کا قول معتبر نہیں ہے پس جس نے اس کا اعتبار کیا تو اس نے فریبیت کی خلافت کی

سعودی عربیہ کی رویت "فلکیاتِ جدیدہ" کی روشنی میں

پہلے ۷۰ ویں صدی ق م سے لے لے کر احمد بن زین العابدین و منشی بن بشیر تا ۱۰۰ ویں صدی ق م تک اس کے میان میں تکمیل کی گئی۔ احمد بن زین العابدین کی شب و روز د گھرلوں کی سریانی رات کا تابع تبلیغ پڑھنے میں خاص رحالت کے تقریباً ۱۰۰ میں ایک روز احمد بن زین العابدین کی کامیابی کے درجے میں ایک طبقہ کوئی ایجاد کیا تھا کہ اس کے میان میں ایک روز احمد بن زین العابدین کی کامیابی کے درجے میں ایک طبقہ کوئی ایجاد کیا تھا۔ ۱۰۰ ویں صدی ق م

اللہ تعالیٰ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔

اے میان میں ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔

۱۰۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔

۱۰۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔

۱۰۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔ احمد بن زین العابدین کے مذہبی مقتضی تقریباً ۵۰ ویں صدی ق م تک ایک طبقہ کے میان میں ایجاد کیا تھا۔

از "فلکیاتِ جدیدہ" مصنفہ: مولانا محمد موسیٰ مدینی مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور پاکستان



مشق میں علامہ شامی کے زمانہ نئے نئے کا رویت حلال کا المناک واقعہ

جمهور علماء کا متفقہ فیصلہ

برطانیہ میں یا رے میں متفقہ فیصلہ
IN BRITIAN
agreed decision
New Moon

چاند کے یا رے میں متفقہ فیصلہ
مسلمان برطانیہ کو اس اعلیٰ سے یقین مرت بروگی کر برطانیہ میں روزت بھال کے مدد میں جیتے العمار برطانیہ
اور حزب العلماء کو کے اراکین نے مرخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ء پر روز اتوار بعد از غروب مغرب زیر صدارت حضرت سرالا ریاست سالا
سائیج رہنمایت کیا تھی مدارست مولانا مولیٰ کراوی مسابقہ فیصلہ مدار عالم بری میں منعقدہ میلگاہ میں شری دلائل کی روشنی
میں کافی بحث و تفہیم کے بعد دونوں چانسلر نے متفقہ نیت مذکور کی کہ ائمہ یعنی چاند کی خوبی تحریک زدائی سے حاصل کر
کے پیاس برطانیہ میں اس کے مطابق رمضان ویدیں و بگرہیں کیا جائے۔ ہم درود زل دستنکشندگان کی موجودگی پر مدد و را
مشتمل ہے۔

یہ مذکورہ میں اس کے مطابق رمضان ویدیں و بگرہیں کیا جائے۔ ہم درود زل دستنکشندگان کی موجودگی پر مدد و را
مشتمل ہے۔

ALL AGREED DECISION OF NEW MOON.

All the Muslims of Britain will have pleasure of hearing this that the Jamiat Ulama Britain and Hizbul Ulama U.K's' delegates held a meeting on 28th of December 1986 after Maghrib prayer at Darul-Uloom Bury under the sadarat of Maulana Yusuf Motala Sahib, and Naib sadarat of Maulana Musa Karmadi Sahib about the New Moon in Britain. In this meeting both Jamats agreed after a lot of discussion under the Islamic Law that the New Moon in Britain will be based on "Saudi's" New Moon. And will then be decided about the dates of Ramzan, Eids and the Islamic Months. This agreement was passed by the undersigned delegates:-

اراکین حزب العلماء یو۔ کے س

MOLANA YAKUB ACHODI SAB PRESTON	لیونبی آدم آپرڈ فرم
" ISMAIL SAMIB "	اسیاں دکربت ملنے
" YUSUF MOTALA SAB. DARUL ULOOM BURY	ریت ہام
" MUHAMMAD SHABBIR SAB. BURN	اسامبلی راجح مہابت کاریا
" A. RASHID RABANI BURG "	اسیاں کارم کسری
" MUHAMMAD AHMED SAB. GLASGOW	لیورپول
" UBайдURRAHMAN SAB. SHEFFIELD.	لیورپول
" M. ASLAM ZAHID S. SHEFFIELD	لیورپول
" ADAM SAB. LEICESTER.	لیورپول
" M. NAIM SAB. Q/FORD	لیورپول
" IBRAHIM SOOGANI SAB. NUNNERTON	لیورپول
" USMAN SAB "	لیورپول

من جانب مذکوری دوستی حلال کیتی (جیتے العمار برطانیہ و مذکورہ اعلیٰ سے)

الذی نائب مولانا قاضی القضاۃ فی دمشق الشام ۔ یا نہ روا هلال ۔ مذکورہ اعلیٰ سے

من مکان عال و کان فی الشام اعلال من مهاب و قاتم ۔ و ذلك بعد اداء رجل

الحمد لله الذي جعل العالم نورا یهتدی به عند اختلاف الآراء ۔ و اوضاع سبیل الکتب علی اخراج مارم ۔ مؤجل الدخول رمضان المقرر ۔ و انکار المدعى عليه

المقین و ان اضطررت فيه الاوهاء ۔ و يقین له في كل زمان رجل الامر على الحق اداء حلول الاجل ۔ فحكم الحكم عو جب شهادتهم بعد ان زکما جماعة و شخص عن ذلك

صالوا بناء اقامهم و صارم لائم نصرته بلا ازعاء ۔ و جعل منهم افتخارية و سلسل ۔ حكم اشار عیا مستوفی شرائط بالخلل ۔ فكتب العاکم مساملة يستنق

هم ادعاة حسنة التین المتبیع ۔ و ارکان بناء الشید البیفع ۔ الفی علاقل کل بنی فیما فی المکم الی

و جعل اتفاقهم الجبة القاطعة ۔ والجحبة الواسعة ۔ التي من خرج عنها ۔ على هذه الشهادة ۔ و ثبوت هلال رمضان ذلك ۔ و ضرورة الصوم ذلك

و من زاغ عنها ۔ و ان كان ابن ما ، الیام ، والصلوة والسلام علی سیدنا محمد اشرف اليوم حيث الامر كذلك ۔ فاس نائب مولانا السلطان الاعظم بضرب المقام

المرسلین و خاتم الانبیاء ۔ و علی آدواحیه الایتاء ، الخباء ۔ صلاتوسلاماً لامین للاعلام بدخول رمضان خاص الناس عده ایام فاراد بعض الشافية ، قصص

ماطلع بضم في النبراء ۔ و سطع بضم في الزرقاء (اما باد)) فيقول اقر الباد الى لطف هذه القضية ۔ فزعم اولاده اخربه بعض الناس ان بعثة رأوا الملال ضيغة يوم

مولاه الحنفی محمد بن عابدين الحنفی (هذه) رسالت سميتها ذیمة القائل والواسطة الاشین الذى ہوت انه اول رمضان فادی ان هذا الابات لم يصح على نسبه

علی احکام هلال رمضان ۔ جعلها بسبب واقعه و قصّة اربیین و ماشییویات ۔ ولا علی مذهب ابی حیفیة الشیمان لان ذلك عذر علیه الجبوم ہبت عقلاء ۔ اذ لا يمكن

من هجرة نیتینا المکرم ۔ علی الله تعالیٰ عليه وسلم ۔ فی ایات رمضان المظف ۔ وهي ان بیان الملال عشیة ثم بیان صاحبا اصلاء ۔ فییت خالفة الشهادة واللکم الفل

ان جماعة حضروا لیلۃ الاشین التالیة تسع وعشرين من شعبان المحرم ۔ ثم یکونان باطلین ۔ باتفاق المذهبین ۔ و زعم ایضا ان الحکم من اصله غير صحیح ۔

محض ترجمہ

ملک ابن عابدین الشیعی جواہر کے نبودست عالم دین ہیں بکنی کتاب رو المحرر علی دین الحنفی مفتیان کرام کا فاتحی

کے سلسلہ میں ساختے انہوں نے اپنے یاکے رسالت میں اہل بحث کے قول کی پرورش تدویی کی ہے ۔

الحمد لله الذي جعل العلم فوراً یهتدی به عند اختلاف الاراء ، والصلوة والسلام علی رسول الله محمد وآلہ واصحابہ بمعجزین ۔

علامہ شامی شیعیہ نہ مذکورہ میں مستند تھیں وہ میں ایک اقتداۃ سیش یا جس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں کہ مستندہ کو شعبان کی ۲۹ شعبان کی صبح کو اسman کی آمد اور تھا چند لوگوں نے کہ کوہی دی کہ انہوں نے چاند کو بلند جگہے دیکھا ہے بھرال تقدیش حال کے بعد یاکہ جماعت نے ان گواہوں کا تذکرہ کیا ۔ اس کے بعد حاکم نے اسکے تعقیل و تذکرہ کو مشق کے سخت

مشق سے دریافت کیا اور ہوشیں حکم کی محنت کی تصدیق کر کے فرضیت صوم کا حکم دا چانپر لوگوں نے روزہ رکھنا شروع کر دیا

لیکن بعض نے اس فیصلہ کو تو نہیے کہ ارادہ کی اس کے لئے انہوں نے پہنچنے کی محنت بے خیا و دلیل قائم کرے ۔

پہلے ذکری تواریخ نے یہ کیا کہ یاکہ جماعت نے چاند پر کی صبح کو دیکھا دیوے اور دوسراے دن صبح کو دیکھا دیوے لہذا جب صبح کو ایک جماعت نے دیکھا تو اس شام کو دیکھا دیوے اور دوسراے دن صبح کو دیکھا دیوے لہذا جب صبح کو ایک جماعت نے دیکھا تو اس سے اس بات کا اثبات ہوا کہ گرستہ رات تو چاند نہیں ہوا اسی طرح کے بے خیا و دلیل قائم کرنے کے اور اس کے ذریعہ خواہ میں ایک فتنہ قائم کر دیا ہے اور اسلامی مکون کے بھی خرائی کر ان لوگوں نے بھی پیارے کے روزہ رکھنا شروع کر دیا

طرح اصل شام نے رکھا ان لوگوں نے عیک کے دن روزہ رکھا اور دوسراے دن نماز عید کی ۔ اور اس منصب کو اتنا رہا جیا اور

اچھا لکھ کر اسکے سبب سے لوگوں کے دلوں میں شہریہ بھگی اور پھر دعویٰ تائید مرتدا ہی بھر گئے ۔ اسکی غلطی یعنی کہ انہوں نے اس شادت کو خلف خیر را اور دن کے پانچہ کا اعتبار کیا ہوں نے اہل بحث کے قول پر اعتماد کیا ۔

یہ بات سلسلہ ہے روزہ هلال کے بارے میں اہل بحث کے قول پر اعتماد کر کیا جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی وجہ سے جس میں آس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صوموا الرؤیتہ و افترضوا الرؤیتہ اور دوسری روایت میں ہے کہ لاضموماً حلتی قرق و لاظفترض واحتی قرق و تو اک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مراجحت کا نہیں فرمایا بلکہ دوسری صیحت میں فرمایا ختن امامیۃ لاذنکتب ولا نسب

چونکہ عدم اتفاق کی صورت میں ایک جماعت کی رسمان کا آغاز کب ہوتا تو دوسری جماعت کی رسمان کا آغاز کب۔ کیونکہ بیان پر چاند نظر ہیں آتا ہے اسلئے پہلیہ اس ملک کو دوسرے کے تابع بنانا کوئی چنان پڑتا ہے۔ اسلئے دونوں جماعتوں نے اپنے الگ الگ صول بنار کھٹے تھے اور دونوں جماعتوں کے علیحدہ اصول ہونے کی بناء پر دونوں کے رسمان و عیدین مختلف ایام میں ہوتے تھے۔ دونوں جماعتوں میں عقائد کے اعتبار سے یکسانگی ہونے کے باوجود رسمان و عیدین میں اختلاف ایک عجیب بے چینی کا باعث بنا ہوا تھا۔ اور تمہاری وجہ سے دونوں جماعتوں میں عجیب طرح کی ناتفاقیاں روئیاں پوری تھیں۔

تبیینی جماعت کے مرکز کیلئے میں ایک عجیب طرح کی الحص قی۔ ظاہر ہے کہ تبیینی مرکز کو اپنے مرکز سے دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت کے اعلان پر فیصلہ کرنا تھا تو سماں سال سے تبیینی مرکز بھی ایک جماعت کے فیصلے کے مطابق تبیینی مرکز پر اعلان کر کے رسمان و عیدین مناتا تھا تو لازمی طور پر دوسری جماعت جس کو تبیینی مرکز نے نظر انداز کر دیا تھا وہ جماعت یہیش تبیینی مرکز سے نالاں ترقی تھی مگر تبیینی مرکز کیلئے بھی ایک بہت بڑی المذاک سزا مالش تھی جس میں تبیینی مرکز پھنسا ہوا تھا۔

الحمد لله وہ ساری دشواریاں اور پریشانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسمیان عنظام دامت برکاتِ حکم کی رہنمائی سے ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار رفع بُرگیں۔ اور اسدن سے تمام مسلمانوں نے اطمینان کا سنبھالیا اور الحمد للہ انگلینڈ میں دونوں جماعتوں نے امسال رمضان المبارک سعودی عربیہ کی خبر پر ۲۸ اپریل بروز شنبہ ایک ساتھ مشروع کیا اور ساتھ ہی عید الفطر ۲۸ مئی بروز جمعرات منائی۔ جو نکہ سعودی عربیہ میں ۲۹ رمضان بروز منتہ شام کر چاند نظر ہیں آیا اور سعودی عربیہ میں ۳۰ روز سے پورے ہوئے اسلئے انگلینڈ میں بن سعودی عربیہ پر عمل کرنے والے صحیح العقائد مسلمانوں کے تینیں روزے پورے ہوئے لیکن ایک طالب دین نے اپنی مسجد کے مصلیوں کو سعودی عربیہ پر عمل کرنے سے یہ کہہ کر باز رکھا کہ سعودی عربیہ کی رویت کے فیصلے صحیح نہیں ہیں۔ جو نکہ سعودی عربیہ میں قرآن شمس و قمر سے بھی پہنچے اور بعض اوقات قرآن شمس و قمر کے مطابق قرآن شمس و قمر کے ۲۲-۲۰ مگنتھوں کے بعد چاند کی رویت میں بھی پہنچے اور بعض اوقات قرآن شمس و قمر کے ۳۰-۳۲ مگنتھوں بعد چاند کی رویت میں بھی پہنچے جملکے سعودی عربیہ میں اس کے خلاف ہوتا رہتا ہے اسلئے سعودی عرب پر عمل پیرا ہونے کیلئے ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار دارالعلوم بُری میں بیکھ کر بڑی فوشگوار فضا میں اتفاق کر لیا۔ حزب العلماء اور جمیعت العلماء برطانیہ کے اس اتفاق ہونے پر ملک بھر میں خوشیاں منائی گئیں۔

کہ ہم ان پرہ امت ہیں ہم تکھتے ہیں اور حساب کرتے ہیں۔ اور ہمارے فقہاء نے بھی اسی کی وضاحت کتابوں میں فرمائی ہے۔

شمس الامانۃ المخلوافظ سے منقول ہے کہ ہمارے نزدیک صوم و افطار کے وجوہ میں شرطِ رؤیتِ ہلال ہے اور منہجین (آئورتی) کے قول پر عمل نہ کیا جائیگا۔

الردد المختار میں ہے کہ متوفین کے قول کا اعتدال ہو گا اگرچہ وہ شتر ہوں۔

بس۔ میں غایہ السیان سے تقلیل کیا ہے کہ جو کوئی ان پیزہوں میں اہل جنم کے قول کی صرف رجوع کرے تو اس نے شریعت کی خلافت کی۔

معراج الداریہ میں ہے کہ منہجین کے قول کا بالاجماع اعتبار نہیں۔ اور جو کوئی ان کے قول کی طرف رجع کریگا اس نے شریعت کی خلافت کی۔

موجودہ زمانے میں برطانیہ کی رمضان شمسیہ کا المذاک واقعہ

جس طرح ملکہ شامی اپنے زمانے کا المذاک واقعہ نقل کیا جو عرض ار مخفن ایل بخ جم کے مفروضہ پر مبنی تھا۔ اسی طرح موجودہ زمانے میں بھی بیان ملک برطانیہ میں ایسا ہی المذاک واقعہ پیش آیا۔

جیسا کہ شروع کتاب میں صفحہ پر برطانیہ کے حالات سے آپ واقعہ ہوئے ہو گئے

در اصل ۱۹۸۴ء میں برطانیہ کے سلاخانوں کا دریانہ تصفیہ طلب مستند "رویتِ ہلال" کو حل کرنے کی غرض سے ایک سوال (ملاحظہ ہو حصہ ۲۱ پر)

کہ انگلینڈ میں چاند نظر ہیں اتنا ہے اسلئے ہم سعودی عربیہ کی رویت کی شہادت کہ جہاں الحمد للہ معتبر گوہوں سے گواہی حاصل کرنے کے بعد قاضی القضاۃ شرعی ضوابط کو مد نظر رکھ کر ہی فیصلہ کرتے ہیں تو ہم بیمار سے یہاں اس شہادت کو حاصل کر کے رمضان و عیدین مناسکتے ہیں یا ہیں؟ تو حضور والانہ بہاری محبوب لویں کو مد نظر فرمائ کہ انگلینڈ میں چاند نظر ہیں اتنا ہے اس پر جواز کا فتوی عدایت فرمایا تھا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ اس طرح جواز کے تقدیمے پر شرح صدر ہرگز حزب العلماء اور جمیعت العلماء برطانیہ سعودی عربیہ پر عمل پیرا ہونے کیلئے ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار دارالعلوم بُری میں بیکھ کر بڑی فوشگوار فضا میں اتفاق کر لیا۔ حزب العلماء اور جمیعت العلماء برطانیہ کے اس اتفاق ہونے پر ملک بھر میں خوشیاں منائی گئیں۔

کے صرف ۲۸ روزے پورے ہو رہے تھے کہ عین افطاری کے مبارک وقت میں اللہ
رب العزت نے انگلینڈ کی میں چاند دکھایا اگرچہ پورے ملک میں چاند نظر نہیں آیا لیکن
بلیک برلن شہر میں مسلمانوں میں سے ۱۳ افراد نے چاند دیکھا اور دارالعلوم مائل والا
بھروسہ گجرات انڈیا کے عفتی حضرت مولانا احمد دیلوی صاحب بدظاھری اور دیگر ملکاء
کرام شرعاً ضوابط و قواعد کے تحت تابع قبول جان کر انگلینڈ میں چاند دیکھے جانے
کے ملکاں پر اپنی اپنی دستخطوں کی مہر لگا کر بے انتہا مسٹروں کا انھما فرمایا (میکل کاپڈے)
اور ملکاں میں دوسری جگہ پائی جو یہ عید الفطر کا چاند، ہٹی کی شام کو دیکھے جانے کی نیتیں اعلانیں۔ اور
بانی یا رکشار کے چار دیندار حضرات نے اسی دن عید الفطر (شوال) کا
چاند دیکھا اب کیا تھا جس عالم دین نے سعودی عرب پر عمل کرنے والے مسلمانوں میں
سعودی عرب کے خلاف خوب خوب زور دار پروپگنڈہ کیا تھا اور یہاں تک کہ اپنے
کہ سعودی عرب میں چاند اور دوسرے دین امور میں ضمد پیغادی دخل انداز ہیں
العیاز بالله۔ اور وہ مسلمانوں کی رمضان و میڈین اور خاص سحر بحث و نیڑہ فرائض کو
خوب کرنے کیلئے بے بنیاد اور عشوی طبقوں سے فیصلے کرائے ہیں اور آنبر ویٹو کا
اصول پیش کرہ قرآن شمس و قمر کے بعد پائیں مخفیت تک چاند نظر آسکتا ہیں ہیں ہے
اور سعودی عرب میں قرآن شمس و قمر سے پہلے اور فوراً بعد اور کچھ دیر بعد فیصلے
ہوتے ہیں۔ اور قرآن شمس و قمر سے پہلے اور فوراً اور کچھ دیر بعد چاند نظر آنا غالباً
عادی ہے۔ لہذا سعودی عرب کی روایت غلط بے بنیاد اور جھوٹ بے اسلئے سعودی عرب
کی روایت پر عمل کرنا غلط ہے۔

اس طرح سعودی عرب پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو خوب فوب مخالف طریق میں ڈالا تھا
اور ساتھ ساتھ یہ مخالف طریق دیا کہ آنبر ویٹو کا قانون ہے اصول بے کہ مشرق میں چاند
نظر آئے تو مغرب میں بطریقِ اولیٰ نظر آنا ہے چاہیے۔ اس حساب سے مرکش
اور برطانیہ میں سعودی عرب سے پہلے چاند نظر آنا ہے چاہیے۔ حالانکہ یہیش سعودی عرب
میں مرکش اور برطانیہ سے ایک دو روز پہلے چاند کی روایت کا ملکاں ہو جاتا ہے۔
اس حساب سے سعودی عرب کی روایت کی شہادت غلط ہے اور ایک مخالف طریق
زبردست یہ دیا گہ سعودی عرب پر عمل کرنے والوں کے دور پرورے یہو چکنے کے بعد
۲۹ اپریل ۱۹۶۷ء کی شام کو انگلینڈ میں جو چاند نظر آیا اور وہ تکمیل دو مخفیت یا اس
سے بھی کچھ دیر تک افق پر نہیاں ایں نظر آتا رہے اور جس کو ہزاروں آدمیوں نے اپنی
نظریوں سے دیکھا۔ اور یہاں پر ملبوغاً موسک گرمی میں ہر اسلامی ماہ کی دوسری تینی تاریخ کو
چاند نظر آتا ہے یہ چاند مرکش کی اسلامی تاریخ کے حساب سے ۴ شعبان کی شام کا

پندرہ ستمبر ۱۹۶۷ء میں بھل ریان جھکڑا رہتا تھا کہ کثر مسلمانوں کی ریضاں ویسیدہ یعنی ہر جاتی ہیں
اور نہیاں نہیں پر تیزید فتحیہ الفاظ استعمال کر کے آپس میں بحث چاہیجہ کرتے تھے۔
ایک پہلے بات یہ ہے کہ گزر شہ سال ریاض میں جمعیت المغارب برطانیہ اپنے ۲۸ اول گرہی کر کے ۲۹ جون پر مذکور
اور میڈیا نظر نہیں تھی جب کہ مرکش پر عمل کرنے والوں کے جو بردی پیغمبر ۲۹ جون پر رہے پورے تھے اور
مرکش میں اتنا ہی وقت ہے جو چاند کے پیغمبر نے آجکی جس سے میدانی کا اعلان نہیں کی اور نصف شب میں روزت
عابت ہونے پر مرکش کی دوڑاۃ الارض تھی خیریت المغارب کا اعلان کر دیا اور ہمیں پریویلس میڈیا کی جگہ جو اخبار
کی پہلی بھی کوئی خبر صحیح کے وقت پر ہے تو یہاں کیجاں سمجھنے اسی وقت مرکش کی وزارتی کی وزارتی کا
مکمل اعلیٰ اعلیٰ مصلحت کے اس عالم پرچھ سے شدہ کا گمراہی کرنے سے سختی سے الکار کر دیا اور مرکش کی
خبر کر منزد ہوتی ہے۔ مگر پہلی کیتیں تو روزہ انفلات کرنے سے لیکھی خواز دشکر روزہ اور اکتوبر کا اعلان کر دیا
تو اندازہ زیریں کر جن عالم دین میں گزر شہ سال مرکش کی خیر کو خود میں کر دیا تھا اور اسال مرکش پر عمل کرنے پر حد
سے زیادہ مضمونی کیا لمحجہ۔

الفرض اس عالم دین نے روایت کی بجائے آنبر ویٹو کے اصول پر قیمن کامل رکھ کر سعودی
عرب کی محقق اور صحیح روایت کی شہادت کو لٹکرا یا بلکہ عرب کا پربرا ماہ سعودی عرب
پر عمل کرنے والے مسلمانوں کے ناک میں دم کر دیا۔ اور رمضان المبارک کا پربرا ماہ سعودی
عرب کے خلاف پر ویٹو گیلندہ میں گزارا اور سعودی عرب کے خلاف کتابچے چھاپ کر ملک
بھریں خوب پھیلا دئے جس کے نتیجے میں پورا رمضان المبارک سعودی عرب والوں پر عمل کرنے
والوں کیتیں قیامت خیز رکھا۔ اور بذات خود بھی چین سے نہیں بڑی اور مبارک ماہ ملک بھر میں
دوسرے کر کرے مسلمانوں میں خوب خلفشاہ پھیلایا۔ اور سعودی عرب کی رویت سمجھہ پر
بہت کچھ اچھا لگا اور یہ بات بھی یہاں کی کہ سعودی عرب میں رمضان کے عدیشہ
۲۹ سے دن ہوتے ہیں۔ انہوں نے کبھی ۳۰ روزے پر رہے ہیں کہتے۔

اور اپنی ان بے جا حرکات سے عوام النہ کی نظر وں میں علماء کرام کے ذفار
کو محروم کیا اور عوام النہ مبارک ہمینہ میں ذکر و اذکار تلاوت قرآن اور دعاوں میں کم اور
علماء اکاں کی غیبتیوں اور واسی تباہی با توں میں زیادہ مشغول ہو گئے۔

عین اسی ہماہی کے وقت میں سعودی عرب پر عمل کرنے والے مسلمان ملکوں اور علماء اکرام
اور تبلیغی مکار والے فصوحاً اس مظلوم بانہ حالت میں درباری میں آہ و زاری کر کر کے
دماءوں میں مشغول ہو گئے اور پاک پروردگار سے یہ طلب کرنے لگے کہ خدا یا اس سعودی
عرب میں تیس روزے پر رہے کرو اور دست ناکہ ہمارے ہمیں روزے پر رہے ہوں اور یہیں
یہاں پر تیس روزے پر رہے کرائے کے بعد چاند ہبھی دکھا دیں تھے اس تھیک نہیں کہ میں پرہ جائے
الحمد بیٹھ مظلوموں کی آہ و زاری نے زنگ دکھایا اور خالق کائنات نے ایسی قدرت کا مالہ
کا کر شمشہ دکھایا۔ اس عالم دین سے اتفاق و اتحاد کی راہ چھوڑ کر عالم مسلمانوں کے پر خلاف
مرکش پر عمل کر کے ۳۰ اپریل چھرعت سے رمضان المبارک کا آغاز کیا تھا اور اپنے ہم نوا
چند مسلمانوں کو جس مرکش پر عمل کرنے پر مجبوہ کیا تھا اس لحاظ سے ۲۴ میں کی شام کو سعودی
عرب پر عمل کرنے والوں کے تیس روزے پر رہے ہوئے تھے اور مرکش پر عمل کرنے والوں

پانچتا اور سعودی عرب کی رویت پر عمل کرنے والوں کے دو روزے ہو چکے تھے۔ لہذا سعودی عرب پر عمل کرنے والے بخوبی جعلے مسلمانوں کو یوں سمجھانا شروع کیا کہ دیکھو دیکھو ذرا اپنی ظاہری اور باطنی نظروں سے خوب دیکھو الگلینڈ میں چاند نظر ارکے ہے وہ رعی وہ رعی خوب دیکھو اور دوسروں کو بھی خوب دیکھا اور اپنے کئے ہوئے پر خوب پچھنا دا کرو اور منٹھل اور بڑھ کے دو روزے جو کہ سعودی عرب کی رویت پر عمل کرتے ہوئے رکھیں ہیں اس کو نصف سمجھو۔ اس طرح کاملوں انس کو دھوکہ دے کرو وہ عالم دین سعودی عرب پر عمل کرنے والے جنہوں نے سعودی عرب کی رویت پر منٹھل سے روزے شروع کر کر تھے مقامی رویت کا ہوا کھڑا کر کے بڑی ہوشیاری سے مجرمات سے روزے شروع منور اکر ماکش پر لے جانا چاہتے تھے۔ یاد رہے کہ ماکش پر عمل پیرا ہو کر اس عالم دین کے ہم نواچہ مسلمانوں نے مجرمات سے رخصان کا آغاز کیا تھا تو اپنے ساقوں سو روپ پر عمل کرنے والے بھروسے بخار مسلمانوں کو بھی مقامی رویت کا ہوا کھڑا اکر کر انہیں مخالفت میں ڈال کر ماکش پر ہی لے جانا چاہتے تھے۔ اور زن کے ہر پوچھنڈے سے سعودی عرب کی صحیح رویت پر عمل کرنے والے مسلمانوں میں خلقدار خود رہی مگر الحمد للہ اپنا عمل سعودی عرب پر سے ہٹایا ہیں۔ البتہ صرف ایک شہر نبی مُن و والے اُن کے داؤ پیچ میں اگلے۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہمارے شروع کے دو روزے نفل بوجائیں گے اور مقامی رویت کے مطابق ۲۹ روزے پر ہوئے پر اگر مقامی رویت ہوگی تو ماکش والوں کے ساقوں ۳۰ میں جمع کو عید الفطر منانیں گے اور اگر مقامی رویت نہ ہوگی تو ۳۰ بروز سینچر ماکش والوں کیسا خطر عید الفطر منائیں گے۔ مگر خدا نے ذوالحداد والکرم نے سعودی عرب پر عمل کرنے والے اکثر و بہتر اور تبلیغی مرکز پر چالیس معتکفوں کی زار و قدری سے پہکائے ہوئے چند گھنٹوں کے قطروں کی لاج رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہمی بروز بدھ عین افطار کے وقت الگلینڈ میں ہی چاند دکھا کر وہ طومن جو عید الفطر کے قریب قریب بسائیں اور زیادہ اپنی لیبیٹ میں لے کر ساختہ جان کی بنی ولاقہ اس کریم ذات نے کرم فرازی کا معاملہ فرماتے ہوئے اپنی رحمت کی چادر میں اپنے مظلوم اور بے بس ولاچار مسلمانوں کو ڈھانپ لیا اور حربیں شر پھین کی کراحت لا افہار فرماتے ہوئے اس عالم دین کے وہ سارے کے سارے ہوتے اور عسیات اور آبزر ویٹو کے وہی ظن قابلے کو نیست و نابود اور ملیما میث کر دیا جس کے عامتہ انس کے ذمہ میں رویت پر رخصان شروع کرو اور رویت پر عیند کر و حدیث کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا تھا۔

وہ چراغ جس کو خدا خرد جلا کے اُسے بھائے کرنے جس کو خدا خرد کھے اُسے مٹائے کون۔ جس کا محافظ خدا خرد ہو جائے اُس کو نقصان بخایا کرن - ۱۴۷ می بروز بدھ بعد ظہر ۱۳-۷ پر الگلینڈ میں اور نہروستان کے شیک شام کے پرانے نوبجے قرآن شمس و قمر ہوا اور صرف اور فرمادیں اور مسلمانوں کو سعودی عرب سے بھائے کرنے کو ششیں فرمائیں حالانکہ سمجھدار لوگ سمجھ

الگلینڈ میں اس قرآن کو پانچ گھنٹے گزرنے پائے تھے کہ آبزر ویٹو کے تافون کے خلاف اس بقول اہل کتاب بالکلیہ ہیں محال عادی کے خلاف چاند نظر آیا اور نہروستان میں تو قرآن شمس و قمر کو پیڑے میں دو گھنٹے بھی باقی تھے کہ دہلی اور زم کے قرب و جوار میں بڑھ کی شام کر چاند نظر آگیا۔ اس سے وہ نیتو سے کہ قرآن شمس و قمر کے ۲۷ گھنٹے کم از کم اور ۳۰۔ ۵۳ گھنٹے زیادہ سے زیادہ گزرنے سے پہلے پہلے چاند کا نظر آنا محال عادی پہنچے بیک لخت ختم ہو گی۔ اور شرق میں پہلے خوب میں چاند نظر آنا ہیں چاہیے۔ انگلینڈ جو مغرب میں ہے اس سے پہلے مشرق یعنی سعودی عرب اور اُس سے بھی پہلے یعنی نہروستان میں پاند دکھا کر اُس کو بھی ختم کر دیا کہ مشرق سے پہلے مغرب میں چاند نظر آنا ہیں چاہیے۔ اب وہ عالم دین جو سعودی عرب کی صحیح رویت پر عمل کرنے والوں کو دعالتاً چاہتے تھے فود انہیں اپنی مکاریں بروزہ کی قضا کرنے کا حللاں کرنا پڑا۔ کیونکہ ۲۶ میں بڑھ کی شام کو جب چاند نظر آیا اسون مراکش پر عمل کرنے والوں کے ۲۸ روزے پورے ہو رہے تھے انہیں میں ۲۸ میں جمعرات کو عید الفطر منانی پڑی اور روزہ کی قضا کا حللاں کرنا پڑا۔ اس طرح جو سعودی عرب پر عمل کرنے والوں کی تائیں تھیں فرما دی الحمد للہ اور عید الفطر علی ذلیق۔ سعودی عرب کی رویت کو غلط کہنے والے عالم دین یہ کہہ کر سعودی عرب کی رویت کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے میدان میں آئے کہ جو نکہ جمیعت العلماء اور عزیز العلماء نے سعودی عرب پر عمل کرنے کا متفقاً فیصلہ کر لیا ہے جو بالکل غلط ہے اور سب گمراہی پر صحیح ہو گئے ہیں اور جب امت گمراہی پر صحیح ہو جاوے تو جہاد کرنا فرض ہے اسلام میں جہاد کرنے آئے کہ جو نکہ جمیعت العلماء اور عزیز العلماء نے روزت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

مشکلاً سعودی عرب پر عمل کرنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اس طرح کتنا بچھے اور پہلے چھاپ کر انہیں درفلانا چاہا کہ سعودی عرب پر عمل کرنے سے رخصان المبارک شعبان المظہم میں اور عید الفطر رخصان المبارک میں ہوتی رہے گی اور اس طرح غلط کرنے سے رخصان المبارک اور عید الفطر کی برکات سے تمہیں زبردست کرو جی بھی اور سعودی عرب پر عمل کرنے والے سادہ لوح مسلمانوں کو اس طرح جس کی مدد اور معاشریہ میں یوم الشک میں روزہ رکھنا لازم آتا ہے۔ اور اُس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بمارک مدیثیں و میید کے طور پر تحریر فرمائیں بفرض یہ کہ کسی بھی طرح سے سعودی عرب پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو سعودی عرب سے بھائے کرنے کو ششیں فرمائیں حالانکہ سمجھدار لوگ سمجھ

بھری روزیت کانا) لیکر مسایات ہیں پر عمل کرواتی ہے ڈافوس کو مراکش کی رویت کے متعلق
بخاری حتی المقدور کو شش کے باوجود آنے تک یہ بات ہمیں معلوم نہ ہو سکی جو ابھی ہوئی
اک بات کو صدوم کرنے کیلئے ہم نے مراکش بذریعہ ملکیں معلوم کیا تو صدر اپنے مسایات کی
روشنی میں مرتب کیا تھا عین اسی کے مطابق ۲۹ مئی ۱۹۸۶ء جمعہ ہی کو عید مناً تو ہمارے ہڈک میں
اور اضافہ ہو گیا۔ (ہمیں مسایات کیلئے مراکش کی تفہیم علاحدہ ہو)

بہر حال سعودیہ کی رویت کیخلاف پر ویگنڈہ کرنے والے عالم دین نے سعودیہ کی
رویت کی خوف طبع طبع کا کیا پڑا اچھا تھا ہٹئے کئی پر پچے اور کتنا بچے اور دو اور گرواتی میں شائع کر کے
اللکنڈ ہبڑیں چھیلا دئے کہ سعودیہ والے چاند کے فیصل غلط اور جھوٹے کرتے ہیں اس سے
یہ لازم آتا ہے کہ دنیا بھر کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کوڑوں مسلمانوں کے رفقان و عیدیں،
اد قربانی اور حج جیسے عظیم الشان اسلامی رکن کو بھی بردا درکتے ہیں۔

الیاد بادلہ میں سعودیہ کی رویت کے خلاف غلط پر پر گنڈا کرنے کی ہوئی تھی
اس عالم دیک کو کس قدر جذب ہائی بنا دیا کہ سعودیہ کی رویت کی مخالفت کرنے میں اپنے اور
پرے انجام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی

مگر اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کے اس نے اپنے مکان کی لاج رکھی کہ اس نے
Saudi کی رویت کیخلاف پر پر گنڈا کرنے والے عالم دین کے ۲۸ روز سے پرے ہوئے
پر ہی انگلینڈ میں سعودیہ پر عمل کر شروع الور کے ۳۰ روز سے پورے کرد اک چاند
ظاہر فرمادی۔ — الحمد لله علی ذالک

آخری لذارثت - ہم نے اسلامی ماعلوکی سیئی اور بالخصوص رفحان و عیمین کے تعین کے بارے میں فرآئہ و صدیقہ کی روشنی
میں مفتیان کو امام کے نشانی کو عنظر رکھ کر بڑا نیہر میں جو خلقت خاور رفحان و عیمین کے بارے میں بتوانی ہے اس کو دور کرنے کی
برفی سے سعودیہ پر عمل کرنے کی آنکی صورت پیش کر دی اور اکابر اللہ بڑھ کر طے کے مسلمانوں نے اپنی اسی قسم کی دریت خواہیں
سمجھتے ہوئے اس سر عمل بھی کیا ہیں یعنی بلکہ عل کے ساتھ ساتھ جبار بادی کے خطوط کی بھل بھوار کر دی۔ اب ایسی حالت
میں ایسے الفاق کو ختم کرنے کی اور مسلمانوں میں ناالتفاقی پیدا کرنے کی کوشش کرنا سوائے اسی کیست کریمہ زالبتہ
اکابر اللہ عیمین کے مصہد ای کے اور کیا یہ سکتا ہے کی انتہی سارے مفتیان کرام و علمائے عظام کو اسی بات کا احساس
نہیں کہ یہ مخالفات کی بات تھیں بلکہ عادت اور دینی پیشادی فرقہ کی ادائیگی کی بات ہے؟ یقیناً ان حضرت کی
تلربی، اس سعادتی ہیں ہم سے زیادہ درجیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطاوے زیادے دلیل ایسا کہ ایسا

رسے تھے کہ جب مفتیان غلام نے انگلینڈ میں پانڈ نظر نہ آئی مجبوری کی وجہ سے دوسرے
ملکوں کی طرح سعودی عرب پر عمل کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔ اسلامی انگلینڈ میں جمیعت العلام
اور حزب العلماء کی ایک بہت بڑی جماعت نے ملکر مفتیان غلام کے فتاویٰ کی روشنی میں
سعودی عرب پر عمل کرنے کا متفقانہ فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ مزدیع العلماء اور جمیعت العلام کی مکرری رویت
بالکل ہے رمضان المبارک سے چار ماہ قبل ہی سے سعودی عرب کی شرعی رویت کے مطابق اپنے پہاں
میں انگلینڈ میں اسلامی تاریخ کا آغاز کریں دیا تھا تو پھر سعودی عرب پر عمل کرنے والوں کی
مراکش کے چاند کے حساب سے مشہان کی۔ ۴۳ تاریخ یوم الشک بنتی ہی ہے۔ اس کے باوجود
اس عالم دین نے اپنے موقف کے مطابق مراکش کی۔ ۴۳ تاریخ کو سعودی عرب کی بھی یوم الشک
گردانتے ہیں ہر سے سعودیہ پر عمل کرنے والے سادہ لوح مسلمانوں کی سادہ لوحی سے خاندہ
انشان اچا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیث۔ یہ اللہ علی الجماعة یعنی
جماعت کی معاشر اللہ تعالیٰ کی مدد شاہی حال تھی ہے کو مطلقاً فراموش کر دیا۔ مگر ۲۷ نومبر پر
عین افماری کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے جنیب کے مبارک فران یہ اللہ
علی الجماعت کے عین مطابق جماعت کی شاندار نصرت فرمائی کہ چاند کو انگلینڈ میں
میں نہ برفدا دیا فلیتہ المحمد۔ اور اس چاند سے شروع رمضان کے چاند پر جو یوم الشک
کا ہوتا کھڑا کیا تھا وہ بھی ختم کر دیا۔

سعودیہ سے قبل ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۴ء تک ہم سب مراکش کی خبر کو افسوس سمجھ کر مراکش ہی
پر عمل کرتے رہے۔ اور سالہاں مراکش پر عمل کرنے کے زمانے میں ہمیں یہ معلوم ہی
ہے ہر سکا جربات ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

کہ جس طرح اس عالم دین نے سعودیہ کے خلاف مخالفت کی جو کر کسی اسی طرح ان کے ہنرو
سامانیوں نے بھی مخالفت میں کوئی نکر باقی نہ چھوڑی۔ اُن سالقویں میں سے ریک سالحقی نے سعودیہ
کیخلاف جو خطوط ہم پر روانہ کئے اُن میں علی ہے ایک خط یہ بھی روانہ کر گئے جو مراکش
کی وزرات الاوقاف کی طرف سے شائع کردہ شکریہ کو رمضان المبارک کا ابزر ویٹو۔
کے اصول سے مرتب کردہ شکریہ کا ابزر ویٹو۔ — جس میں چاند کے بڑھنے اور گھنٹے کے

وقت بھی بتائے ہیں اور اس میں ۴۳ اپریل ۱۹۸۶ء سے رمضان المبارک کا آغاز
بتا کر ۲۸ مئی ۱۹۸۶ء کی شام کو رویت ہلال قطعی بتایا ہے اور قطعی کا لفظ ۲۹ مئی بوز
جمعہ بتایا مطلب یہ سو اکر بہت بیچھے سے عید الفطر کیتے جمعہ کا دن مقرر کر دیا ہے۔
یہ قطعی کا لفظ پڑھ کر کم چونکے کہ یہ کیا ہے۔ کیا مراکش کی وزرات الاوقاف

૭:

નથી, કારણેકે હુદ્દૂર (સલ.) નો ઈરશાદ છે કે, “અમે ઉમ્મી છીએ, ન તો લખી શકીએ છીએ, ન ગણી શકીએ છીએ” અને “ ચાંદ જોઈને રોજો શરૂ કરો અને ચાંદથી ખતમ કરો ” (બુખારી શ.). આ કથન અનુસાર ચાંદની સાબિતી માટે ઓળખરેટરીનો ભરોશો જરૂરી નથી, એવીજ રીતે ઓળખરેટરીની ખબરના આધારે વિશ્વાસ કરીને, ગવાહી સાથે જોવાપેલા ચાંદનો ઈન્કાર કરવું અને એને ગલત ગણવું દુરસ્ત નથી.

(૮) ઓળખરેટી અને અમુક લોકોના ચાંદ ન દેખાવાની ગવાહી પર શહાદત મુજબ નક્કી થયેલ ફેસલાને ગલત સમજવું કે જેનાથી દુન્યાભરના મુસલમાનો પોતાની અધમ ઈબાદતો (હજ, કુર્બાની) માં શક કરવા લાગેએ કદી પણ મુનાસિબ નથી.

(૯) અગર ચાંદ દેખાવાની સાબિતી શરીઅત મુજબ હોય અને ભરોસા પાત્ર ગવાહીથી ચાંદ સાબિત થાય તો પણ તે દિવસે અથવા તેના બીજા દિવસે ચાંદ જોવામાં ન આવે, તે છાતાં ચાંદના ફેસલા પર શક કરવું અને તેને ગલત સમજવું દુરસ્ત નથી.

(૧૦) બ્રીટનવાસીઓ માટે સઉદીના ચાંદના ફેસલા પર અમલ કરવું દુરસ્ત અને જરૂર છે. કારણેકે બનેવ દેશોના અંતરથી એમ લાગેછેકે બનેવ દેશોમાં એકજ દિવસે ચાંદ થવો જોઈએ અને બ્રીટનમાં આકાશ વધુભાગે વાદળો વાળું હોય છે જેથી ચાંદ દેખાવુ મુશ્કિલ છે, જેથી સઉદીના ચાંદ પર અમલ કરવાથી અહીં માસના રહ થી ઓછા અથવા ૩૦ થી વધુ દિવસ થવાનો ભય નથી.

(૧૧) હજ. મન્વ. મુફિતી અહુમદ દેવલવી સા. દાઢલ ઉલુમ માટ્લિવાલા, ભડ્ય. સઉદી અરબથી શરૂ કાનૂન મુજબ આવેલ ચાંદની ખબર માનવામાં આવશે, અહીં સુધીકે ફેસલામી મહીનો ૨૮ કે ૨૯ નો ન થતો હોય. પરંતુ ૨૮ કે ૩૦ દિવસનો થાય. આ રીતે સઉદીની ખબર મુજબ રમઝાન અને હિદ્રો મનાવવું સહીએ છે.

હજ. મન્વ. મુફિતી ઈસ્માઈલ વાતી સા. જમિઅહ હુશેનીયહ, રાદેર. પાક શરીઅતે અહુકામની બુન્યાદ (ચાંદ) જોવા પર અથવા શરૂ ગવાહી પર રાખેલી છે જે દીને પુષ્ટીના મુનાબિક છે, અને આસાન પણ છે. જેથી ઓળખરેટરીની રમઝાન અને ઈદના (ચાંદ) ની સાબિતી કદી પણ ભરોસા પાત્ર નથી. ભવે જોકે તેની ગણત્રી માં કદી ભૂલ ન થઈ હોય.

તમારો સવાલ કે ઓળખરેટરીની ખબર મુજબ અમલ કરવો કે નહીં? તેનો જવાબ આ હ્યાસ છે, “નજૂમી (ઓળખરેટરી) ના ઈલ્મ પર અમલ કરવું અમારો તરીકો નથી”.

(૧૨) હજ. મન્વ. મુફિતી સૈપદ અ.રહીમ લાજપુરી સા. મુફિતીએ ગુજરાત, રાદેર સઉદી અરબની ખબર શરૂ તરીકાથી મળે અને અહીંથા મુજબ ૨૮ કે ૩૦ દિવસ થતા હોય તો કબૂલ કરી શકાય છે. ૨૮ કે ૨૯ મો ચાંદ થતો હોય તો કબૂલ

૮

કરી શકાય નહીં. મુફિતીએ આજમ મુફિતી કિફાયતુલ્વાહ (રહ.) ના લખાણ મુજબ ચાહે ફેસલા દુરથી આવે ભરોસા પાત્ર ગણશે.

(૧૩) હજ. મન્વ. મુફિતી અહુમદ ખાનપુરી સા. જમિઅહ ઈસ્વામીયહ, ડાબેલ. ઈમામ અભૂહનીકૃહ (રહ.) ની રિવાયત મુજબ મતલાના ફરક પર ભરોસો ન કરવો જોઈએ, અહીં સુધીકે મતલાન (તુલુઅ થવાની જગ્યા) ના ફરકને જેરમાન્ય રાખી પુર્વથી પશ્ચિમ સુંધી એક જગ્યાની ચાંદની ખબર બીજી જગ્યા માટે દલીલ પૂર્વક છે. કૌમના ફિલાથી બચવા માટે એક જગ્યાની ખબરને બધા મળી નક્કી કરી બે તો કાંઈ વાંચો નથી. સઉદી અરબનો ફેસલો ૨૮ મીના ચાંદ માટે ગવાહી પૂર્વક હોયતો ગવાહી હોવાના કારણે માનવાપાત્ર છે (નહીંતો માની શકાય નહીં).

(૧૪) હજ. મન્વ. મુફિતી અહુમદ બેમાન સા. દાઢલ ઉલુમ નડકેન્દ્ર. સઉદી અરબના ઉલ્ભાણ પર અમે વિચાર કરીએ છીએ. તેઓ ગવાહીમાં શરૂ ગવાહીની શરતો મૌજૂદ હોય તોજ ફેસલો કરેછે. ઓળખરેટરીની વાતો ઉલ્ભાણ લખાણ વિરુદ્ધ હોય માટે માનતા નથી, ઠોકરાવાને પાત્ર છે. તમે સઉદી અરબના જિમેદારોને મળી રમઝાન અને હિદ્રો તથા બીજા મહીનાઓના ચાંદની ખબર મેળવી અમલ કરો તો જરૂર છે.

(૧૫) હજ. મન્વ. મુફિતી અ.કુદુસ સા. મુફિતીએ આગ્રા (પુ.પી.) સઉદી અરબના ફેસલા પર તમે લોકો અમલ કરી શકો છો. શરૂ વાંધો નથી. લંડન (ઇંગ્લેન્ડ) ના ઉલ્મા અને જિમેદાર લોકો સઉદી અરબના એલાન પર ફેસલો કરી બે, એમાં એટલું ધ્યાન રાખેકે કોઈ પણ મહીનો ૨૮ થી ઓછો કે ૩૦ થી વધુ દિવસનો ન હોય, આ માટે બેન્તર એ છે કે કમરી તારીખોની ગણત્રી હમેશાં સઉદી અરબના આધારેજ રાખો. અગર આખુ વરસ આનો એહેતેમામ (પાનંદી) કરશો તો મહીનાની ગણત્રી ૨૮ થી ઓછી કે ૩૦ થી વધુ દિવસોની નહીં થાય.

(૧૬) દાઢલ ઈન્ફન્ટા.મદ્રસા અરબીયહ મદીનતુલ ઉલુમ.બીજનાર. સઉદી અરબની રૂયાયતે હીલાલના તરીકા પર ઈજમાઅ (એકતા) છે, જેથી ત્યાંના ચાંદ જોવાપર અને એલાનને અમે ગલત કરી શકતા નથી.

(૧૭) હજ. મન્વ. મુફિતી બુરહાનુદીન સંબલી સા. નહવતુલઉલ્મા, લખના. ઓળખરેટરીની ખબરને શરૂ ભરોસો મળ્યો નથી, અને શરૂ કામો ખાસ કરીને ઈબાદતોની સાબિતી માટે તેજ પુરાવાઓ લાભદાયક થશે જેને શરીઅતે ભરોસા પાત્ર ગણેલ છે. (દા.ન. સાચા ૧૦ કાફિરોની ગવાહી પર ફેસલો થઈ શકતો નથી, પરંતુ બે દીનદાર મુસલમાનોની ગવાહી ફરછાયત છે.) આ વાત પણ ધ્યાનમાં રાખો કે શરીઅતે મહીનાઓની ગણત્રી ચાંદના દેખાવા પર રાખી છે. ચાંદના આકાશમંડલ હોવા જપર નહીં. જાહેર છે કે ઓળખરેટરી વધુમાં વધુ ચાંદનું આકાશમાં હોવાની

નં. આ ભાગટનું ખાડી કરવાન
નિચે ક્રમાંક છે :-
આદાદાંને પાસેથી ગાલુણેની
ગાલુણેની ગાલુણેની
માખરિની ગાલુણેની હોડિયાનાં
હારિયાનાં વારુણીની
હિરાનીની હારુણીની
વારુણીની રાત (૧૯ જુન-૮૩) થી
ચાબિલ બચેલ છે. આદી રામાનીની
મહુંદું, વિચસ રાજાનરાથી ગણુંદું

(૨) ખીલ રામાનીની ચાંદ દુપાયાની
પરસ્પર રામાનીની ચાંદ દુપાયાની
નાહિએનીનાં દિલાંબ ચાંદ. ને તેનાં
કુંડાંદ દિલાંબ પરિશ્વાંસાં ઉંદાં
શકાયા, આદ રૂઢે કે એણાં
અને કારણુંને દુનાંદું નીચીની
ચે. ચીંક હારણ તો તે નીચીની
ને પ્રેસ્ટિનર છે જોંધું દુનાંનીની
ચાબિલી. માટે કરુંની ચાંદ દુનાંનીની
કુંડાંદ નાંદ અનુભૂત
કરું. શાંકાંદ ચાંદ દુનાંનીનીની

ચાંદનાં પાસેથી ગાલુણેની
ગાલુણેની ગાલુણેની હોડિયાનાં
હારિયાનાં વારુણીની
હિરાનીની હારુણીની
વારુણીની રાત (૧૯ જુન-૮૩) થી
ચાબિલ બચેલ છે. આદી રામાનીની
મહુંદું, વિચસ રાજાનરાથી ગણુંદું

(૨) ખીલ રામાનીની ચાંદ દુપાયાની
પરસ્પર રામાનીની ચાંદ દુપાયાની
નાહિએનીનાં દિલાંબ ચાંદ. ને તેનાં
કુંડાંદ દિલાંબ પરિશ્વાંસાં ઉંદાં
શકાયા, આદ રૂઢે કે એણાં
અને કારણુંને દુનાંદું નીચીની
ચે. ચીંક હારણ તો તે નીચીની
ને પ્રેસ્ટિનર છે જોંધું દુનાંનીની
ચાંદનાં પાસેથી ગાલુણેની
ગાલુણેની ગાલુણેની હોડિયાનાં
હારિયાનાં વારુણીની
હિરાનીની હારુણીની
વારુણીની રાત (૧૯ જુન-૮૩) થી
ચાબિલ બચેલ છે. આદી રામાનીની
મહુંદું, વિચસ રાજાનરાથી ગણુંદું

ચાંદનાં પાસેથી ગાલુણેની
ગાલુણેની ગાલુણેની હોડિયાનાં
હારિયાનાં વારુણીની
હિરાનીની હારુણીની
વારુણીની ચે. એણાંની પણાર
નાંદાંની વાજાર
૫ ચાંદ દુપાયાનીનાહિએનાં ચાંદનાં

સઉદી અરબની રૂચયત (ચાંદ દેખાવા) પર વિટનમાં
ઈસ્લામો મહીનાંઓ માટે અમલ કરવો જાઈજ છે.
(૧) હજ. મવ. મુફ્તી નિઝામુદ્દીન સા. અને હજ. મુફ્તી હભીબુરહમાન સાહેબ.
દાડુલ ઊલુમ દેવબંદ. પુ.પી. ઈરીયા.

નાચીજેને પહેલાંથીજ આ વાતની ખબર છે કે સઉદી અરબમાં પહેલા ચાં દની
તારીખ તથા રમાણાન અને ઈંદ્રેન વિગેરે કોઈ ઓબજારેટરીની ખબર પર આધારીત
નથી. પરંતુ શરૂં ગવાડો અને શરાઈ ઊસુલો મુજબ કરવામા આવે છે, અને પછી
તેજ પ્રમાણે એ ઈબાદતો પર અમલ થાય છે જેથી ૧૯૮૮ માં જ્યારે જિયાઉદીન
સા. લાડોરીના મજમુન એના વિરોધમાં(સઉદી ના વિરોધમાં) છપાએલો, ત્યારે પણ
નાચીજે એનેગ્લન અને બેબુન્યાદ (પાપા વગરનો) ઠરાવો હતો. હીજે મુક દુસની
સીમા પર હરમૈન શરીરેન લોવાથી એને ઈસ્લામી દુન્યાના તમામ મુસલમાનોના
દિલોમાંવાજિબુલ ઈહતેરામ પણ કહી દો તો સહી છે. એવીજ રીતે સઉદી હુકુમત
પણ કિનાબ અને સુનત પર અમલ કરેશે. અહકામે શરીઅતના કાપદાઓ મુજબ, આપણે ત્યાંના કમરી
અને ત્યાંથી ચાંદ દેખાવાની સાબીતીનું એલાન જે શરીઅતના કાપદાઓ મુજબ,
આપણે ત્યાંના કમરી મહીનાની ૨૮ મી સાંજે અથવા રાતે આવી જાય નો તેને
માનવું અને તેના ઉપર અમલ કરવું જઈજ રહેશે.

(૨) હજ. મવ. મુફ્તી હભીબુલ્લાહ સા. કાસમી. જોનપુર પુ.પી.
સઉદી અરબના ચાંદની ખબર પર ભરોશો ફીલો મીટાવનાર અને મુસલમાનોને
એકત્ર કરનારછે. જેથી બેલન્ટ એછે કે તેના ઉપરોક્ત ભરોશો કરે, તફસીલાન
અનુસાર સઉદી અરબની હુકુમત પણ શરાઈ કાપદાની પાંબંદી કરેશે. જેથી શરાઈ
કાપદાની પાંબંદી ત્યાંથી ચાંદની ખબર આવી હોય તો જરૂર ભરોશો કરવો જોઈએ.

હજ. મવ. મુફ્તી પહ્યા સા. મજાહિરુલજાલુમ, સહરાનપુર.
તે લોકો ચાંદના બારામાં સઉદી અરબના એલાન પર અમલ કરી શકોછો, કારણે
ત્યાં ચાંદ જોવાનો ઘણોજ એદેમામ થાય છે. મહીકમાં મોસમીયાત (ઓબજારેટરી)
ની વાતનો તદ્દુન ભરોશો નથી.

(૩) હજરત મવ. મુફ્તી ઈસ્માઈલ બદ્કોટ્ડવી સા. દાડુલ ઊલુમ જરચ, (કંથારીઆ)

(૪) સઉદી અરબમાં ચાંદનો ઈસ્લામી શરાઈ કાનુન મુજબ થાય છે, જે મકે ડો. અભુલ્લાહ
અભાસીના છપાપેલ વિષય, અને એનાજ સાથે મવ. મુહમ્મદ મન્સુર નુઅમાની
સા. ના ૨૪ ક્રેલ ગવાડો, અને સઉદી ઈદારાના જિમેદાર મહાન જીવમાએ કિરામે
કબુલ કરેલ નિર્ણયોથી સાબિત છે. તો ફુલાં પર એ બુન્યાદ પર કે ઓબજારેટરીના
મુજબ કે ત્યાં ચાંદ દેખાવું નામુકીન છે, શરાઈ તોર પર એને ગલત કહેવું દુરસ્ત

